

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ

الحمد لله الموفق اني كتبت هذه الرسالة والصيغة العجالة لعلاج مرض المنصرين الذمعة مدة
وعرقهم مدة واكلهم نار كالفراقان والصول على كتاب الله القرآن - فاردنا ان نجيم
من مخلب الحمار ونزيمهم سن داهم ونهيدهم الى دواء السقام - فالقنا هذا
الكتاب مع انعام كبريان جاب - وهو خمسة عشر سن الدراهم لكل من
اتى بمثله وارى الجحاب - وهو بفصل الله حسن وطييب والطف
واديق - وسميته الحصة الارض من

قَوْلُ الْحَقِّ

عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

وَأَنْ يَحْدِثَ عِندَ بَنِي إِسْرَءِيلَ

لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ هُدًى

لِلنَّاسِ أَقِيمُوا وَبَشِّرُوا الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الصَّالِحَاتِ

لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ

قَدْ طُبِعَ فِي الْمَطْبَعِ الْمُصْطَفَايِي فِي لَاهُورِ سَنَةِ ١٣٠٠ هـ

اعلان

عندنا كتب قد الفناها فمن اراد ان يشتريها فليطلب منها هذه

شمار	نام كتاب	قيمت
١	براهين الاحديه حصه چهارم	لعم
٢	سرمه چشم آريه	لعم
٣	آئينكمالات اسلام	لعم
٤	التبليغ	لعم
٥	بركات الدعا	لعم
٦	شهادة القرآن	لعم
٧	حماة البشري الى اهل مكة وصالحاء امر القرى	لعم
٨	كرامات الصادقين تفسير سورة الفاتحه	لعم
٩	فتح اسلام مرتضيه المرام	لعم
١٠	تحفة بغداد	لعم
١١	نور الحق حصه ثاني	لعم
١٢	اتمام الحجة على الذي لج وزاغ غر المحجة في رد حيات المير	لعم
١٣	شحنة حق - جنگ مقدس - تحذير المومنين	لعم
١٤	تصديق البراهين الاحديه تصنيف مولانا المولى الحكيم نور الدين	لعم
١٥	فصل الخطاب لمقدمه اهل الكتاب تصنيف مولانا الموصوف	لعم

راقم ميرزا احمد من قاديان



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد رسله وصفية

تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار اور درود و سلام اُس کے نبیوں کے سردار پر جو اُس کے دوستوں میں سے

احببته وخيرته من خلقه ومن كل ما ذرعه وبرعه وخاتم انبيائه وخير اوليائه

برگزیدہ اور اُسکی مخلوق اور ہر ایک پیدائش میں پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور خیر اولیاء ہے۔ ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی

سیدنا واما منّا ونبيّنا محمد المصطفى الذي هو شمس الله لتتوير قلوب اهل

محمد مصطفیٰ جو زمین کو روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔ اور سلام اور

الارضين۔ وآله وصحبه وكل من آمن واعتصم بحبل الله والتقى جميع عباد الله

درود اُس کی آل اور اُس کے اصحاب اور ہر ایک پر جو مومن اور عمل اس سے پیچھا کرے اور تعلق ہو اور ایسا ہی خدا کے

الصالحين۔ اما بعد فاعلموا ايها الاخوان بارك الله فيكم ولكم وعليكم ان هذا

تمام نیک بندوں پر سلام بعد اُس کے اور بہایو خدا تم میں اور تم پر برکت نازل کرے نہیں معلوم ہو

زماننا هذا قد بلغ لى النهاية وسوء التشرك والفسق والارتداد وجوه كثير

کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور مشرک اور بدکاروں اور بے ایمانوں نے بتوں کے موہ کو سارے

من الناس وانتابت الفتن المبيدة والبدعات المسمومة ولم تخل تتابع الى الان

کروا ہے اور ہلاک کر رہا ہے فتنے اور بدعتیں کئی کرنے والی بدعتیں یکے بعد از دیگرے ظاہر ہو رہی ہیں ان کا

خطب الضلالة الذين كانوا اسفهاء ابادي الراي وكانوا من تعاليم الله غافلين۔

پے در پے آنکم ہو رہا ہے تاکہ کہ ان لوگوں کو موت سے نہیں رہا جو حق اور برائی عقل سے اور الہی تعلیموں سے غافل تھے۔

وانتم تزدن العواصف التي هبت في هذه الايام والشور التي هاجت وجمت

اور تم پر طوفان رہا ہے جو کہ ان دنوں میں کسی تیز آمدھیان چلا رہی ہیں اور کسی ہر ایک طرف سے شورشیں برپا کی گئی ہیں اور

من كل طرف وصبت كوابل على الاسلام حتى حل كل قلب حب الدين

ہو کر ہر طرف سے اسلام پر گری ہوئی یہاں تک کہ ہر ایک دل میں اُدی کی بجائے اور دنیا کی تہذبات گھر کر گئیں

وشهواتها الا الذي عصمه رحم الله فانثى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين

اور ان سے کوئی نہیں بچ سکا بخیر اس کے جسکو خدا کے رحم نے بچا لیا۔ جس پر رحم ہوا وہ فعل اور رحم الہی کے ساتھ ان تمام بلاؤں سے محفوظ رہا

وتزرون كيف ذهبت روح عامة المسلمين وتفرقوا وانتشروا انتشار الجراد

اور تم دیکھو کہ کیسی عام لوگوں کی ہوا نکل گئی اور انہیں نا اتفاقی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور وہ طڈیوں کی طرح

واستنت نفوسهم الامارة استئنان الجياد وتروا اسير المتقين المتواضعين

اگ اگ جا پڑے اور ان کے پیرا نفس ان کے خود رو گھوڑوں کی طرح تو سنے شروع کرو اور یہ سب گاروں اور فروتنوں کی نصیبتیں

هذه احوال العامة واما حال علماء هذه الديار فموش من ذلك ما بقى لاكثرهم شغل

انہوں نے چھوڑ دیں۔ ہر عام لوگوں کا حال اس ملک کو اکثر عالموں کا حال اس سے بھی بدتر ہے ان میں سے بہتوں کا شغل

من غير ان يكذبوا صدقا او يكفر بامورنا وليس معهم من العلم الا كغلبة طيار

بجز ان کے اور کچھ نہیں کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دیں یا کسی سچے کو کافر ٹھہرا دیں ان کا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چوڑے

الطيور واقل منها ولكن الكبر الكبر من كبر الشياطين يعلون انفسهم بغير

بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چوچ میں بانی سے کہتے ہیں مگر تجرے شیطان کے تجرے سے بھی زیادہ ہے۔ ہر لوگ اپنے تئیں بے درجہ اونچا سمجھتا

حق ومن كان تبوء ذروة الفضل والعلم فهو ليس في اعينهم الا جاهل غبي

ہیں اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند تیلے پر جاگزیں ہو وہ ان کی نظر میں ایک جاہل فبی ہے اور جو شخص

من ملاء قلبه ايمانا ومعرفة فهو ليس عندهم الا كافر دجال فانظروا كيف

درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ ان کے نزدیک ایک کافر دجال ہے۔ سو دیکھو کسی حقیقت میں

عميت عليهم الحقائق ولكن الله مال الزالغين المعتدين - وقد رستم

ان پر چھپ گئیں اور خدا ایسا ہی ان لوگوں کا انجام کرتا ہے جو بھڑی چلتے اور حد سے گزرتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کے انہما

انتا كيف اودينا من لسنهم انهم كذبوا شتمونا - لعنونا وما كان لهم علينا ذنب

کہ ہم کہتے ہیں ان لوگوں کی زبانون سے سائے گئے مہنوں نے سب جھٹلایا ان کا بیان کا لہجہ لعنتیں کہیں اور جسے کوئی اٹھا نہ نہیں کیا تھا

وما كنا مجرمين - ثم ما اقصرنا عليه بل جاءواهم عن الينا مشعلين وسمونا

اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا۔ پھر انہوں نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اشتغال میں سے ہر طرف دوڑے اور ہمارا نام

وفي قتلهم اجر عظيم ونخب اموالهم حلال طيب ولوبا بالسرقه واخذ النساء
 اور ان کا قتل اس کا بڑا ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی کیوں نہ ہو حلال طیب ہے اور انکی عورتوں کو

وسبی ذلار یہم عمل صالح حسن من النسل بسحقه وسقطه علی احدین مسافیرم

پھر لوٹنا اور انکی اولاد کو سلام بنالینا عمل صالح میں داخل ہے اور جو شخص فخر کو پہلے وقت لٹے اور جنگل میں پھنسے اور انکی سفروں میں ہے

كالصوم فوم من نخب الصالحین۔ هذا اقوالهم وفتاواهم وما امتنعوا الی

کسی پر چرند کی طرح ڈاکہ مارے تو وہ بڑا ہی نیکیت اور بخیر ہو کر کا رو نہیں ہے۔ یہ انکی باتیں اور یہ انکے فتوے ہیں اور اب تک ان

هذا الوقت من هذه الفتن الصماء وما فاوا الی الارعوا عما كانوا متندرين۔

ہنایت پر مشتمل فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے۔

ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزقوا كل ممزق ولكن هذه

اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت

الدولة القاهرة السانسة المباركة لنا جزاها الله منا خير الجزاء توویرے

برطانیہ غالب اور ایسا ست جو چارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزا و خیر دے کمزور دن کو اپنی مہربانی

الضعفاء تحت جناح التحن والترحم فما كان لقوي ان يظلم الضعيف ^{فنعليش}

اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا سو ہم اس

تحت ظلمها بالامن والعافية شاكرين۔ وان هذا فضل الله علينا واحسانه

کے سایہ کے نیچے چڑھے آرام اور امن ہو زندگی بسر کر رہے ہیں اور بیکر گذار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے

ما فوض امرنا الی ملایک ظالم يدوسنا تحت الاقدام ولا يرحم بل يعطانا

ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک

ملكة راحمة الیہ ترسینا بوابل الاحسان والاکرم وتنهضنا من حضيض

ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش ہے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں غلت اور غریب

الضعف والهوان فجزاها الله خیر ما جات ملکاً عادلاً عن رحمة واجزل ^{لها}

پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے سو خدا اسکو وہ جزا و خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اسکی رحمت پروری کی وجہ سے ملتی ہے اور اسکو بہت ہی

وبارك فيها ولما وتفضل عليها بنعماء التوحيد والسلام ورحمها كما ارحمنا

در اور زمین اور اس کے لئے برکت نازل کرے اور ہر ایمان بھی کو اسے کہ وہ سلطان ہو جائے اور توحید اور سلام کی نعمت اسکو دے یہ ہر رحم کر دینا

وہودینا ارحم الراحمین +

ہم پر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم میں سب سے بڑا ہے۔

وانتم تعلمون ایہا الاخوان ان فتاوی التکفیر ما کانت

اور ہا یہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیں تھے

مبنیہ علی تحقیق وما کان فیہا الاخذہ صدق بل نسجوا کلاما بمنہم الکید

اور ان میں سچائی کی بو بھی نہیں تھی بلکہ وہ سب فتوے کمر اور ظلم اور جھوٹ کی شر

والظلم والذور افتراء وحسد من عند انفسہم وکانوا یعرفوننا و یعرفون ایماننا

پر جتنے گئے تھے لیکن محض افتراء اور نفسانی حسد اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ ہم مومن ہیں اور

دیرون باعینہم انا نحن مسلمون نؤمن بالله الفرد الصمد الاحد قائلین لا الہ الا

اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدا سے واحد لا شریک پر ایمان لاتے ہیں اور کہ لا الہ الا اللہ قائلین

هو ونوع من کتاب اللہ القرآن ورسولہ سیدنا محمد خاتم النبیین ونوع من

اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے ملتے ہیں۔ اور فرشتوں

بالملائکۃ ویوم البعث والجنة والنار ونصلی ونصوم ونستقبل القبلة وغیر

اور یوم البعث اور روزِ جزا اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور ناز پرستے اور روزہ کہتے ہیں اور اہل غلبہ ہیں اور جو کچھ

ما حرم اللہ ورسولہ وغل ما احل اللہ ورسولہ ولا نزید فی الشریعۃ ولا ننقص منها

خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں

مثقال ذرۃ ونقبل کلماء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان فہمنا اولہ

اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں پہنچا اسکو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اسکو سمجھیں یا نہ

نعم سرۃ ولہندک حقیقت وانا بفضل اللہ من المومنین الموحدين مسلمین

بہید کو سمجھ سکیں اور اسکی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحید مسلم ہیں۔

وما خالفنا الکفرین الا فی وفات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

اور ہم لوگوں نے ہمیں کافر ٹھہرایا میں سے ہم صرف اس بات میں انکے مخالف ہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ کی وفات

فاغتاضو غیظا شدیداً وملتوا منہ کافہم لایؤمنون بآیۃ یا عیسیٰ ائی متوفیک

کے تھے یا میں وہ لوگ بہت غصہ ناک ہو کر اور غصہ سے پر گئے گویا ہمیں اس بات پر کچھ ایمان نہیں کہ اے عیسیٰ میں تجھ کو دانت دوایا

یوعذ الوفات الذی قد صرح فیہا وکانم لا یعرفون ایه فلما توفیتہ التی فیہا

اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو ہی پہنچائے نہیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اشارۃ الی انجاز ہذا لوعذ ووقوع الموت والایات بینت منکشفہ فلعلہم فی شک

ہے کہ تو نے مجھ کو وفات دی یہ وہی آیت فلا توفیتی ہی جس میں اس وعدہ موت کے پورے ہونے کی طرف اشارہ سے جو آیت انی متوفیک

من کتاب مبین۔ فنبذ والکتاب اللہ وراء ظہورہم بعد ما کانوا مؤمنین۔

میں جو بچا تھا آیات کھلے کھلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں رکھتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لایا تو بعد اسی پر شک

وتعجبت ولا تعجب من ختم اللہ واضلالہ ان اکثر علماء ہذہ الدیار

اور میری تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اس کے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب ہی نہیں کہ اس حد تک کے اکثر موری

فسد ولحت عطلت حواسہم وسلبت عقولہم وغمرت ملارکھم وکذبت آراہم

بجھ گئے یہاں تک کہ ان کے حواس کا اور عقل سلیم اور انکی عقلیں سلب ہو گئیں اور انکی دماغی قوتیں گم ہو گئیں

وغشیت اعینہم فیا عجباً لفل اللہ وقہرہ کیف اخذ کلما کان عندہم من البصیرۃ

اور انکی رائوں پر تاریکی چھا گئی اور انکو ہر پروردگار کو پہچاننے کا کام اور اسکا قہر کس طرح اُسنے انکی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی

والمعرفة والدراية وتركہم فی ظلمات لا یبصرون لا یأخذہم رقۃ علم مصاب

اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا ان کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا

الاسلام یکفروننا ویکفرون کلما خالفہم المسلمین فی ادنی امر ولونی بعض مسایل الاستخاء

ہمیں کافر ٹھہرتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر ایک مسلمان ہمارے نزدیک کافر ہے جب کہ وہ ایک ادنیٰ بات میں ہی اختلاف

ویدعون المسلمین بایدہم ویريدون ان یقللوا الاسلام ویرون باعینہم ان النصار

اگر کچھ کسی استغناء کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو مسلمانوں کو دیکھ دیکھ دین سے باہر نکالتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہ جائے اور اپنی آنکھوں سے

قد غلبوا اکثر مذہبہم وامتد الی اقطار الارض وہم ینسلون من کل حدب یتخذوا

دیکھتے ہیں کہ نصاریٰ غلب گئے اور ان کا مذہب زمین پر سب جگہ گیا اور زمین کو کناروں تک پہنچ گیا اور ہر ایک بلندی انہیں کے حصہ میں آگئی

العبد العاجز الہا ونحو انہا وابا ورسو علی خزعبلا تم امثال الجبال والربا وعلماؤنا

اور ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر بیٹروں اور بیٹوں کی

ھولاء عقد والجملۃ نھم الحبا وصارت کلماتہم لزھر فریتہم کالصبا وجموعا وانا

طرح استحکام پھر گئے انہیں یہ مولوی لوگ اُنکے آگے انکی باطل باتوں کو سننے کیلئے لازماً مکر میں لگے اور انکی باتیں عیسائیوں کو شگوفہ بن گئے ہوا کہ حکم میں

واہیت کا طب لیل او طالب سبیل ونصرہ النصارى بکلمہ تقسم و

اور یہودہ اہست روایتیں انہوں نے جمع کیں جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کر آہی یا جیسے کوئی طوفان کا طالع ہو یا اور انہوں نے

قالوا ان المسیح منفرد ببعض صفاته وما وجد فيه من کمال وجلال وعظمۃ فهو

نصارى کو اپنی باتوں سے مدد دی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں ہمیشہ ہے اور جو کمال اور بزرگی ان اُسین باقی باقی ہیں

لا يوجد في غيره انه كان على اعلی مراتب العصمة وامسہ الشيطان عند تولد

اُس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہی ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے شیطان اسکی پیدائش کی وقت سے

وسر غيرة من الانبياء كلهم ولا شريك له في هذه الصفت حتى خاتم النبیین

چوں کہ انہیں اور سب نبیوں کو چھوڑ کر کوئی شیطان اس سے سچ نہ سکا کہ ایک ہے۔ اس صفت میں بیوہ میں سے اسکا کوئی بیٹا نہیں کہتا ہے۔

وقالوا انه كان خالق الطيور وخلق الله تعالى وجعل الله شريكه باذنه والطير

اور خدا تعالیٰ کبوتر وہ برہنہ کا ہی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اسکو بنا کر رکھ دیا۔ وہ یہ ہے

توجد في هذا العالم تخلص في القديسين خلق الله وخلق المسيح فانظر كيف جعلوا

جو دنیا میں اسے جلتے ہیں وہ قسم کے ہیں کچھ خدا کی عبادت اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کہ بزرگ

ابن مريم من الخالقين - ويشيرون في الناس هذه العقائد وكلا يدعون ما فيها

ان مریم کو خالق بنادیا۔ اور لوگوں میں یہ عقائد شائع کرتے ہیں اور یہیں جانتے کہ ان عقیدوں

من البلياء والمنايا ويوتدون المنتصرين - وهلك بهما لالوف من

میں کب کیا بلائیں اور مومن ہیں اور نصاریٰ کو بدیہ بخار ہے ہیں۔ اور ان عقائد کی شامت سے اب تک ہزاروں سنوں

الناس ودخلوا في الملة النصرانية بعد ما كانوا مسلمين - وما كان في القرآن

بلاک ہو چکا اور نصرائی مذہب میں داخل ہو گئے بعد اسکے جو وہ مسلمان تھے اور قرآن میں مسیح کے پرورد

ذكر خلقه على الوجه الحقيقي وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير

بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں ہی نہیں اور خدا نے اس قصہ کے ذکر کر کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فقیر

حيثما اذن الله بل قال فيكون طيرا باذن الله فانظر ما لفظ فيكون ولفظ

جہاں باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیكون طیرا باذن اللہ سو لفظ فیكون اور لفظ طیر میں غور کرو

لما اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ يصير وحيثما ثبت من ههنا

کیونکہ اس علم حکیم نے انہیں دو لفظ چن کر اختیار کیا اور لفظ نصیر عربی کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہو کہ

ان الله ما ارادهم ان يخلقوا حقيقا فخلقهم عز وجل وروثه ما جاء في كتب
 کہیں جبکہ خدا تعالیٰ کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہے اور اسکی تائید یہ بیانات
 التفسیر من بعض الصحابة ان طیر علیہ ما کان یطیر الا امام اعین الناس
 کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیر دن میں بیان ہوئی ہیں اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ یہ لوگ
 فاذا غاب سقط علی الارض ورجع الی اصله كحصا موی وکذا لکان احیاء علیہ
 نظر نگہ سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موی کی اور عیسیٰ کا فرد و بھونڈن کی
 فاین الحیات الحقیقۃ فلاجل ذلك اختار الله تعالیٰ فی هذا المقام الفاظاً تناسب
 ہی ایسا ہی تھا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کیے جو استعارات کے مناسب
 الاستعارات لیسیر الی الامحاز الذی بلغ الی حد المجاز و ذکر مجاز الی بیان امحاز
 حال سنبہ تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو امحاز کی حد تک پہنچتا تھا اور مجاز کو مسئلے ذکر کیا کہ تا ان کے معبر کو
 فجاء الی اهلون المستجولون علی الحقیقۃ و سلكوا مسلك خلق الله من غیر تفاوت مع
 جو خارق عادت تھا بیان فرادے پس اس مجاز کو جاہلون نے حقیقت پر عمل کر دیا اور اسی مرتبہ میں داخل کیا جو الہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ
 انه کان من نفخ المبعوث و تاثير روحه من غیر مقارنتہ دعاء فہلکوا و اهلکوا کثیرا من
 وہ صرف نفخ روح اور اسکی روح کی تاثیر سے تھا اور اس کے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو اس پر سمجھنے والے ہلکے ہوئے اور ہونڈے
 لجاہلین۔ والقرآن لا یجعل شریکاً فی خلق الله احداً و لو فی ذباب او بعوضۃ
 جاہلون میں ہی ہلکے کیا۔ اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ کبھی کہی بنائے یا ایک بچہ بنانے میں شرکت ہو
 بل یقول انه واحد ذاتا و صفاتا فاقروا القرآن کا متدبرین۔ فالامر الذی ثبت
 بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً و صفاتاً واحد لا شریک ہے سو تم قرآن کو ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنا چاہتے ہو۔ سو جو امر عقلاً و نقلاً
 عقلاً و نقلاً و استدلالاً لا یتکرر احد الا الذی مابق فی راسہ مرة انسانیۃ
 استدلالاً ثابت ہو گیا اسکا کوئی انکار نہیں کر سکتا جو یہ شخص کے جس سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں ہے
 و الحق بالاحسنین السافلین۔ و لا یقول احد کمثل هذه الکلمات الا الذی نسبی
 اور زبان کارون اور تحت الثری جاہلون کے ساتھ جالما۔ اور ایسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لایگا مگر وہی جو توحید کی
 طریق التوحید و مال الی الجاہلیۃ الاولی و ما بلغ نظرہ الی نتائج الضروریۃ و مفاسدھا
 راہ کو پہنچ گیا اور پہلی جاہلیت کی طرف الٹ گیا اور اسکی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں اور چرچوں پہ نہ پڑی

المخية او الذي رسا على جملہ عدا وغرق في ثجة التقليد غرقا حتى فقد اثر
 نہیں پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیگا جو جہالت کی باتوں پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے دریا میں غرق ہو گیا یہاں تک کہ انسانی
 حرية الانسانية وسقط في شبكة لا تخلص منها وتابع اثر ابليس اللعين
 آزادی کے نام و نشان کو کھو بیٹھا اور ایسے حال میں بہنس گیا جس میں نہایت نہیں اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیر ہو گیا

والذي آمن بالقرآن ولحق نفسه تحت هداية فلن يرضى بمثل هذه العقائد
 اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتوں کے نیچے اپنی تین ڈال دیا سو وہ ایسے عقائد پر کہیں راضی
 لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبراهة ويعارض بيانة وحكمة صريحاً
 نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسی باتوں جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی حکم آیتوں کے کٹے کٹے معارض ہیں ناجائز

واي ذنب اكبر من ذلك ان احد ايو من بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداية
 سچے گا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا گنہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان لا کر پھر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتوں کے انکار

ويتبع المتشابهات ويترك للحكمات ويعرف القرآن ويعبر معانيه من مركزها
 ہر حار اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے اور حکمت کو چھوڑ دے اور قرآن کی توفیق کرے اور اس کے معانی کو ان کے مرکز مستقیم

المستقيم ويؤيد باقواله قوماً مشركين - ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن
 سے پھر دے اور اپنی باتوں سے مشرکوں کو مدد دے۔ مگر وہ شخص جس نے کتاب اللہ سے پنچہ مارا اور جو کچھ حسین

بما فيه صدقاً وحققاً فإي حرج عليه واي ضيّر ان ترك روايات أخرى لئلا
 ہے ان سب باتوں پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس سپر کونسا برج اور کونسا مضائقہ ہے اگر وہ ایسی ہدایتوں کو

تخالف بينات القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت قطعي يقيني الذي رسا
 پہوڑ دے جو قرآن کے کھلے کھلے بیانات کی مخالف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعی اور یقینی طور سے ثابت نہیں

ثبوت القرآن وتواتر او ترك معان تخالف، بخصوص واختار الموافق ولو
 جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کر سکے یا مثلاً کوئی ایسی معانی ترک کرے جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہیں اور وہ معنی اختیار

بالتاويل بل هذا من سدير الصالحين المتقين - ومن سدير الصديقين رضی اللہ عنہ
 کرے جو اس کے موافق ہیں اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو نیکیوں اور تقویٰ کا طریق ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

أمر المؤمنين - فالواجب على المؤمن المسلم المتورع الذي يتقى الله حق التقاة
 اور مومنان کو طریق اور خصلت میں ہی پس ایسی شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنیکا ہے اور جس سے

ان یعتصم بحبل الله القرآن ولا یبالی غیرہ الذی یخالفہ واذا رای وانکشف
جوبل ہاسد کے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اس کے غیر کی کچھ پروا نہ کرے جو اس کا مخالف اور حیب دیکھو اور حیب اسپر کھڑو کہ

بعض علماء سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں تو اسکی نیت

ان شیخ اغیار طم و یقیدہا بغض البصر لا یقار قہا بتفہیم مفہم و یرسو علیہا
سے بعید ہو گا کہ انہی غلیظہا پیروی کرے اور انہی بند کر کے انکو قبول کر لیسے اور کسی سمجھا نیو ایسے سمجھانے سے باز آدے

ابداً ولا يلتفت الى الحق الذي حصص والرشد الذي تبين فان امرًا انما ثبت
 او همیشه آهمن غلطیوں پر اڑا رہے اور اس سچائی کی طرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کی طرف جو ظاہر ہو گئی التفات نہ کر دیکھو کہ ایک امر ثابت

فلا بد من قبوله ولا مفر منه مثلاً جاء في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ہو گیا تو اس کے قبول کر نیے چارہ نہیں اور اس کی کوئی گریز کا نہیں مثلاً رسول اسٹی احمد علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لاعدوى اي لا تجاوز علة من مريض الى غيره ولا يعدم شيئا ولكن التجارب
لاعدوى يعني ان مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنی تجاوز نہیں کرتی ایک پیر دوسرے تک لاکن طبی تجارب سے

الطبیۃ قد اثبتت خلاف ذلك وعن ترى یا عیننا ان بعض الامراض مثلاً
 اس کے مخالف ثابت ہو گیا ادیم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ بعض مریضین مثلاً

دعا الجرمۃ الیہ یقال لها فی الفارسیۃ آتشک یعنی من امرؤ مبتلاۃ یجوز المرض
آتشک کی بیماری سے دوسرے کو لگاتی ہے اور ایک آتشک زدہ عورت سے

رجلا دینکھا ویا العکس کذاک نری فی عمل الابرة الذی مبذول علی تمحیر مادة مجد بقاءه
مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی صورت کو اور یہی صورت طیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ پیر چھپکے بغیر

پیدہی آثار الحمد للہ فی المعمول فیہ ہذا هو العدوی فکیف تنکرہ فان انکارہ
یجب علیہ کل کیا جادئے اگر بدن پر ہی آٹا چھلکے ہر جوتے ہیں پس یہی نو عدوی ہے سو ہم کیونکر اسکا انکار کر سکتے ہیں کیونکہ

انکار علوم حسیة بدیهیة التي ثبتت عند مجرئ صناعة الطب ما بقى فيها شك
 انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ پر ثابت ہو چکے ہیں
 اہل ان میں ان بچوں کو

۱۰۸۔ فقال اللّٰه عبید بن الساک فضلاً عن رجال عاقلین فلا بدّ لنا من ان نوؤل
ہیں تاکہ نہین را جو کوہ ن میں کہیلتے پیرتے ہیں چہ جائیکہ عقل مندوں کو کچھ شک ہو پس ہمارے لئے ضروری ہے

هذا الحديث ونصرفه الى معاني لا تخالف الحقيقة الثابتة وان لا نفعل كذا الخ
 کہ ہم اس حدیث کی تائید کریں اور ان معانی کی طرف پھرنے پر ثابت شدہ حقیقت کو مخالف نہیں اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ہر ایک
 دعویٰ کو مخالف لیضاً علینا وعلیٰ مذهبنا فاذن ایدنا الساکرین فنقول فیما یؤید

مخالف کو بکامین گئے تا وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں ہم ٹھٹھا کر نیو الوں کہ وہ گناہ پر شریک ہے۔ پس ہم اس حدیث کی تائید
 هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد من قوله لا عدو ولا بغية للنبي
 یوں کریں گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لا عدویٰ میں ہرگز نہ ارادہ نہیں کیا کہ

من كل الوجه وكيف وقد حذر من المجمل والمبين في حديث آخر فما كان مراداً من هذا
 من كل الوجه ایک کی مرض و دوسری میں سرایت نہیں کرتی اور کیوں کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہتے
 القول من غير ان التأثيرات كلها بيد الله تعالى ولا موثر في هذا العالم الا الله والكون

تھے جبکہ آپ نے ایک دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کر نیکے لئے مانگت فرمائی ہے اور ان کے چہرے پر ڈرایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات
 الفساد لا يحكمه واداته ومشيتة واذا اولنا ذلك فتمخلصنا من شبهات المعتزلة
 سے بچنے کے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام ترین عدویٰ وغیرہ کی خدا تعالیٰ کو ماتہ میں ہیں اور بجز اسکو حکم اور ارادہ مشیت کے اس عالم کوں اور اس میں

والذي نفسي بيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد قط في هذا المقام وامثاله
 کوئی موثر نہیں اور جبکہ یہ تائید کی تو ہے اعتراض کریو الوں کہ اعتراضی رائی پائی اور مجبوراً اس کی قسم ہے کہ حکم ماتہ میں ہر بات کے رسول
 من نزل عيسى وغيره الامعاني في تاويلها فلا تعجل ولا تقن فتن المفسدين هذا

نے اس مقام اور اس کے مشابہ دوسری مقاموں میں جیسے نزل حضرت عیسیٰ وغیرہ میں بجز تائیدی معنوں کے اور کسی مراد نہیں ہے نیز تم مسند و کتب فتن کے مددگار ہو
 هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق ولو خرج من فم طفل فان الله سبحانه وتعالى
 یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو اور اگرچہ ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سچ و حق کے قبول کریں گے

قبول الحق فطوبى للذين يقبلون الحق خاضعين - والذين عاهدوا فلا يقيمون
 سو مبارک وہ لوگ جو حق کے قبول کریں گے جبکہ جانتے ہیں اور وہ لوگ جو ہم سے عہد کر رہے ہیں وہ نہ کرنا
 الحق مع انه ليس فيه دقت واغماض بل هم يجهلون في قلبهم ان الحق له دقت

قبول نہیں کرتے باوجودیکہ کچھ اس میں دقت نہیں بلکہ انہوں نے خود جانتے ہیں کہ وہ سچ اور صاف حق ہے۔
 واذا قيل لهم امنوا بالحق الذي تبين وبالمعاني التي خصصت انتم انتم من
 اور جب انکو کہا جائے کہ حق تو کہیں گیا اب تم اسکو قبول کرو اور معانی پر ایمان لاؤ گے صحیح ہونا ثابت ہوگا کہ کہیں کہیں نہ ہو

والفائدة من قوله لا عدو ولا بغية للنبي ان الله تعالى لا يترك عبداً من عباده الا ان يرضاه
 اور اس سے فائدہ یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے لئے نہیں چھوڑتا کہ وہ اس سے نفرت کریں اور اس سے نفرت کرنے والے کو

بأمر غالف، أقوال اسلافنا وان كان اسلافهم من الخاطئين المخطئين - ونرى
 جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہیں اور اگرچہ ان کے متقدمین نے اپنی راؤنیں خطا ہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہیں
 انہم قد خفقوا وان تلوح البخل قد تساقطت علی ارض قلوبہم بشدتہا ومداکاتہا
 کہ یہ لوگ ہوائے گم ہو چکے ہیں اور بخل کی برہنیں کثرت کے ساتھ اور شدت کے ساتھ لٹکے دو پیر کر رہے ہیں اور ان کے سبز و کر

فختت شطاء ہاورد فہا حصا التعصب فختت الاستعدادات تحتہا کاخذ
 وہا لیا اور پیچھے سے تعصب کے شکریزے آہر پڑے سو انکی استعداد میں انکی پچھلی پسی گئیں گئیں

تحت مطرقة القین او القطن تحت مطرقة الطارقین - والعجب منہم من عقلہم
 لوہا لوہار کے ہتھوڑے کے نیچے ہیں پتھر کی ڈھلوانی ڈھلوانی کے نیچے دھنی جاتی ہے اور انہر اور انکی عقل پر تعجب آتا ہے کہ وہ

انہم یرون بأعینہم ان کلماتہم الباطلة المضلّة قد اضرّت الاسلام اضلّ
 اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ انکے کلمات باطلہ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں

عظیماً والناس باسماعہا یخرجون من دین اللہ افواجا ویلتحقون بالنصاری بما
 اور لوگ انکی باتوں کو سن کر دین اسلام سے نکلنے جاتے ہیں اور نصاریٰ میں داخل ہو جاتے ہیں کیونکہ

سمعوا من صفات المسیح وعصمتہ الخاصة وخلوہ الی هذا الوقت وقد مرّ الکامل
 وہ مسیح کی عصمت خاصہ اور اس کا اہمک زندہ رہنا اور انکی تہرت کاملہ خالقیت میں

فی الخلق والاحیاء علی قدر ما وجد مثله فی احد من النبیین - ویشاہدون
 اور زندہ کرنے میں اس مبالغہ سے سنتے ہیں جسکی نظیر اور نبیوں میں نہیں پائی جاتی - اسی مولوی لوگ

(ہذا العلماء) ہذا المفسد کلمات لا یتنبہون ولا یرتجف فوادیم ولا تذوب اکباریم
 ان تمام نادون کو دیکھ رہے ہیں پھر خبردار نہیں ہونے اور ان کے دل نہیں کانپتے اور انکے جگر نہیں ہلکتے

ولا یأخذیم رحم ورققہ علی ائمۃ النبیہ ونبی علیہم ونصح صرخۃ متموجۃ تفرج
 اور انکو امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ ہی رحم نہیں آتا ہم آہر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں سو کوئی ہمارے گریہ کو

احد یکاءنا ولا صراخنا بل یفرقوننا مغتاظین -
 نہیں سنتا اور نہ ہمارے فریاد کو بلکہ وہ غصہ میں آکر کافر کانپتے ہیں -

واما مثلنا فی ہذا الیام ایام غریۃ الاسلام کفیل خابط فی واد فی اللیلۃ
 اور ہماری مثل ان دنوں میں جو غربت اسلام کے دن ہیں اس سا فریاد ہے جو جنگل میں اور اندھیری رات

المظلمة او صارخ في اللظ المضربة فلا يجد مغيثا من قومنا الا الواحد

میں بہکتا ہوتا ہے یا اسکی مثل جو پڑھتی ہوئی آگ میں فریاد کر رہے سوہم کوئی فریادیں اپنی قوم میں نہیں پاتے مگر

الذي هورب العالمين - وانا يئسنا منهم غاية الياس كانا وضعناهم

وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگوں سے نہایت درجہ ناامید ہو گئے گویا ہم نے ان کو انکی

في قبورهم قلنا مراء فما سمعوا وايقظنا انذا مراء فما استيقظوا وخضعنا

قبر زمین دفن کروا دیئے بہت کہا مگر انہوں نے نہیں سنا ہم نے خون دلانے کے لئے جگایا پر وہ نہ اٹھے ہم کئی

الحوار فما خضعوا قلنا اخسثوا خسثا ان الله غني عنكم ولا يعبا بكم وسبنا

مرتبہ جگئے پر وہ نہ جگئے آخر ہم نے کہا دور ہو سب! دفع ہو جاؤ خدا کو تمہاری کچھ بھی پروا نہیں اور وہ ایسی قوم آئیگا

بقوم ينصرون دينه ويحبون الصادقين -

جو انکے دین کے مددگار ہو گئے اور صادقوں سے پیار کریں گے۔

فأصل الكلام اني اذ اريت هذه الامراض والسموم سارية

اب مائل کلام یہ ہے کہ جب میسر یہ بیماریاں اور یہ زہریں اس ملک کے اکثر مولویوں

في هروق اکثر علماء الهند ورشيتهم في غنية من كتاب الله ورسوله بل رثيتهم ضار

میں دیکھیں جو انکی رگوں میں پتھری تھیں اور لیئے انکو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلا پر واپا یا بل میسر دیکھا کہ وہ

بعود ومن مارا آخر وكل احد منهم زمار بما عنده من الخيالات الباطلة

اور وہی بالکل سچا رہے ہیں اور ہر ایک انکی جانیوالا اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر سچانے میں مشغول ہے

وارتضى بمعازفه النفسانية متمسكا بها ولا يتنبهون ولا يتدبرون بل اراهم

اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرزد لئے بیٹھا ہے اور ان سے خوش ہونے تو بہ کرتے اور پچھتاتے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں

يصترن ويفخرون على جهالاتهم ويصفقون بالايادي فرحانين - ويكفرون

کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے ہیں اور خوشی سے تالیان بجاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مومنوں کو

المومنين محترمين كانهم في ما من من مواخذة الله ومحاسباته وكان الله لا

کافر ٹھہرا ہے میں گویا ان کو خدا تعالیٰ کے مواخذہ سے بکلی امن دی اور انکے محاسبہ میں گویا خدا انکے

عنهم ولا يقول لم تقوت ما لم يكن لكم به علم ولا ينباءهم بما في صدورهم في يوم كلا

سوال نہیں کرے گا انہیں کہ کیا تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جس پر تم کو علم نہیں تھا اور ان کو ملے اور انکی آنکھیں نہیں کھلے ہرگز نہیں

سوال نہیں کرے گا انہیں کہ کیا تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جس پر تم کو علم نہیں تھا اور ان کو ملے اور انکی آنکھیں نہیں کھلے ہرگز نہیں

بل انهم من المستولين -
بلکہ ان سے باز پرس ہوگی۔

ورثیت ان الفتن لیست محدودة الى انفسهم بل العامة قد

اور میری دیکھا کرتے آئین کے ذات تک محدود نہیں رہے بلکہ عوام الناس انکی سبب پر جمع ہو گئے

اجتمعوا على صفيهم واختروا بتقاريرهم اليا بسة الملمحة فاشتعل غيظ العامة

ہیں اور ان کی خشک اور بلیع باتوں پر فریفتہ ہو گئے سو عام لوگوں کا غصہ ہم پر پڑا اور انکا

علینا وتبوغ دمهم بتيهيج المفاترين - وحسبهم عالمين متدينين صادقين -

خون بیاعت افترا پر دازوں کی آنکھت کے جوش میں آیا۔ اور انکو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانت دار اور سچے ہیں

فلما زلزلت ارض الهند كلها واحسست من العلماء البخل والحسد وضعت في

پس جب ہند کی زمین میں ایسا زلزلہ آیا کہ ساری زمین لگتی اور علماء میں میز بخل اور حسد پایا تو میری اپنی دل میں ہشان

نفسی ان اعرض عنهم فارا الى مكة وان الوجه الى صلحاء العرب وخباء امر القرى الذ

لیکا ان لوگوں سے اعراض کر دن اور کہ کی طرف بہاگوں اور صلحا عرب اور کہ کے برگزیدوں کی طرف توجہ کر دن کیونکہ

خلقوا من طين الحرية وتفوقوا در الاهلية فالقى الله في قلبه عند مشه هذه

آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلیت کے درجہ پرورش پائے ہیں سو خدا تعالیٰ نے اس حاجت کو پیدا ہوئی کیونکہ

الحاجة ان اولف كتابا في لسان عربي مبين - فالفت بفضل الله ورحمته وتوفيقه

میرے دل میں یہ القا کیا کہ میں کہی کہی عربی میں چند کتابیں تالیف کروں۔ سو میری خدا کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی توفیق

كتابا اسمه التبليغ ثم كتابا اخر اسمه التحفة ثم كتابا اخر اسمه كرامات الصالحين

سے ایک کتاب تالیف کی جبکہ نام تبلیغ ہے پھر دوسری تالیف کی جبکہ نام تحفہ ہے پھر تیسری تالیف کی جبکہ نام کرامات الصالحین ہے

ثم الفت بعدها حامة البشر فيه بشرع للذين يطلبون الحق وتفصيل كل

پھر پھر تالیف کی جبکہ نام حاتم البشر ہے اور حاتم البشر ہے ان لوگوں کے لئے بشرات ہیں جو حق کے طالب ہیں

ما قلنا من قبل والتي تنال من تلك الرسائل متفرقا يعطى هذا الكتاب مجتمعا

اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جسکو ہم پہلی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں اور جو کچھ پہلی کتابوں میں متفرق طور پر نوادہ علیہ کی بارش

للمتاعين - ونسبته اليها النسبة شجرة الى بذرها وجاء بحمد الله حسنا مبسوطا

جو حق ہے کتاب حاتم البشر ہے پہلو پہلو کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتابوں کی طرف ایسی ہے جیسے درخت کی اپنی بیج کیلئے اور اسکی حاتم البشر ہے پہلو پہلو کیلئے

مبارکاً واما ثمن هذه الكتب فهدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق و

اور قیمت کے بارہ مین حال یہ ہو کہ یہ کتابیں ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور

المصريين والاfricanين كلهم وكل من كان عالماً منصفاً مع صفرا ليد واما غيرهم

مصريون اور افریقیوں کیلئے تو مفت بطور ہدیہ مین اور ایسا ہی اسکے لکھنے والے جو عالم اور منصف مزاج اور تہذیبست ہو اور جو

فعلیم ان اسرار و الشراء هان يرسلوا روية في ثمر الجمان وكن ذلك ثمن الكرام

توفیق سے لینگے سو اگر وہ خریدنا چاہیں تو لازم ہے کہ عامۃ البشری کی ایک روپیہ قیمت پہنچیں اور ایسا ہی ایک روپیہ کرانے والے

ولصفها في ثمن التبليغ و آتین للتحفة ان كانوا مشترين - وانا نقصنا ان من ثمن

کے لئے اور آٹھ روپے تبلیغ کی قیمت اور دو روپے تحفہ کی اگر خریداری کا ارادہ ہو اور جسے ایک روپے تحفہ کی قیمت سے

التحفة رعایتاً للشائقين -

بپاسخ طر شائقان کم کر دیا ہے۔

وما الفت هذه الكتب الا كباد ارض العرب وكان اعظم مراد آتے

اور میرزا ان کتابوں کو صرف زمین عرب کے جگہ گوشتوں کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی

ان تشيع كتب في تلك الاماكن المقدسة والبلاد المباركة فرسيت ان شيوع

کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں مین میری کتابیں شائع ہو جائیں پس میں دیکھا کہ کتابوں کا

الكتب في تلك البلاد فرع لوجود رجل صالح يشيها و ايقنت ان شجرة كتب و انتشار

ان ملکوں مین شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کر نیوالا ہو اور میں یقین کیا کہ میری کتابوں کا

في صلحاء العرب مستحيل من غير ان يجعل الله من لدنه ناصرا منهم و هي خواص فكنيت

صلحاء عرب مین شائع ہونا ایک امر محال ہے بجز اس صورت کے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے انہیں سوا اور ان کے بہائیوں

ارفع الكف الضراعة والابتهال لتصيل هذه المنية وتحقيق هذه البغية حتى لجيت

میں سے کوئی مدد دینے والا مقرر کرے سو میں تضرع کے اہتہ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میری لکھنے والے

دعوتي واعطيت لي بغية وقاد الي فضل الله رجلا ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء

اور متحقق ہو بیان تک کہ میری دعا قبول کی گئی اور میری مراد مجھے دی گئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو پہنچ لایا جو صاحب

العرب ومن الصالحين - ووجدته طيب الاعراق كريم الاخلاق مطهرة الفطرة لودعيا

علم اور فہم اور مناسبت تھا اور بختون نہیں سہتا اور میں اس کو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار

المعيار من المتقين - فاستجبت بقلائه الذي كان مرادي ومدعائي وحسبته كورة
سوینے آسکی ملاقات سو جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پہل سینے آس کو

دعائی و تقاعلت به غیر یا فضل محی و از دہائی الفرح و صرت یومئذ من المستبشرين
خیال کیا اور آئینوا لی خیر اور پچائے دالے فضل کیلئے سینے آس کو ایک نیک حال سمجھا اور کثرت خوشی کی بھر کہ ملا دیا اور اس
فہیت نفسیہ ہذا لک و شکرک اللہ و قالت الحمد لک یارب العالمین -

ہیں ان لوگوں میں سے جو گیا جو خوش ہوئے ہیں سو تو اپنے نفس کو اس وقت مبارکباد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اگر تمام جہانوں خدائے
و تفصیل فی الک ان شاباً صالحاً و ساجداً عنی من بلاد الشام اعنی من
اور اس محل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوش رو میرے پاس آیا سینے

طرابلس وقاده الحکیم العلیم الی ولبت عندي الی سبعة اشهر اعنی الی ہذا الو
طرابلس سے اور حکیم و علیم آس کو میری طرف کینچ لایا اور قریب سات مہینے کے بعد اس وقت تک میرے

فتو سمت فیہ الخیر و الرشاد و وحدت فی مہیمہ انوار الصلاح وراثت فیہ سممت
پاس رہا اور میں نے فرست کر آس کو جو کو با پھر دیکھا اور اس میں رشد پایا اور اس کو چہرہ میں صلاحیت کو انوار پائی اور صلا کے

الصالحین - ثم امعن فی حاله و قاله و تفصت من ظاہر و باطن احوالہ بنور
نشان پاسے - پھر سینے آس کے حال اور حال میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفصیل کی اور اس نور اور

لی والہام قلب فی قلب فانت حسنة تقائه و رزانت حصانة و وجدته رجلاً صالحاً
الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے سو سینے مشاہدہ کیا کہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی آس کو حاصل ہے اور آدمی

تقیار اکمل علی جذبات النفس و طردھا و من المتراضین - ثم اعطاه اللہ حظاً من
ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے - پھر خدا نے آس کو کچھ حصہ میری

معرفیہ فدخل فی المبدأین - وقد انفع علیہ باب عجیب من معارفنا و الف کتابا
شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب و نادر

وسماہ ایفاظ الناس و ہود لیل واضح علی سعت علمہ و حجت منیر علی اصابتہ رایہ
کہو دیا اور آس کو ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ایفاظ الناس کہا اور وہ کتاب کئی معنوں پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے مناسب پر ایک

ویکفی کل مضار فی مضار و لما افضر فی تالیف ذلک الکتاب جمع عند کثیر من کتب الحدیث
روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کی ہر ایک سیدان کفایت کرتی ہے اور اس کتاب کی تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی مباحث

روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کی ہر ایک سیدان کفایت کرتی ہے اور اس کتاب کی تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی مباحث

والتفسير وفكر فكري عميق في كل امر فهو در افكاره ونور انظاره وليس علامته

التفسير كجرح كمين اور ہر ایک امر میں پوری پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک دورہ اور اس کی نظروں کا ایک تجربہ ہے

العارف من دون المعارف وانی اذا قرعت كتابه وتصفحت ابوابه ورفعت حليته

اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں اور جب میری اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے لکھے باب دیکھو اور اس کی چادر

فاستحلت بيانه ومدحت شأنه وما وجدت فيه شيئاً شانه وادعوان لتبليغ

انہائی تو میں نے جس کے بیان کو طبع پایا اور اس کی شان کی میری تعریف کی اور میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اس کو بڑھاتا

الله كتابه مع كتبه ويضع فيه قبوليتا ويدخل فيه روحاً منه ويجعل أفئدة من

اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت کہہ دیں اور اس میں اپنی طرف

الناس تهوى اليه وجزاه في الدارين وبارك في مقاصده ويدخله في المقبولين

ایک روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف ہجرت کریں اور اس کو مولف کے دونوں جہانوں میں بدل دیں اور اس کو مقاصد میں برکت

ولما فرغ من تأليف كتابه حمل اخلاصه على ان يكون مبلغ معارفنا الى علماء وطنه

اور اس کو مقبولوں میں داخل کر کے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتوں کو

ويعبر فيهم عن اخبارنا ويكون منادياً ويطلق نداء في كل ناحية ويتشيع الكتب

اپنے وطن کے علماء کو پہنچا دیں اور ہماری خبریں ان میں پہنچا دیں اور ہر ایک طرف آوازیں پہنچا دیں اور کتابوں کو شائع کرے

لتبليغ الامر على اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعوه في الليل

تا ان لوگوں پر حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائیں کرتے تھے۔

والنهار واري انه رجل صادق القول والوعد يتقي الفضول في الكلام ولا يترفع للسنان

اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے اور وہ کلام سے پرہیز کرتا ہے اور زبان کو ہر ایک

في كل مرتبة باطلاق الزمام ولقد دخل الله حبنا في قلبه فحبنا وخبه وكلما وعدنا بالحق

جہاں میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت کو دلیں ڈال دی سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے اور جہاں

فأتقن انه هو الله وسينجز كما وعدنا وارجوان يحمله الله سبباً لربع بذرنا وسوغ

اس کو کہا اور وعدہ کیا میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اس کا اہل ہے اور جیسا کہ کہا دیکھا اور میں اس سے کہتا ہوں کہ خدا اس کو ہمارے بیچ کی نشوونما اور

حبنا وهو احسن المستبين سورت اهل رجل متا صابراً لا يشكو ولا يفرع وثبت

ترقمانگی کا ثبوت کریں اور ہمارا دودھ اس کی ذریعہ ہو گا اور خدا سب سے بڑا نیکتر ہے اور یہ دیکھا کہ شخص ثابت کش اور صابر ہے شکوہ اور فرج فرج

والمستبين سورت اهل رجل متا صابراً لا يشكو ولا يفرع وثبت

ترقمانگی کا ثبوت کریں اور ہمارا دودھ اس کی ذریعہ ہو گا اور خدا سب سے بڑا نیکتر ہے اور یہ دیکھا کہ شخص ثابت کش اور صابر ہے شکوہ اور فرج فرج

والمستبين سورت اهل رجل متا صابراً لا يشكو ولا يفرع وثبت

ترقمانگی کا ثبوت کریں اور ہمارا دودھ اس کی ذریعہ ہو گا اور خدا سب سے بڑا نیکتر ہے اور یہ دیکھا کہ شخص ثابت کش اور صابر ہے شکوہ اور فرج فرج

مزارا انه یقتنع علی ادنی الماکولات والملبوسات ولولم یکن لحاف فلا یطلبه بل یدفع البرد
 اکی سیرت نہیں اور میز باراد کچھ کہ شخص ادنی چیزوں کے کہانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ادنی لمبوسات پر اگر لحاف ہو تو اسکو اٹھا نہیں
 من التصرف واصطلاء الحجر ولا یستل تعفاد ووجدت حیه اثار الخشوع والحلم والایابة
 بلکہ وہ پین بیٹھے اور آگ سیکڑے گزار کر لیا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنی تین سوال سے باز رکھتا ہے میں نے نہیں فروتنی اور سلم اور انابت اور
 ورقة القلب لله اعلم وهو حسیبه وما قلت لک ما رثیت فلا تعجبوا من رحمة الله ان تکلف
 دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اسکا حسیب ہے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی
 ما دھنا من حرج یسیر هذا الرجل والله یفعل ما یشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد
 سے ان حرجوں کو اٹھا دے جو ہیں پنج گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اسکو رد نہیں سکتا اور کچھ
 وهو حافظ دینہ وناصر کل من ینصر الدین -

وہ دیکھ کر اسکو رو نہ کہیں کتا وہ اپنی دین کا خطا ہوا اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اسکے دین کی مدد کریں۔

واعلموا ایہا الاخوان ان امر اشاعة الکتب فی دیار العرب وتبلیغ معانی

اور یہاں یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں بنو کر شیعہ کرنا کیا معاملہ اور ہماری کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے

کتبنا الیہم لیس شیئ ھدین بل امر ذوبال لایتمہ الا من ہوا ھلہ فان ھذہ المسائل الغا

لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اسکو وہی پورا کر سکتا ہے جو اسکا اہل ہو کیونکہ یہ ہر ایک مسئلہ

الیہ کفرنا وکذبنا لاشک انھا تصعب علی علماء العرب کما صعبت علی علماء ھذہ

بچنے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر ہی ایسی ہی سخت گزریں گے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر

الدیان لا سیم علی اھل البوادی الذین لا یعلمون دقائق الحقیقة ولا یتدبرون حق

گذر رہے ہیں بالخصوص عرب کے اہل بادیا کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ ہر ایک مسائل سے بیخبر ہیں اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا

التدبر انظار ہم سطحیہ وقلوب ہم مستحیلة الا قلیل منهم الذین انار الله فطرتهم وھم من النادر

ہے سوچتے نہیں اور انکی نظر سطحی اور دل جلد باز ہیں مگر انہیں قلیل القدر ایسی ہی ہیں جنکی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں

فلا حل تلک المشکلات التی سمعنا اقتضت المصلحة الدینیة ان نختار

سوائے شکلات کے جو ہر جو تم میں چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم عالم

لہذا لا مرع لما مذکور الذی اسہ محم سعید النشار الحمیدی الشامی ولا شک از وجود

مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اسکا وجود

لهذا المهم من المغتربات وحجبت عننا من فضل قاض الحاجات وهو خير قلبا ونعم
 اس ہم کے لئے از بس نصیحت ہو اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیک دل اور بہت اچھا آدمی
 الرجل مع ان الضرورة قد اشتدت فلعل الله يصلح امرنا على يديه وهو بهذا التقريب
 ہے اور اس طرف ضرورت بھی سخت ہو پس شاید خدا اس کے ہاتھ پر ہماری کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقرب سے
 يصل وطنه ويخون تكاليف السفر العنيف ويتخلص من مفارقة المآلف والاليف
 اپنی وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی رانی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ
 وتوجرن عليه من الله الرحيم اللطيف وما قلت الا الله وما انا الا ناصح امين -
 سے اجڑے اور میری طرف سے اس کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور میں امانت سے نصیحت کر رہا ہوں -

والذين يظنون ان اهل العرب لا يقبلون ولا يسمعون عندنا جواب هذا الحق
 اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا
 من غير ان غلق على قولهم ونسأرجع على فهمهم الا يعلمون ان العربيين سابقون
 بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں کہ ہم ان کے اس خیال پر لا حول پڑھیں اور انکی سمجھ پر ان سے کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
 في قبول الحق من الزمان القديم بل هم كالأصل في ذلك وغيرهم اغصانهم
 کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشرفت سری ہیں بلکہ وہ سب بات میں جڑ کی طرح ہیں اور دوسری انکی شاخیں ہیں۔
 ثم نقول ان هذا فعل الله رحمة منه والعرب احق واولى واقرب برحمته واني اجد
 یہ ہم کہتے ہیں کہ یہ سارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہو اور عرب کے لوگ الہی رحمت کو قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ خدا راؤ
 رح فضل الله فلا تتكلموا بكلمات اليأس ولا تكونوا من القانطين - ولا تظنوا ظن السوء
 قریب اور نزدیک ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آ رہی ہے سو تم نویدی کی باتیں مت کرو اور ناامیدوں میں نہ مت ہو جاؤ اور بھگتو
 وان بعض الظن اثم فأتقوا الظنون الفاسدة التي تترجم منها ارض ايمان الظالمين
 میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں۔ سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہل جاتی ہے اور نیت مالم
 وتترجم النية الصالحة وتكثر مساوس الشياطين - وقوموا متوكلا على الله وقد
 میں جنبش آتی ہے اور شیطانی مساوس بڑھتے ہیں - اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ

من خير ما استطعتم واعدوا لخيركم من زاد كفيته لسفرة البحري والبري
 اور کوئی نیکی کر لو جو کر سکتے ہو اور اپنی بہائی کیلئے کچھ زاد سفر ہم پہنچاؤ جو اسکر سفر بحری و بری کیلئے کافی ہو

اللہ معکم ورفقکم وهو خیر الموفقین۔
خدا تمہاری ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے۔

فانرجو من اخلاص اهل الثروة والمقدرة ان يتوجهوا الى اهتمام

پس ہم اہل مقدور و دستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کی طرف ساری دل
ہذا امر بكل القلب كل الهمة ولا حاجة الى ان نكثر القول ونبالغ في الكلام ^{لستہم}

اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں اور ہر
ہم الاجباء والمخلصين بيانات مملوءة من المكلفات فانا علم ان الاشارة كافية

بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دین کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان کے لئے اشارت کافی ہوگی

لاحباءنا المتصدقين - فليعط كل احد منهم بقدر قدرته التي اعطاها الله ولا يستخير

سہ کام کرنا اپنی عادت ہے۔ پس چاہیے ہر ایک انہیں سے بقدر خدا داد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا يحتشم من ان ينفع بالقليل وليعلم ان الغرض ان يعطى ولو كانت فلسنة اربعة اقل

کہ وہ کچھ نہ توڑ دینا ہے اور ہمت کو معلوم کرے کہ غرض اہلی یہ ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اسکا چوتھا حصہ یا کچھ

من الفسيل ومن كان ذا عيشة خضراء فليعط بقدر حيلته ان شاء - وما هذا الا عمل

کے اندر کے چمکے سے ہی نہ توڑا اور جو شخص خوش اوقات کہلاتا پتیا ہو سو اگر چاہے تو اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض سہ

طلاب وجه الله من يعمل مثقال ذرة خيرا يره ويبارك الله في ماله واهله وعياله وما ^{تفقون}

اور اسکی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کو موافق ہی پہلانی کرے گا وہ اسکا اجر پائیگا اور خدا اس کے مال اور اہل اور عیال میں

في سبيل الله فهو عائد اليكم في الدنيا والاخرة ولا ترون خيرا فان اعطيتم بذرا فلكم ذرا ^{عنت}

برکت دیگا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پہر لوٹ کر داپس آئیگا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے پس اگر تم

وان اعطيتم قطرة فلكم بحر فضل من عند الله والله لا يضيع اجر المحسنين - ام حسبتم ان تغفروا

ایک بیج دو گے تو تمہاری لئے ایک بحر عت ہوگی اگر قطرہ ہو تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا نیکی کا ریکھا کہی ہر ضائع نہیں کرتا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یوں ہی

ويرضون عنكم ربكم ولما عيذكم ساعين لمرضاة والطائعين كالمخلصين - ايها الرجال اتقوا ^{الله}

بچتے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضا مندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو تم فرمانبردار اور مخلص اسکی نظر میں ہرگز ہو

وكونوا من الذين يوثرون على انفسهم واعلموا ان الله مع المتقين - انما اموالكم واولادكم فتنة

اور لو کہ خدا تمہارا ان لوگوں کی طرح ہو جاوے جو خدا کو اپنی نفسوں پر مقدم کر لیتی ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگار کچھ تہمتیں تمہاری ال اور تمہاری اولاد آزمائش کی

وَنِيْظِرُ اللّٰهَ اَحْتَبُوْنَهٗ اَوْ يَخْبُوْنَ اَشْيَآءَ اٰخَرٰى وَسَتُعَدُّوْنَ عَنْ هٰذِهِ اللّٰذَاتِ وَكَأَيُّ هٰذِهِ الْحَالِ
 جگہ میں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے بھاگ کر تے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دو جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہیں گی
 وَنَظَارَتُهُمْ تَرْجُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَتَسْأَلُوْنَ عَمَّا عَلِمْتُمْ وَعَمَّا جَاهَدْتُمْ فِيْ سَبِيْلِهِ فَقَوْمًا اِيْهَا النَّاسُ
 اور تم نے دیکھ کر والی پہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو جاؤ گے اور تمہاری اعمال کا سوال ہو گا اور یہ کہ تم نے کس راہ میں کیا کیا کوششیں کیں ہیں
 قَوْمًا اَلْوَقْتُ يَذْهَبُ قَوْمًا سَرِيْعًا وَكَاتِفًا وَامَعَ لِلْمُتَرَفِيْنَ - وَلَسْنَا بِالْمُوجِبِ حَقًّا لِّمَنْ لَا يُوْجِبُ
 اگر لوگوں کا وقت جاتا ہے جلد آٹھو اور آرام پسند دن کے ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنی نفس پر دنیا
 الْحَقُّ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَكْلَفُ نَفْسًا اَوْ سَعْمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ - وَمَا التَّوْبَةُ اِلَّا اِلَى الَّذِيْ يَصْدُقُ
 نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو سقندر تکلیف دیتا ہے جو اس کی وسعت میں سے اور میں تکلف والوں میں سے نہیں ہوں - اور میں صرف ایسے شخص کو طرب تو جاتا ہوں جو مجھ
 الْوَدَّ وَاتَرَكَ الَّذِيْ مَنَعَهُ الْبُخْلُ فَصَدَّقْتُ بِالْحَقِّ بِالَّذِيْ يَخْتَارُ فَرَدُّ وَعَدِّ مِنَ الْهٰذِلِ وَلَئِنْ
 سہو دیتی خالص کہتا ہے اور میں کو ترک کرتا ہوں جسکو بخل نے کاغیر سے منع کر دیا اور بخشنے سے لگیا اور دے کیا گیا اور مجھ میں سے شکر کیا گیا۔

وَلِيَجْعَلَ الْمُرْسَلُونَ لِلرِّسَالِ فَاِنْ الْوَقْتُ ضَيِّقٌ وَالضَّيْفُ الْعَزِيْزُ مُسْتَعِدٌّ

اور چاہیے کہ بھیجے والے بھیجیں کیلئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور میاں عزیز سفر کو تیار ہے اور ہمیں

لِلْمَسْفُورِ وَقَدْ رَجِبْنَا اَعْلَامَ الْمُتَعَقِّلِيْنَ بِاسْرَعِ اَوْقَاتٍ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَقْعُدَ وَالسَّالِيْ بَعْدَ مَا

ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں انکو بہت جلد تنبیہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے بیٹھ رہو بعد اسکے جو میں اس امر کی ضرورت

لَكُمْ ضَرُوْرَةٌ هٰذِهِ اَلَا مَرَقْدٌ مَّا لِّلْمَعَا صَدَقَ وَلَا تَاْخُرُوْا وَانْفَضُّوا اِيْدِيْكُمْ تَجَرُّوْا وَكُنُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور پیچھے مت مڑو اور انہوں کو جہاں رد تا مدد دی جاوے اور خدا تعالیٰ کے راہ میں

مُتَابِقِيْنَ - وَلِيَرْسَلَ هُمْ اِنْفِاقًا فِيْ قَادِيَا نَمِنْ كَانِ مَرْسَلًا مِنْ دَرَاهِمٍ اَوْ دِيْنَا رٍ وَلِيَسْبِتُنْ فِيْ مَكْتُوبَةٍ

ایک دوسرے سے بہت کر دے اور چاہیے کہ بھیجے والا اسی اتقادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجا ہو اور اپنی خط میں بیان کر دے کہ یہ رقم

اِنَّهٗ اَرْسَلَ لَهٗ بَلْ اَوَّلَ اَنْ يَّرْسَلَ اِلَيْهٖ بِاسْمِهِ بَلَا وَاسْطَرَّ لِيَجْعَلَ عِنْدَ كُلِّ مَكْتَبَةٍ وَلِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُ

تمہارے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ تم اسے نام سے بغیر میری واسطہ کے بھیجے تاکہ کچھ آدمی وہ سب ایک ہی جگہ جمع ہوں تاکہ انکو دیکھو

وَاِنْ نَفْسُ الْقَرِيْبَاتِ اَعْلَا كَلِمَةُ الْاِسْلَامِ وَهٰذَا وَقْتُهٖ فَلَا تُضَيِّعُوْا وَقْتَكُمْ وَقَوْمًا اَمَّا مَخَادِمِيْنَ

اس سے اور اطمینان ہے اور یہ تمہاری عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی قربت کے لئے کئے جا رہے ہیں کلمہ اسلام کی بلند ہے چاہنا زیادہ ڈاؤن کا موجب ہے پس اپنی قوم کو صنایع

اِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ فِرْقًا اِلَى اللّٰهِ وَاتَّقُوا الْفِتْنََ الَّتِيْ هٰلِكَةٌ وَمَجْتِ حَوَاكِمُ وَفِيْكُمْ وَاَعْمَلُوا

اے مسلمانوں خدا کی طرف سے جو فتنوں سے بچو جو تمہاری آگے چھوڑ دے اور تم میں سے جو ہیں اور یہ میں اور کچھ ہیں

علا یرضاه لیکون کم زلفی لریه ولتاخذ کم رقة علی دینکم فانه ضعف وید الشیث بفعده
 اور وہ عمل کرے جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیکہ تمہیں اپنی دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ
 والشیث یرطبی حدث من نوازل الحادثات والتکالیف المتتابعات ولینظر کل احدکم
 اور اسکی کنٹیشن میں بڑا پے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اور یہ بڑا بغیر طبعی ہے جو حوادث نزل کے سبب اسکی کیف متواتر کو باعث مظلوم ہو گیا اور ہر ایک
 عملہ ولیف تش خطر اہ و لیزن بصناعته الیہ اعدا للاحرة ولینقد راہم الی جمعہ الذلک
 کہ ہر ایک شخص اپنی عملوں کو دیکھ کر اور اپنی دل کے خیالات کو ٹھٹھے اور اپنی اس بصناعت کو تو لے جو آخرت کیلئے تیار کی ہو اور اپنے
 السفر هل ہی وازنتہ جیداً او معشوشة ناقصة ولا یخرج لنفسه ولا یعرض بنفسه من المعشوشة
 اس مہر کو کہہ کرے جو اس سفر کیلئے تیار کیا ہو کیا وہ پوری وزن کا اور کبر الی یا کہوٹا اور کم وزن کا ہو اور چاہیکہ اپنی نفس کو دیکھ کر ہر ایک
 ولینتدرک قبل ذهاب الوقت ولا تقدر کالغافلین۔

اور اسکو خطر میں نہ ڈالے اور چاہیکہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافل کی طرح مت بیٹھارے

ایھا الناس لو انفوسکم وطہر و اصدد رکبہ ولا تفرحکم جیفۃ الدنیا و شغفہا

ای لوگو اپنے نفسوں کو صاف کر دو اور اپنی سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مردار اور اسکی چربوسہ ہو

ولا تجلبکم الیہا کلابہا ولا تموتوا الا مسلمین مطہرین۔ ولا تتقوا عن المخلوق فانه سهل ہین

وہ خوش نہ ہو کہ تمہیں اسے کٹر تمہیں اس گوشت کی طرف نہ پہنچیں اور سچے پاک مسلمان بنو کی حالت کرمت مروا اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو

واتقوا عن اللہ عن الذی یسود الوجہ لعنہ ویلقی فی ہوق السافلین هذا ما اوصینا کم

کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جسکی لعنت مومنوں کو کالا کر دیتی ہے اور پھر گریو الوکھ گر مہر نہیں ڈالتی ہے ہر جاری یہ نصیحت

قتلکم ما اوصینا واشہد وانا بلغنا واللہ خیر الشاہدین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سراسر نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو کریں



اعلان

نَحْوَانِ تَقِيَّةَ الدُّلَّةِ بِرِطَانِيَا مَرْجَمَتَا الْعُظْمَى هَذَا

ہم ایسے کہتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس
اعلان کے تحت بعد اہل الصلہ والذی تکلف

اعلان کی طرف توجہ کریں اور اس بارے میں کوئی اور نظریہ نہ فرمائیگی جو اس کو خیر خواہ ہو
نصائحاً وبتنصص نصیحة الشعب
کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے

يا قيصق الهند صانك الله عز الالاف و كان لطفه معك في كل ارادات الخير

اے قیصر ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگہ رکھے اور ہر ایک خیر کے ارادہ میں اس کی

وحفظك عز الدواهي والحادثات جنتك مستغيثين بما اودينا من لسان رجل فكل

لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچا دے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس آئیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان پر

الحفظات وقد سمعنا انك تحليت بحاسن الاخلاق وتخلبت في عدلك ما يسم

اُس کے رجبہ کلمات سے سنا گئے ہیں اور ہم سنا ہے کہ تو نیک خلقوں کو آراستہ ہے اور اپنی عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

بالاخلاق وما زلت آخذة نفسك بالرحم والاشفاق ولا ترضى بمجر الجائر من

جن پر باغ عیب اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنی نفس کیلئے ایک نسل لازمی ٹھہرا دی ہے اور ظلم کرنے والوں کے ظلم پر راضی نہیں

هَذَا خَلَقَكَ وَخَنَ مَعَ ظِلِّ حِمَايَتِكَ تُلَدِّغُ مِنْ شَرِّ بَعْضِ الْمَعَادِينَ

یہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظلِ حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے فیش شرارت و فیش زدہ اور

وَنَعُضُّ مِنْ أَيْتَابِ الْعَاظِدِينَ - وَيَصُولُ عَلَيْنَا كُلُّ ضَلٍّ بِزُضْلٍ وَيَسْتَبِ نَبِيَّتَنَا الْكَرِيمَ

اُن کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر گنہگار شخص ہم پر حملہ کرتا ہو جس کو باپ دادوں کوئی نہیں پہچانتا اور ہر ایک جان لیوا

کل جہول مہین - وَلَيْسَ أَنْ نَعُدَّ مِنَ الْبَاغِينَ -

ہمارے نبی کریم کی امانت کرنا ہو اور کوشش کرنا ہو کہ ہم باغیوں سے گئے جائیں -

وَأَمَّا تَفْصِيلُ هَذَا الْجَمَلِ فَأَعْلَمُ بِأَقْصَرِ تَزَانِذٍ قَبَالَكَ وَبَارَكَ اللَّهُ فِي

اور اگر اس محمل کی تفصیل چاہو تو اقصیٰ و تیز اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری دنیا میں برکت دے

دُنْيَاكَ وَاصِلُ مَا لَكَ أَنْ رَجُلًا مِنَ الَّذِينَ ارْتَدَوْا مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ وَدَخَلُوا فِي

اور تیرا انجھام بھی بخیر کرے تجھ کو معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے ہٹ کر عیسائی ہو گئے ہیں

الْمِلَّةُ النَّصْرَانِيَّةُ لَعَنَ النَّصْرَانِي الَّذِي يَسْتَمِ نَفْسُهُ الْقَسْبِيسَ عَمَادُ الدِّينِ الْفِ كِتَابًا

یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے موسوم کرتا ہے ایک کتاب

فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ لَخَوِّجِ الْعَوَامِ وَسَاءَ تَوَزِينِ الْأَقْوَالِ وَذَكَرَ فِيهِ بَعْضُ حَالَاتِي بِأَقْصَرِ

ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہو اور اسکا نام توزین الاقوال کہا ہے اور میں ایک مخالف نے اس

كَأَصْلٍ لَهُ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ رَجُلٌ مَقْسُودٌ وَمِنْ أَهْلِ الْعَدَاوَةِ وَأَنِّي وَجَدْتُ فِي طَرَفِ

کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک مفید آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھ کے طریق چال میں

مُشَبِّهٌ أَثَارَ الْبَغَاوَاتِ وَلَيْسَ مِنْ بَخَاءِ الدَّوْلَةِ وَاتَّقِنَ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا وَأَنَّهُ

میں بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا اور وہ

مِنَ الْخَائِفِينَ -

مخالفین سے ہے -

فَالْمُخَصَّصُ أَنَّهُ حَثَّ الْحُكُومَتِ فِي ذَلِكَ عَلَى إِيْذَائِي وَمَعْدَكَ فَرَّغَ اللَّهُ

پس سلاحد کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے براگھنہ کیا ہے اور ساتھ اس کو مجھ کا کیا

فِي سَبِّهِ وَازْدِرَائِي وَأَفْرَغَ قَدْرَ لِسَانِهِ عَلَى بَعْضِ أَحِبَائِي وَكَثَرَ الْقَوْلُ فِي دِيَلَتِنَا الْمَقْدُ

دینی اور تحقیر کرنا میں ہر قدر سب لگا دیا کہ جو کچھ اُس کے برتن میں تھا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی میری بعض دوستوں پر لگا دیا

میں نے اس شخص سے براگھنہ کیا ہے اور ساتھ اس کو مجھ کا کیا

وشتتم خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم وبالغ فی التوہین۔ و تکلم بکلمات ترتجف
اور تارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دین اور توہین میں مبتلا کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے
منہا القلوب وتھیج فی الاقدار التشریب سوف نکتب قلیلاً منها ونجوب استار
دل کانپ اٹھتے ہیں اور انہیں بے قراریاں جوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت انہیں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے
انجاہلین۔

اور جاہلوں کو پردہ پہاڑ بنیے

والان ننبہ الدولة العالیة مما افترى علينا وزعم كانا من اعداء الدولة
اور اب ہم گورنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر ایسے افتراء کیں اور گمان کیا
البرطانیة فلیعلم الدولة ان هذه المقالات كلها من قبیل صوغ الزور ونسج الشر
کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے برخواہ ہیں سو گورنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل آرائش و بروج اور شرارت باقی ہیں
ولیس فیہا راتحة الصدق مثقال ذرة وما حمله علی ذلك لا بعض المصالح التي
اور ایک ذرہ ہی سچائی کی بو انہیں نہیں اور ان باتوں پر اسکو صرف اسکی بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان
لائی فی نفس تلك المكائد ویسترها اکابر القسیسین۔ والجل لله ان کلمات الافتراء
فریون کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہ بھی اسکی غرض ہے کہ اپنی بڑی پادروں کو خوش کرے اور شکر خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات
شی لا تخفی علی الدولة حقیقتہ فخن فی ما من من شر و نری خدما لنا اللامعة للرد
ایک ایسی چیز ہے جسکی حقیقت اس گورنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اسکی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشنی خدمات کو اسکی
علیہا کالشهب للشیاطین۔ ولا تخفی علی الحکام طریقتی و شانی ولا امشی مواریرا
باتوں کو دیکھ لیں ایسی کچھ ہیں کہ جیسے شہا ثواب شیاطین کے دف کر نیکی لیں اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں ایسی چھپکے
عنہ عیانی بل الحکومة البرطانیة تعرفنی وتعرف ابائی وتتنظر مہیعی ومد عائی وتعرف
چلتا نہیں بلکہ گورنٹ برطانیہ مجھے اور میرے باپ دادا کو خوب پہچانتی ہے اور میری ماہ اور میری مدعا کو دیکھ رہی ہے
اصلی ومنعی ولا تہمل بیتی و مربعی وتعلمنا لسننا من المفسدین المعادین ولا التبا
اور میرے اہل اور سہ چشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بچہ نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدون اور دشمنوں اور باغیوں اور
الطاغین۔ وما خرجت لان من مغارة لتکون الدولة من امری فی غراسہ
طاغیران ہیں کہ نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا تھا کہ گورنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔

بل الدولة على أمثالنا من المباهين - ومن توهم اقوالنا واستشف افعالنا
بلکہ یہ گورنمنٹ ہماری جیسے غیر خواہوں پر ناکرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بغور دیکھے گا اور ہماری افعال پر

فلا تخف على اعمالنا وانا من الصادقين - والدولة تغوص الى اعماقنا وليس عليها

ایک عین نگاہ دوڑائیگا سو سپر ہماری کارگذاری چھٹی نہیں بیگی اور ہم سمجھیں اور یہ گورنمنٹ ہماری گہراؤ تک غوطہ ماری ہی اور ہر ایک

المخفاء - ولها افكار عادية لا تقاها وجناء اذا ما تركض آرائها في ارض مقاصد

اور پوشیدہ ہیں - اور اس گورنمنٹ کی فکر میں تیز و درخیز ہوں کہ کوئی تیز اور مضبوط اوٹنی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس وقت گورنمنٹ

فتقر اديم الارضين - وكل عقل عندها الا عقل الدين - ونرجوان يفتح الله عليها

اپنی راہوں کو مقاصد کے زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں روڈ زمین کو کاٹتی ہوئی چلی جائیں اور ہر ایک عقل بخوبی عقل کے

هذا الباب ايضا لما فتح ابوابا اخرى والله ارحم الراحمين -

اس گورنمنٹ کو حاصل ہوا ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ سوانہ بھی اسی طرح چل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے

ولا يخفى على هذه الدولة المباركة انا من خدامها ونصحاءها ودواعي

اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کر رہے ہیں اور اس کو ناصح اور غیر خواہوں میں ہیں

خيرها من قديم وجئناها في كل وقت بقلب صميم وكان لابی عندها زلفى وخطاب التحسين

اور ہر ایک وقت ہر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہیں اور یہ اب گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا

ولنا هذه الدولة ابدی الخدمة ولا نطن ان تنسها في حين - وكان والدی

اور اس سسرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کسی ایسی خدمت کو بھلا دے گی اور میرا والد

الميرزا غلام مرتضی بن میرزا عطاء محمد القادیانی من نصحاء الدولة وذوی الخلة و

میرزا غلام مرتضیٰ ابن میرزا عطاء محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کو غیر خواہوں اور مخلصین تھا اور

عندها من ارباب القرب وكان يصدر على تكمة العرت وكانت الدولة تعرف غاية المعرف

اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب پہچانتی تھی

وما كنا قط من ذوی الظن بل ثبت خلاصنا في اعين الناس كلهم وانكشف على الحكامین

اور ہم کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا خلاص تمام لوگوں کی نظروں میں ثابت ہو گیا اور حکام پر کھل گیا -

ولتسطع الدولة تحکامها الذين جاؤنا وليتوايئنا كيف عشنا امام اعينهم وكيف سبقنا

اور ہر کار انگریزی اپنے ان حکام کو دریافت کرے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے انکی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی

فی کل خلد متعمع السابقین۔

بسر کی اور کس طرح ہم ہر کچھ متین بہت کر نوالوں کے گردہ میں رہے۔

ولا حاجتہ الی تفصیل ہذا الحقائق فان الدولة البريطانية مطلعة

اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہماری مراتب غلوں

علی مراتب خلوصنا و شئون خدماتنا والاعانات التي كانت ترى منا وقتا بعد

اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتے ہیں اور ان اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور میں آئیں خاصکر

وقت و فی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم ان الدولة ان ابی کیفا مدها فی حین محال

دہلی کے مفسدہ کے وقت میں۔ اور اس گورنمنٹ کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اسکو ایسے وقت میں

مشتدة الهبوب وفان مشتدة الهبوب وانه آتا الد ولتہ خمسین خیلا مع الفوار

مددی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت آندھی چل رہی تھی اور تو بڑک رہے تھے اور عدسی تجا ذکر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ

مدد امنہ فی ایام المفسدة وسبق السابقین فی امدادات المال عند حلول

کے دنوں میں بچاں گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کی طور پر دئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد میں سب بڑھ گیا باوجودیکہ

الاهوال مع ایام العسر والافلال وذهاب عہد الامارت الابیائیة وانقلاب الاحوال

زمانہ تنگی اور نادری کا زمانہ تھا اور آہائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے دن آگئے تھے پس جو شخص ایک نظریہ اور

فلینظر من کان له نظریہ او قلب آمین۔

دل امین رکھتا ہے اسکو چاہئے کہ سوچے ؟۔

ولم یزل کان ابی مشغولاً بخدمات حتی شاخ و جا عرفت الوقت و وجب الارشاد و لو قصدنا

اور میرا باپ ہی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سال تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت لگ گیا اور اگر

ذکر خدماتہ لصداق بنا المجال وعجزنا عن التدوین فما المخلص ان ابی لم یزل کا شام

ہم اسکی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سانسکین اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ کا انگریزی کے

برق الدولة وقائماً علی الخدمة عند الضرورة حتى اعزته الدولة بمکاتیب مضاعفة وخصته

مراحم کا ہمیشہ وار رہا اور عند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹائی سے اسکو

فی کل وقت بطاعہا واسمحت له بمواساھا وتفضلت علیه بمراعاتھا وحسبته مزدوا

معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکھی اور اسکو اپنی خیر خواہیوں

الخیر ومن الخالصین۔ ثم اذا توفي ابی فقام مقامه فی هذه السیراخی المیرزا غلام قادر

اور مخلصون میں سے سمجھا۔ پھر جب میرزا اب وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اسکا قائم مقام میرزا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر

وغمرته مراهب الدولة كما غمرت والدي وتوفي اخی بعد ابی فی بیعت سبعین۔ ثم بعد وفاته

تھا اور کراچی کی عنایات ایسی ہی اسکے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرزا بیک کے شامل حال تھیں اور میرزا بھائی چند سال بعد اپنی والدہ کوفت

قوت اثرها واقتریت سیرها و ذکر عصرها ولكن ما كنت اخصب لغمة وسعد وثرة

پہر ان دونوں کی وفات کے بعد میں انکی نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتوں کی پیروی کی اور انکی زمانہ کو یاد کیا لیکن میں صاحب مال اور

ولا املاك وارضین۔ بل تبليت الى الله بعد ارتحالها ولحقت بقوم منقطعین۔

صاحب املاک نہیں تھا بلکہ میں انکی وفات کے بعد اللہ جل شانہ کی طرف جہک گیا اور انہیں جانا جنہوں نے دنیا سے الگ ہو کر

وجذبني ربی اليه واحسن مثواي واسبع علی من نعماء الدين۔ وقادني من تدنسات

اور میرے رب نے اپنی طرف مجھ کو کھینچ لیا اور مجھ کو نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر شامل کیا اور مجھ کو دنیا کے آلودگیوں اور مکر و دغا

الدنيا الى اخيرة قدسه واعطاني ما اعطاني وجعلني من الملهين المحمدين۔

سے نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھ کو اسنے دیا جو کچھ دیا اور مجھ کو ملہون اور محمد ثون میں سے کر دیا

فما كان عندي من مال الدنيا وخيلها وافر اسها غير اني اعطيت حيا لا قلام

سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ عمدہ گھوڑے قلموں

ورزقت جواهر الكلام واعطيت من نور تومني العثار ويبين والآثار فهذا

کے مجھ کو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھ کو غرض سے بچاتا اور بہت روی کے آثار مجھ پر

الدولة الالهية السماوية قد اغنتني وجبرت عيالتی واصدا تني ونورت ليلتي وادخلتني

ظاہر کرتا ہے پس اس الہی اور آسمانی دولت نے مجھ کو غنی کر دیا اور میری افلاس کا تدارک کیا اور مجھ کو روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھ

في المنعمین۔ فقصدت ان اعين الدولة البريطانية هذا المال وان لم يكن لي

منعمین داخل کیا سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ میرے پاس

من الدملهم والخيل والبغال وما كنت من المتمولین۔

روپیہ اور گھوڑے اور خچر میں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں

فقصدت لامدادها بقلمی وبیدی وكان الله في مددي وعاهدت الله تعالى

میں نے اسکی مدد کیلئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد فرماتا تھا اور میری آئی زمانہ سے خدا تعالیٰ کا عہد کیا

سک

مِنْ ذَلِكَ الْعَهْدِ أَنْ لَا أُؤَلِّفَ كِتَابًا مَبْسُوطًا مِنْ بَعْدِ الْوَاذِكْرِ فِيهِ ذِكْرُ احْسَانَاتِ
 كَمَنْ كَوَى مَبْسُوطَ كِتَابٍ بَغِيرِ اسْكَ تَالِيفِ نَهْنِ كَرْدِ كَا جَوَاسِمِ احْسَانَاتِ قِصْرِهِ هِنْدِ كَا ذَكْرِ نَهْرِ اَوْرِ نِيزِ اسْكَ اِنْ
 قِصْرَةُ الْهِنْدِ وَذِكْرُ مَنَازِلِ الْوَحْبِ شُكْرُهَا عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ وَمَعْدَلُكَ كَانَ فِي تَحَارُّ
 تَامِ احْسَانِ كَا ذَكْرُ مَوْجِنِ كَا شُكْرُ مُسْلِمَانُونَ بِرِ دَاجِبِ هُوِ اَوْرِ بَادِ جُودِ اسْكَ مِيرِ دِلِ مِیْنِ یِهْ یِهْ تَهَا كِهْ مِیْنِ
 اَنْ اَدْعُوا الْقِصْرَةَ لِلْمَكْرَمَةِ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاهْدِيَهَا اِلَى الرَّبِّ الَّذِي هُوَ خَالِقُ
 قِصْرِهِ مَكْرَمَةٍ كُو دَعْوَتِ اِسْلَامِ كَرْدُنِ اَوْرِ اسْ رَتِّ كِیَطْرِفِ اَشْكُورِ مَنَازِلِ كَرْدُنِ جُودِ رَحْمَتِ مَخْلُوقَاتِ كَا رِیَسِ كِهْ كِیُونَكِهْ
 اَلَا نَامُ فَادِنَهَا احْسَنْتُ الْيَنَاءُ اِلَى اَبَاءِ نَا وَمَا كَانَ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا اَنْ نَدْعُو لَهَا فِي
 اُسْ كَا احْسَانِ هَمِ پَرِ اَوْرِ جَارِ سَ بَپِ دَاوُنِ پَرِ هَمِ اَوْرِ احْسَانِ كَا عَوْضِ بَیْجِ اسْكَ اَوْرِ كَچِ نَهْنِ كِهْ هَمِ اُسْ كِی
 الدُّنْيَا دَعَاءُ الْخَيْرِ وَالْاِقْبَالِ وَفَوْزِ الْمَلَامِ وَنَسْتُلِ اللّٰهَ لِعَقْبَاهَا اَنْ تَرْزُقَ نَوْحِيدِ
 دُنْيَا كِی خَیْرِ اَوْرِ اِقْبَالِ كِهْ لُئِ دَعَا كَرِیْنِ اَوْرِ اسْ كِی عَقْبِ كِهْ لُئِ خُدَا تَعَالٰی سَوِیْہِ مَانِجِنِ كِهْ اِسْلَامِی تَوْحِیْدِ
 الْاِسْلَامِ وَتَنْتَجِمُ سَبِيلِ الْحَقِّ وَتَوْمِنُ بِعِظْمَةِ الْمَلِكِ الْاَعْلَامِ وَتَعْرِفُ الرَّبَّ الَّذِي اَحَدٌ صَدْرُ الْوَلَدِ مَا
 كِی مَا اُسْ كِهْ نَسِیْبِ كَرِ اَوْرِ حَقِّ كِی رَا هُونِ پَرِ چَلِ اَوْرِ اُسْ بَادِشَاہِ كِی بَزَرْگِ كِی قَاثِلِ هُوِ جَوِیْبِ كِی بَاتِنِ جَانَاہِرِ اَوْرِ اُسْ كِی پُچَاہِ
 وَلَدٌ وَتَعْطَى نِعْمًا اَبَدًا لِّلْاَبْدِیْنِ

جَوَاكِلِ اَوْرِ تَمَامِ مَخْلُوقِ كَا مَجْمُوعِ اَوْرِ مَوْلُودِ اَوْرِ نِ وَالِدِ هُوِ اَوْرِ اسْ كُو اَبَدِی نَعْمَتِیْنِ مِیْنِ۔

فَالْقِتُّ كِتَابًا وَحَرَّرَتْ فِي كُلِّ كِتَابٍ اَنْ الدَّوْلَةَ الْبَرِيطَانِيَّةَ مُحْسِنَةً اِلَى
 سَوِیْزِ كِی كِتَابِیْنِ تَالِیْفِ كِیْنِ اَوْرِ ہرِ كِی كِتَابِ مِیْنِ مِیْزِ كَلِہَا كِهْ دَوْلَتِ بَرِطَانِیَّةِ مُسْلِمَانُونَ كِی مُخْنِ هُوِ اَوْرِ مُسْلِمَانُونَ كِی اَوْرِ
 الْهِنْدِ وَتَنْتَجِمُ اَذْرَارِی الْمُسْلِمِينَ۔ فَلَا يَجُوزُ لِاحَدٍ مِنْهُمْ اَنْ يَخْرِجَ عَلَيْهَا وَلِيْطُوكَا لَتَبَا
 كِی ذَرِیْعَةِ مَعَاشِ هُوِ پَسِ كِی كُو اَمْنِیْنِ سَ جَانِزِ نَهْنِ جَوَاسِ پَرِ خُرُوجِ كَرِ سَ اَوْرِ بَاغِیُونَ كِی طُسُوحِ اُسْپَرِ حَمَلِ اَوْرِ هُوِ
 الْعَاصِيْنَ۔ بَلْ وَجِبَ عَلَیْهِمْ شُكْرُ هَذِهِ الدَّوْلَةِ وَاطَاعَتُهَا فِي الْمَعْرُوفِ فَانْهَاهُ تَحْتِ دِمَاثِمِ
 بَلْكَ اُنْ پَرِ اُسْ كُو رِنِٹِ كَا شُكْرُ وَاجِبِ هُوِ اَوْرِ اسْ كِی اطَاعَتِ ضَرُورِیْ هُوِ كِیُونَكِهْ یِهْ كُو رِنِٹِ مُسْلِمَانُونَ كِهْ خُونُونَ اَوْرِ
 وَاَمْوَالِهِمْ وَتَحْفَظُهُمْ مِنْ سَطْوَةِ كُلِّ ظَالِمٍ وَقَدْ نَجَّيْتُمْ مِنْ اَنْوَاعِ الْكُرْدِ وَبَارِ عَجَافِ الْقُلُوبِ
 اَلْوَنِ كِی حَامِتِ كَرْتِیْ هُوِ اَوْرِ ہرِ كِی ظَالِمِ كِهْ حَمَلِ سَ اُنْ كُو بَچَا تِیْ اَوْرِ دَرِ حَقِیْقَتِ هَمِیْنِ اُسِیْ نَے بَقِیَارِ یُونِ اَوْرِ دِلِ كِهْ لَزِزِ دُنْ
 فَانْ لَمْ نَشْكُرْ فَكُنَا ظَالِمِينَ۔ فَالشُّكْرُ وَاجِبٌ عَلَیْنا دِیْنًا وَدِیْنًا وَمِنْ لَاشْكُرِ النَّاسِ
 بَچَا۔ وَاَكْرَ شُكْرُ كَرِیْنِ تُو ظَالِمِ بَلِہْرِیْنِ شُكْرِ۔ پَسِ شُكْرِ ہَمِ اَزِ دُوسَرِ دِیْنِ دِیْنِ اَشْكُرِ وَاجِبِ۔ اَوْرِ جُودِ نَعْمَتِ اَدَمِیُونِ كَا شُكْرُ مَنَازِلِ كَرِیْنِ

ما شکر الله والله بحب المقسطين - وانا لن ننسى اياما وازمنة مضت علينا قبلها
 اسو خدا کا یہی شکر ہمیں کیا اور خدا انہیں کو دوست رکھتا ہو جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم اُن نون اور اُن زمانوں کو بھول نہیں
 ووالله ما كان لنا امن فيها الى دقيقتين فضلا عن يوم او يومين وكذا نمس ونعج متخوفين

گئے جو اس گورنٹ سے پہلے ہم پر گذری اور جب ہمیں اُن وقتوں میں دوست بھی امن نہیں تھا چہ جائیکہ اکیڈن یا دو دن ہو اور ہم درختوں پر ڈر کر شام کو اور صبح کو
 فاشعت تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين في كل ديار في

میں جو اس مضمون کی کتابوں میں کیے ہیں اور سام ملکوں اور سام لوگوں میں انکو شہرت دی ہو اور ان کتابوں کو

اناس اجمعين - وارسلتها الى ديار بعيدة من العرب والعجم وغيرها لعل الطبائع الزالغية

یہ غور دور دور کی دلائل میں یہ ہے جن میں سے عرب اور عجم اور ہر ملک میں تاکہ کچھ طبیعتیں ان نصیحتوں سے

تكون مستقيمة بمواعظها ولعلها تكون صالحة لشكر الدولة وامثالها وتقل غوائل

براہ راست آجائیں اور تاکہ وہ طبیعتیں اس گورنٹ کا شکر کرنے اور اسکی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور

المفسدين - ولعلم يعلمون ان هذه الدولة تحسنة اليهم فيجبونها طالعين - هذا

مفسدون کی بلاتیں کم ہو جائیں اور تاکہ وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنٹ انکی محنت پر اور محبت پر اسکی اطاعت کریں - یہ میرا کام

على هذه خدمتي والله يعلم نيتي وهو خير الخاسرين - وما فعلت لك خوفا من هذه

اور میری خدمت سے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے - وہ سب بہتر محاسبہ نبوالست اور میری یہ کام گورنٹ پر کر رہا ہے اور تاکہ

الدولة او طعنا في انعامها واكرامها ان فعلت الا الله وامثالها لا امر خاتم النبيين - فان

اسی نہاں ہوا امیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض خدا درستی سے اسے علیہ السلام کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے

نائبنا وولينا ومولا نا حبيب الله وخليفه محمد المصطفى صلعم قد امننا ان نشق على

نبی اور ہم سب کے سرور اور رہبر اور لائے جو خدا کا پیارا اور اس کا دوست محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف

المنع بيننا وانه كما يشهد بان - في هذا الخلق شكرها ولصرتها ما استطعت وبثت بمنزلة

کہ یہ ہمیں خبر دے کہ وہ من گھڑی ہرگز نہیں ہو سکتی یہی سچ ہے اس گورنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک بن پڑا اسکی ہر کی

وانه قد اتى كل بلد من بلدكم المعان الى بلاد العرب والروم وخشت الناس على طاعتها

ایمان لائے گئے اور تاکہ ہر ملک سے جو عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگوں کو اُٹھا کہ تاکہ انکی فرمانبرداری کریں

فمن كان في شك فليخرج الى كتابي ابراهيم - وان لم يكن في شك فليخرج الى كتابي التبايع

اور جسکو شک ہو وہ میری کتاب سر ابراہیم کی طرف دھو کر اور اگر وہ اسکو شک کے دور کو نہیں ہے ہمارے

وان لم يطعن فليقر كتابي الحماة وان بقي معذالك شك فليفكر في كتابي الشهادة
 اور اگر اس سے ہی مطمئن نہ ہو تو پھر میری کتاب حاتمہ البشری کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک ہے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں
 ولس حرام علیہ ان ينظر في هذه الرسالة ايضا ليتضح عليه كيف علنت بصوت عال في
 غور کیسے اور پھر حرام نہیں ہے جو اس سالہ کو یہی دیکھو تاکہ آپ کو کس طرح کیوں کر بلند آواز سے کہیا ہو کہ اس گورنمنٹ سے
 منع الجہاد والخروج علی هذه الدولة وتخطية المجاهدين -

جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔

فلو كنت عدو لهذه الدولة لفعلت فعلا خلاف ذلك وما ارسلت
 پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسا کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہو تو اور کیا میں
 هذه الكتب هذه الاشتهارات الى ديار العرب بلاد اسلامية وما قدمت قد يه
 اور یہ اشتہار عرب اور بلاد اسلام کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کیلئے آگے قدم
 لهذه النصائح فانظروا يا اولي الابصار لم فعلت هذه الافعال ولما ارسلت هذه الكتب التي
 نہ اُٹھاتا۔ پس اسے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جنہیں جہاد کی سخت
 فيها منع شديد من الجهاد لهذه الدولة في ديار العرب في غيرها من البلاد كنت ارجو

حماست لکھی ہو ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے
 انعاما من سكان تلك البلاد او كنت اعلم انهم يرضون بعني بسلع تلك الكلمات ويؤبدون
 ان لہ گون کے انعام کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان اتون سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی
 في الاخوة والاتحاد فان لم يكن لي غرض من هذه الاغراض بل كانت النتيجة البديهة من خط القوم

ویراں ہی میں ترقی کرینگے سا اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض نہیں ہے بلکہ کہنا کہ نتیجہ قوم کی ناراضگی نہیں اور ان کی
 و خیر چچی و طہنہم بالاسنة الحداد فبعد اى شیء حملت على ذلك كنت لنفسى فائدة اخرى
 یہ باتیں کہہ رہے ہیں تھے سوائے یہ کہ غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے ان کتابوں کی

ان تلك الكتب الى ديار ليست اخلة تحت الحكومة البريطانية بل هي ملك الاسلام
 میں صرف یہ سمجھتا ہوں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے
 بلہم خیار ان دونوں میں سے کسی کو بھیجنا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اقتراض کرے تو اس سے فائدہ کیا

خیال بھی اور تھے کچھ فائدہ تھا اور اگر کوئی فائدہ ہوتا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اقتراض کرے تو اس سے فائدہ کیا

من كان من المتأبين والمعترضين على ان كان من الصادقين حاشا ما كانت فائدة من
اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا

غير اظہار الحق بل انی سمعت ان اقوالی هذه قد احتفظت بعض العلماء وكفرونی كاجملاء

بلکہ میں نے سنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب بنیں اور چاہتے

فما بالیتهم بعد تفہم الحق وانکشاف طریق الہدایة عن شریک ان هذا هو الحق فینتموا ولوکا

بجھو کا فرطہ آیا سو میں حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت کا راستہ کہلنے کے چھوٹنے کی وجہ سے پروانہ کی اور میں دیکھا کہ یہی حق ہی سو میں بیان

قوی کارہین۔ فاذا ثبت خلوصی الی هذا المقدار وبرہنت علیہ بقدر کاف

کر دیا اگرچہ میری قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص گورنمنٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میں اس قدر دلائل سے اس کو ثابت کر دیا

لاولی الابصار فمن یظن ظن السوء فی امری بعد الا الذي خبث عرقه كالنجار

جو دہشتزدوں کے لئے کافی ہیں پس جو شخص اس کو بد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی

وتدرب بالشر والذیع والابروسیر الامتار وترک سیر الصالحین۔

عادت میں پیشتر ہی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو دہشت یافتہ یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما كان تلایف فی العربیة الامثل هذه الاغراض العظيمة ولم یجل

اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب

تنتاب العربین کتبے حتریت فیم اثار التاثر وجرأ فی بعض منهم وراسلنے بعض

کے لوگوں کو برابر پے درپے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں انہیں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس

ولبعضهم هجتوا وبعضهم صلحوا ووافقوا کالمسائرشدین۔

آئے اور بعضوں نے خط کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔

وانی صرفت زمانا طویلا فی هذه الامدادات حتی مضت علی احدی

اور میں ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس انہیں اتنا عتوں میں

عشر سنات فی شغل الاشاعات وماكنت من القاصرين فلی ان ادعی التفرغ فی

گزر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان

هذه الخدمات ولی ان اقول انی وحید فی هذه التاثيرات ولی ان اقول انی

خدمات میں بیٹھا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تاثیرات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں

حرز لها وحسن حافظ من الافات وبشرني ربي وقال ما كان الله ليعذبهم

اس گورنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک سپاہ کے ہوں جو آفتوں کو بچاوی اور خدا کے مجاہد شہادت دی اور کہا کہ
 فيهم فليس للدين ولته نظيري وميثلي في نصري وعوني وستعلم الدولة ان كانت
 کہ خدا ایسا نہیں کہ انکو دکھ پہنچاوی اور تو انہیں ہو پس اس گورنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر
 من المتوسمين -

اور مٹیل نہیں اور عنقریب یہ گورنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہو۔

واما الذين دخلوا في الملة النصرانية تاركين دين الاسلام وباعدين

مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم انکو ایسے
 عن ظل خيرا لانام فما نجدهم قائمين لخدمة الدولة والمخلصين لهذا المضر بل نجد

ہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ مہذب
 مداهنين منافقين - وما دخلوا اكثرهم في دينهم الا يستنبطوا الوجع الجوع وليضعوا

اور لفاق سے دنگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی درد گرگی کا علاج
 كاس الولوج فسيبتشرون ذات بكرة اذا رقت انهم اخرجوا من روض الرتوع ويعجبون

کریں اور اپنے حرص کے پایوں کو لبالب بہر دین سو کسی صبح یہ لوگ تشر تشر ہو جائیں گے جبکہ دیکھیں گے کہ چراگاہ
 الناس من وشاكل الرجوع ونحن نراهم مذاعوم مناجين للاخفار كلشام ولا نجد فيهم

سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پہننے سے تنجب میں ڈالیں گے اور ہم تو انکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں
 شيئا من الاوصاف لا عشق الضعف والصفاف والفا الحيفة كالغذاف وما نجد

کہ وہ اپنا نہ ہی قول و اقرار توڑنے کو تیار ہیں اور ہم انہیں بجز اسکے کوئی ثوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب و رخوش ہزہ کہاں ہو یا
 الامتزين - وسيعلم الدولة البريطانية كم منهم من المخلصين الصادقين حوالتهنا

میں بہر ہوئے ہوں عاشق ہیں اور دنیا کے مردانہ امور سے دور ہیں جیسو تو اور ہم انکو جانتے ہیں کہ دنیاوی نعمتوں کو بھرا کر دیا، اور غریب
 نشاهد بعيننا ان اكثرهم قد خرجوا من الاسلام ودخلوا في المضاري من التكليف

انگریزی جان لیگو کہ کتنے انہیں مخلص صاف ہیں۔ اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر انہیں جو محض تکلیف نفسانہ
 النفسانية واثقال الدين ولصل الاجوفين وكان المسلمون مطلقين على عرشهم

اور قرض کے بوجہ اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل

فما بالوهم لاطلاعهم على سبب مفترق فتوجهت هذه الطائفة الى قسيسين بمالوهم
 ہوئے اور سلمان لوگ انکی مرض کی غارش اور انکی شرارتوں سے مطلع ہوئیں انہوں نے کچھ پروانہ کی سوید لوگ باور یوں کیطرت سے
 اقبالہم وزینۃ دنیاہم وکثرت مالہم معد وجمع غافلین من مقاصدہم بحکمۃ وحبوبیا ربعة النور
 ہوئی کیونکہ انہوں نے انکے اقبال کی بہت نیکی اور انکی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور انہیں انکو انکی اصلی مقاصد غافل
 فتائلوا علیہا خادعین۔ وما کان لمسلمے دیار نا ان یربوا تلك الکسالی ویکفونہ
 ایسا کہ جیسے حق پرچہ انہوں نے گراؤ انکو ایک بیوقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو وہ انکی طرف دھوکا دینے کی نیت سے جبکہ پڑی اور ایک کو
 ما کلہم ومشاربہم ولبوسہم ویتزکوہم معذورین مسترحین کالحیالی ویحولوا فقرا
 مسلمان پرست اور کامل لوگوں کی پرست نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ انکو کہانے پیو اور پیو کے مصاف اپنی ذمہ داریوں اور
 علی انفسہم ویتزکوہم لیا کلو او یتعوا فارغین۔ فان المسلمین قوم ضعیفاء معسرین۔
 حصار و دور تو کھیلے معذور سمجھ کر آرام کرنے دین اور تمام خرچ انکو اپنی ذمہ داریوں اور ان کو صرف کہانے پیو کیلئے فارغ چھوڑ دین کیونکہ
 ولا یفضل عنہم ما یصرفون الی غیرہم فمن این کیف یفموزع البطالین۔ فلما رآوا ان
 ایک قانون اہل مذہب قوم ہے اور انکو مالوں میں امتداد دینے میں حق جو کسی سو کو دین پر کہاں سے اور کیونکہ انکو لوگوں کے برتن ہرگز نہیں
 اهل الاسلام لا یحلون الثقالہم ولا یبالون اقلالہم ترجوا الی قسيسین مصطادین۔
 نے جب دیکھا کہ سلمان ان کے بوجھوں کو اٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پردہ انہیں رکھتے تو شکار ڈھونڈتے ہوئے باور یوں کیطرت سے
 فاجتمعوا فی الکناش من ذل الذب والحوی المذیب طمعانی اموالہم و
 سو گرجاؤں میں ہو کہہ کیونکہ جو کھاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ انکو مالوں
 طوعا للاقبالہم واخذوا یسترونہم باخلاط الکلام فی شان خیر الانام ویطردونہ
 کی طرح اور انکے اقبال پر نظر دوڑانے ظہور میں آیا اور پھر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت اور نئی نئی دہشت
 التوہیدان واختراع الاعتراضات لیردہم انہم متفرقین من الاسلام وفی التصر متشد
 کیلئے ہستال کے باوریوں کو خوش کرتے اور نئے نئے قسم کی باتیں اور اعتراض اور اعتراض کو لئے بناتے تاکہ انکو کھلا دین
 ولیصل لہم قرینہم بوسیلتہا ولیقضوا وطارہم بتوسطہا ویكونوا فی اعینہم صائین
 اسلام سے متفرق اور عیسائی مذہب میں جکے ہیں اور تاکہ ان بے ادبی کی باتوں سے انکی غاص صاحب بنائیں اور انکی توسط سے اپنی جانب
 متصائلین وكذلك صابت سہامہم وحصل مرہم فتری کیف اصطاوا اکابرہم
 پوری کریں اور انکی آنکھوں میں پرہیزگار اور صلح دکھائی دین اس طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگو اور انکی مرادیں برائیں پس تو دیکھا ہی کہ کیونکہ

پوری کریں اور انکی آنکھوں میں پرہیزگار اور صلح دکھائی دین اس طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگو اور انکی مرادیں برائیں پس تو دیکھا ہی کہ کیونکہ

وَقَبُولِ أَمْوَالِهِمْ وَخَتْلُو أَيْمَانَهُمْ فَأَحْبُوهُمْ وَأَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ كَمَا نَهَى فُجُورُ الْمُتَّقِينَ۔ وَفَرْضُ الْمَالِ
اور کیونکر ان کے جاہلون کو دھوکے دے کر سودہ ان سے پیار کرنے لگو اور اپنا احسان کو گویا یہ ایک پرہیزگار و مکی فوج ہے اور ان کو سنے
فِي صَدَقَاتِهِمْ حَصْنَةً وَجَعَلُوا أَلَمَهُمْ وَظَالْفِئَاءِ خِزْلًا كُلِّ أَحَدٍ مِنْهَا وَيَا كَلْبًا بَطَالًا ضَجْعَةً تَوَاقُوتِ
اپنے خیراتی مالوں میں حصہ بٹھا دے اور وظیفہ مقرر کر دے پس ہر ایک کر شان ان میں سے بیکار ہے اور محض کھلیے سوتے اس
وَتَرَى هُمْ كَيْفَ يَتَخَفَتُونَ بِالْأَلَمِ لَدَى كِتَابَتِهِ لِلْمَلَأِ مِنَ الْأَسَاوِ رِيهَاتُونَ هَزْةَ الْمَوْتِ
کو کہتا ہے اور تو دیکھتا ہے کہ کیونکر مرتد ہو چکی حالتیں دیکھتے ہیں جیسے قیدی قید چھوڑ کر نکلتا ہوا چلتا ہے اور ایسی خوشی کر رہے ہیں جیسے
بَعْدَ الْإِحْسَارِ وَيَتَلَفُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ مُتَنَعِينَ۔ فَلَيْتَ شَعْرِي لَوْ بُنِيتُ مِنْ هَذِهِ
وہ شخص غم میں ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکھتا ہے اور لوگوں کا مال عیاشی میں اڑا رہے ہیں۔ کاش اس مال سے جو ناپاک لوگوں کی عیاشی کے لئے
الْأَمْوَالُ الَّتِي تَسْكِبُ كَالْمَاءِ فِي تَنَعَاتِ الْمُسْهَاءِ جَسْرًا لِلْعَابِرِينَ أَوْ خَانًا لِلْمَسَاكِينِ
پانی کی طرح بہا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور کرنے والوں کے لئے بنایا جاتا یا مسافروں کے لئے کوئی سڑک یا
كَانَ خَيْرًا وَأَوَّلُ الْفَعْلِ لِلنَّاسِ مَزَانٌ يُبْدِلُ عَلَى هَذِهِ الطَّائِفَةِ مَظَاهِرَ الْخَنَاسِ الَّتِي
کیجاتی ہے تو بہت ہی مناسب اور بہتر اور خلقِ اللہ کے نفع کا موجب تھا نسبت اسکو کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال
أَلْفَتْ نَفَاسَ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الْخَفْمِ وَالْقَضْمِ وَمَا مَسَّهُمْ فِكْرُ الدُّنْيَا وَلَا فِكْرُ الْآخِرَةِ
نہج ہوتا ایسا طائفہ جس نے کھانے پینے میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مالوں کو ناحق کھو دیا اور انکو دنیا اور آخرت کا فکر
وَمَا أَخْرَجَهُمْ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا سَبَابُ مَعْدُودَةٍ وَكِبْرُهَُا كَثْرَةُ الْحَقِّ وَقِلَّةُ التَّدَبُّرِ ثُمَّ مَعْدُودَةُ
چھوٹی نہیں گئی اور ان کے دین اسلام سے مرتد ہونیکا باعث کثرتِ حق اور قلتِ تدبیر ہے اور پھر بار وجود اس کے
سَبَابُ تَدَادُلِ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ اضْطِرَامُّ الْأَحْشَاءِ وَالْإِضْطِرَامُّ إِلَى الْعِشَاءِ وَشَحْمُ مَطَابِ الطَّعَامِ
انہیں اکثر مرتد ہونیکا سبب بھوک کی آگ کا بیڑک اٹھنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے ہتھیار ہونا اور بھوک سے کھانوں کے
وَحُوصُ كَاسِ الْمَدَامِ وَالرَّغْبَةُ فِي الْغَيْدِ وَالتَّوَقُّعُ إِلَى الْأَعَارِيدِ وَالْمِيلُ إِلَى مَعَادَاتِ الْغَادَاتِ
لپٹ اور شراب کی حرص اور لذت اندام عورتوں کی رغبت اور سرور کے شوق اور لطیف بدن عورتوں کو دیکھنے کیلئے سب کو جانا اور کھانا
وَمَقَانَاتُ الْقِيَمَاتِ وَغَيْرَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْهَنَاتِ فَسَقَطُوا لِأَجْلِ ذَلِكَ عَلَى الدُّنْيَا بِالْقَلْبِ
والی عورتوں سے میل ملاپ رکھنا اور ایسا ہی اور جیسی خصلتیں ہیں اسی سبب لپٹ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ دنیا پر گرے جیسے
الْتَّمِيعُ كَالِدَبَابِ عَلَى الْخَطَا وَالْقِيَمُ وَكَافَا مِنَ الْعَقْبِ غَافِلِينَ۔ مَلَبَقَةُ لَمْ شُغِلْ مِنْ غَيْرِ
کھتی چپ اور ریختہ پر گرتی ہے اور غافل سے غافل رہے اور انکو بھوک کے اور کوئی شغل نہیں رہا کہ شراب پینے

الصهبا واسبال ثياب الخلاء واكل الخبز السميد وبلاد قمر البطون بكاس المهد
اور ناز سحرے کے ساتھ لکھے ہوئے کپڑے پہنیں اور پیو کر روٹی کھاویں اور پیٹ کی مثلک کو شراب کے پیالوں کے
وتوہین المقدسین۔ اری المدام سکتم والغبوق خدینم والبطن دینیم ونسوا
ساتھ پہن لو پاک لوگوں کی توہین کرتے ہیں دیکھتا ہوں کہ دست آرام وہ اٹکا خمر ہے اور وہی شراب الخادلی اور خدیو
عظمتا لله محترین۔

یا رہو لو پیٹ کھاویں ہو اور آٹھون کے خدا تعالیٰ کی غلطیوں کو دیکھ رہی ہو پہلا دیا ہے۔

لا تخاصی لسنتم من الزور والجل ولین ولا یقون ذرن الکذب والشین
انہی زبانیں جھوٹ اور درجالت اور دروغ گوئی کے میل سے بچنا چاہتے ہیں۔

هذه اعمالهم ثم یستون المعصومین۔ نسوا الاخرة وفرغوا من ههنا ما غرهم
یہ لکھے عمل ہیں پہر معصوموں کو گالیان بکاتے ہیں آخرت کو پہلا دیا اور کفارہ کے دھوکے سے سعاد کی کھڑکی فرغ

الکفارة وغلبت علیهم النفس الامارة یا کلون ما یشتاؤون ویقولون یریدون لا یرفون
ہو بیٹھے اور نفس آمارہ انہر غالب آگیا جو چاہتے ہیں کہتے ہیں اور جودل میں آنا ہر بل اٹھتے ہیں انصاف کی

اوصاف الانصاف ویرتضعون اخلاف الخلاف وما حملهم علی ذلك الا النفس التي
سفون سے ناشناسا اور مخالفت کی چہاتیان کا دورہ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے انکو آمادہ نہیں

کانت خلیع الرمن مدید الوسن فما لواعن الخی الی الباطل وترکوا اصحاب الیمین
کیا بجز ان کے نفس کے جو کھلی رہی والا اور درواز خواب والاسہ سورہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھٹک گئے اور نہ تو باطل کی طرف

لایلتہام اکابرهم عن المنکرات ولم یمنعوا من نقل الخطوات الی الخطط الخطیبات
چھوڑ دیا لکھے اکابر کیوں انکو بڑی باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں انکو گناہ کی طرف قدم اٹھانے سے منع نہیں فرماتے اور کیوں انکو

ولم یرکونهم فارغین۔ فعندی من الواجبات ان تکتب علیهم خدمات تناسب قوم
فارغ ہونا کہلے سویرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات پیر مقرر کیا ہیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے انکے

کل احد وحرفته کل احد فلیعط للنهار فاسا وللطارق النقاش منبج اعرافا سا وللحج
مناسب ہوں پس چاہئے کہ ہمارے تو تیس دنے دیا جائے اور دھن کے لکھنے کے مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو

مشرطاً موسیٰ وللعصار معصرة عظمیٰ کی یشتغل کل احد منهم بما هو اهلہ ومیتنع
نشر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کو پیر و جد تاکہ ہر ایک شخص ان میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے کہ وہ ان

من كل فضول ولغو وتأثم ولكي يستخرج الخلق من شرهم وعباد الله من اذاهم في ذلك
اور نہ کہ اس انتظام سے ہر ایک نین سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تاکہ خلق اسرار خدا تعالیٰ کے بندوں کو
نفع عظیم لاکر ہم المغبونین۔

انکی شرارت اور ایذا کو حاصل ہوا اور اس انتظام میں انکے اکابر کو جزیان رسدہ میں بہت ہی نفع ہے۔

واما هذا الرجل الذي صال علي فما صال الحاجة الجائنة

اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حکم کیا سو اس نے میرے منظر اکر کیج سے حکم کیا ہے جو اسکو پیش آئے

الى ذلك وهو انه عجز عن جواب سوالات قد وردناها عليه وعلى رفقائه في مباحثه

اور وہ یہ کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو مجھے ایک مباحثہ میں جو انہیں اور ہم میں تھا

كانت بيننا وبينهم وتبين انهم على الباطل في ضلال مبين فقدم غاية التندم

آپس اور اس کے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس شیخ منہایت ہی شرمندہ ہوا اور

واضطر لمذبح واعتاص الامر عليه فماری طريقاً يرضى به قومه الا طريق البهتان

ایسا ہتھیار ہوا جیسا کہ کئی فوج کیا جاتا ہے اور سپر کام شکل ہو گیا پس اسکو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر

فاختار ليسر عوار به تلك المفتریات فاشرب في قلبه ان يستمد بوشياء من اهل الحکو

ایک بھتان کا طریق کہلاتا تھا سو اسکو اپنے اختیار کر لیا تا وہ ان مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اسکو دل میں یہ خیال سر گیا کہ اگر مگر یہی

والولاية ويريش بكمات الشر نبل السعانة لعلهم يصلبوني او يقتلونني ويعلموا مرقوم

کے حکام اور اہل حکومت سے بددلیہ اپنی جھوٹی خبری کے اس کام میں مدد دیوے اور اپنی سخن چینی کے تیرے شرارت کی باتوں کو

منتصرين۔ فمنشاء مخبرية هذا الخطلات المنسوجات لا غيرها وما اختار هذا

پکا دوتا کہ حکام مجھ کو پھانسی دیدیں قتل کر دیں اور اس طرح کیشان لوگ غالب جائیں۔ سو اس نے وجہ کی تحریر کا بدلہ منصوبے میں کوئی اور سبب نہیں

الا لعدم علمه بحكم الدولة علينا وحقوق مخزونة لديها ولدنيا وقد تقادينا بامور

اس کو محض اس سبب اختیار کیا ہو کہ اسکو معلوم نہیں کہ اس گورنٹ کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسی ہاتھی حق انکے پاس اور ہمارے پاس میں ہوتی

تزييد الوفاق وتخرج من القلوب النفاق فليس على سماءنا الغمام ليعزوه الى ظلام النجا

ایسے امور کہ اسکو بطور بددلیہ ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور اتفاق کو دور کرتے ہیں سو ماری آسمان پر کوئی بادل نہیں آئی تھی جس سے

وليس في كنانتنا مرماة واحدة لغاف المناضلين۔ وما رى هذا المتجنى الغبي ازال

انہ میری کیلئے مرمی کر دیا کہ اس میں صرف ایک ہی تیر نہیں ہے ہم مخالف تیر لماندن کے درمیں۔ اور اس خطا جو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی

البرطانية فهي متدبرية تعرف كل كذا وما تخمها وتقدم كل افتراء واهله ولا تتبع رأي
 ليك فهم اور رنٹ گورنمنٹ ہی ایسی کہ ہر ایک کلمہ کو اور جو کچھ اسکو نیچے ہی پہچان لیتی ہے اور ہر ایک افتراء اور کلمے اہل کو سمجھ جاتی ہے
 کل قتات ضنین۔ فما كان لاحد ان يدلي بغرور هذه الدولة او يغدر بها فانها تعرف
 اور ہر ایک نکتہ چین بغیر کی رائے کے بھی نہیں لگ جاتی پس کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دہوکہ اور فریب نہیں دیکھتا کیونکہ وہ
 الخائن القتات والذلل الكاذب المفتل ولا تشتعل كالمخدوعين۔ بل تهجم عقابها على
 خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور اس کو جو دخل بیجا دین والا چہوٹا اور چوٹی مخبری کرنیوالا ہونے پر پچانتی ہے اور دہوکہ کھا کھا یا لوں کی طرح نہیں دیکھتی
 المفترين۔ وتخلق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا يتركن سائر الظالمين۔
 عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور انکی نظر عقاب انکی طرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر حملہ کرنے میں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتی
 فأنجته الله من هذا الرجل وتنفذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل مله فهو
 پس وہ محبت جو اس شخص کی بخشش الفاء مخبری سے حکومتی کرتی اور اسکی مطلوبی فریب سے بھگوت پاتی ہے اور اسکو اپنی مقصود کامیابی
 ما ذكرنا انفا والله يعلم انا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ الذرة
 ہے سو ہی دلیل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان حجب الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس کے مستحق ہیں جو سرانجام مخبری
 علينا من اعظم العظيأت وتجزية جزاء اخيرا بمنزايها وتعيننا عند الضرورات وتحسبنا
 اپنے کامل انعام سے بکوت متفق فرادے اور ہمارے نیک کام کی جزا دے کر دے اور ضرورتوں کی قوت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنی احسان کرنے والوں
 من المحسنين۔ هذا هو الامر الذي ليس فيه تفاوت متقال ذرة ويعلمه العالمون ولكن
 میں سے خیال کرے یہ وہ بات ہے جس میں ایک ذرہ کے برابر فرق نہیں اور جاننے والے اس کو جانتے ہیں مگر ہماری پاس
 ليس عندنا علاج الواشي الوقيح والزعم المضيق وقد قلنا كلما هو مدخرة الكاذبين۔
 ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا اور سفلہ اور عیب ڈھونڈنے والا جو ہم سے باتیں کہہ چکی ہیں جن میں ان چوٹوں کا رد ہے۔
 واما ثناء هذا الرجل على الشين البطالوي اعنه صاحب جريدة الاشاعة
 اور جو اس شخص نے شیخ بطالوی کی تعریف کہی ہے میں نے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعة نے
 محمد حسين وقوله انه نعم الرجل ويستحق التحسين۔ فما نفهم من هذا الامر ونتعجب غاية التعجب
 کی اور کہہ سکتے ہیں اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بہید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت متعجب ہیں کہ کس
 كيف اثني عليه الرجل الذي يسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يرضى عن مؤمن الذي يسب رسول الله
 طرح محمد حسین کی ایسی شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کالیان دیتا ہے اور کسی ایسے مؤمن کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا ہے

ویشتم نبینا و سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم بکلمات ترتجف منها قلوب المسلمین۔ و ما ننکر
 اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلموں کے ساتھ گالیوں کا لٹا رہا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں
 هذا الثناء لعل البطالوی یكون عند المنتصرین هكذا ولعله نطق بكلمة سرية حدث
 اور ہم تعریف و انکار نہیں کرتے شائد شیخ بٹالوی کرشناؤن کی نظریں ایسا ہی ہو اور شائد وہ کوئی ایسا کلمہ بول اڑتا ہے جو دشمنان
 رسول اللہ و لکننا مانزی ان شکم فی هذا ولا نطول الکلام فیہ وکل احد یؤخذ بقوله
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن مناسب نہیں دیکھتے جو اس باری میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے
 والله یری عبادة الصالحین والطالحین۔

اور ہر ایک اپنے قول سے پکڑا جائیگا اور خدا تعالیٰ نیک نکل اور بد بختوں کو دیکھ رہا ہے۔

واما قول هذا الوائش وزعه کانی ارید ملکوتی الارض او امارۃ

اور اس نکتہ میں کایہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں ہر

فی القوم فان یی الافتراء مبین۔ ونشهد کل من یسمع اننا لسننا طالبا لملکوت الارض

جن کی بھی خواہش ہو سو یہ باتیں کہلا کر بلا افتراء ہے۔ اور ہم ہر ایک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی بادشاہت کے طالب ہیں

ولا نریلما رة هذه الدنیا وزینتها الفانیة ان نزیل الاملکوت السماء التي لا تنقض ولا تقض

اور ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس ارفانی کی زینت کو خواہشمند ہیں ہم صرف آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں

ولا تنقض بالموت ولا نطلب قهر الناس بالحکومة والسیاسة والقضاء بل نطلب عنیمة

اور نہ کہیں وہ نوال پذیر ہے اور نہ مرے دور پہنچتی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمان روائی کے ساتھ لوگوں کو منسوب

قاهرة الاهواء فی الرضا المولی الذی هو حکم الحاکمین۔ و لیس صولنا اشاعة الفساد

کریں بلکہ ہم اپنی عزم کے طالب ہیں جو رضا مولی حکم الحاکمین کیلئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد

والطلاح والتباریل ندعو الی الصلح والصلح وطریق الابرار و نزیل ان یتوب الخلق

اور بخیر اور طاقت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور بخیر کا رستہ کی طرف بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ

الاخیار واعظم مدعانا ان یطلب الناس حقیقة الایمان ویرغبوا الی فهم دقائق الحرفان

ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرنے ہیں اور ہمارا بڑا دعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور قساق عرفان کی طرف رغبت کریں

ویکثر التراحم والتعاون فیہم وینتہون السیئات و انواع الهنات فنجتہم بالتفصیل

اور باہم رحم اور مہربانی ان میں زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم اپنی مقصد کے حاصل کر لے سکتے

هذا المقصد بالمواعظ الحسنة والادعاء والنظر والهمة هذه اصولنا فمن عز الينا خلاف

مواعظ حسنة اور دعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہی ہیں یہ ہمارا اصول ہے جس جو شخص اس کو برخلاف

ذات فقد افتری علینا وما اقامنا علی هذا الا الرب لذي يرسل نوره عند غلبة الظلم

ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سوائے ہم پر افتر کیا اور ہمیں اس بات پر مرنا نہ کہنے کا یہ جو وہ خدا جو اندھیری کیوت

ویدی دواء عند كثرة السقام وينجي عبادة المضطرين - ولا شك ان الفتن قد كثرت

اپنا نور ہمارا جو اور بیماری کی کثرت کیوت دوا کا ہر کر رہے اور اپنے بند کو بقیہ باری کی حالتیں بچا لیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ فتنوں

فی الارض و صعدت الادخنة الى السماء وهبت رياح مفسدة مسببة من كل طرف

پر بہت بڑھ گئے ہیں اور بہت سی دُخان آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بگاڑ نیوالی اور ہلاک کرنے والی ہوائیں ہر ایک طرف سے

الى اقصى الارحاء ولو فضلنا هذا الفتن كلها لا يجتنا الى المجدات وايكينا كثيرا من البلائ

ماجید سے چلی ہیں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو میں کئی کتابیں کہنے کی طرف حاجت پڑے گی اور ہم

والبكيات وزلزلنا اقدام السامعين - وانتم تعلمون ان لكل داعي دواعي وكل ظالم

کئی مردوں اور عورتوں کو رولائیں گے اور فتنوں والوں کو قدم ہائیں گے اور آپہنٹے ہیں کہ ہر ایک باری کی ایک اور ہر ایک باری

ضياء فارادى ان ينير الدنيا بعد ظلماتها والله يفعل ما يشاء انتم تنكرون يا معشر

کیا اس طرح روشنی ہو سکتی ہے اور دغا کرنے والا کہ دنیا کو اندھیری کے بعد روشن کرے کیا اسے عقل مند نہیں اس سے

العاقلين - ومعد ذلك لسنا بمنس كل الامراء بل نحن نمشي في الظلم كالفقراء ولا نخرج ثوب الخيال

کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیرون کی طرح ناز سے نہیں چلتے بلکہ ہم فقیروں کی طرح پہنے پورے پٹروں میں

ونشكر القيصرة وحكامها على ما احسنوا الينا في ايام الضراء ونذولمها صدقا وحقا

چلتے ہیں اور عورت کے کپڑے ہم لٹکانا نہیں چاہتے اور قیصر اور اس کے حکام کا کٹنے ان احسانوں کو جو بد سے شکر کرتے ہیں جو سختی کو زانو

ونرسل اليها هدية الدعاء ونذعوها بقول لئن لم يزل الاسلام لتدخل في نعماء

میں ہم خود کچھ نہیں اور قیصر کیلئے ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں اور دعا کا یہ یہ اس کو بھیجتے ہیں مگر یہ بات ہے کہ ہم کچھ کہتے ہیں نہیں ہیں ہم ہم

ابد لا بدین سیدنا لا نرضى بمذہبها ونحسب اننا من الخاطئين الصالحين لعجبنا انما نحن كمال خز

ہر کچھ وہ خطا کاروں کا مذہب اور ہم ادب اور نرمی اس کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتوں میں داخل ہو جائے اور ہمیں تعجب

ولطافت فهم بافی امور الدینا تعبد عبد عاجز او تحسبہ رب العالمین - سبحانہ لا شریک لہ

کہ ملکہ کر باوجود اس قدر ہشیاری اور لطافت ہم کے جو اس کو امور دنیا میں حاصل ہے ایک عجز منہ کی پیش کر رہے اور اس کو اپنا کچھ حال نہ دیکھتی

وان شاء الخلق الوفا مثل عيسى او الكبر وافضل منه وخلق من يعلم اسرارها فتوبوا واتقوا
 اسکا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو ہزاروں عیسیٰ بکے اس سے افضل تھا علی پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا ہے اور اس کے بہید و بگو کون جانتا
 ان تجعلوا له شركاء وانوہ مسلمان۔ وكيف لظن ان عيسى هو الله وما قرعنا فلسفة ثبت
 ہے پس ان باتوں سے توبہ کرو کہ اسکا کوئی شریک نہیں اور اس کے فرمانبردار بدل بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کریں کہ عیسیٰ ہی خدا ہے اور اسے
 منها ان من جلا كان ياكل ويشرب ويبول ويتغوط وينام ومريض ولا يعلم الغيب ولا يقدر
 تو کوئی ایسا فلسفہ نہیں پڑا جس سے یہ ثابت ہو کہ ایک آدمی کہا تا پنا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ اور
 على دفع الاعداء ودعا لنفسه عند مصيبة مبتلا متضرعا من اول الليل الى اخره
 دشمنوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور
 فما اجيبت دعوته وما شاء الله ان يوافق ارادته بما راحته وقادة الشيطان الى جبل
 خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اسکو ایک پہاڑ کی طرح
 فاتبعه فما استطاع ان يفارق ومات قائلا ايلي ايلي لما سبقته ومعذات الله وان الله
 پہنچ لیجائے اور وہ اسکو روک نہ سکے اور اسکی پیچھے چلا جا اور یہ بات کہتا کہتا مر گیا ہو کہ ای میری خدا تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا
 سبحانك ان هذا الا بهتان مباني۔

اور ہر وجود ان سب نقصانوں کو خدا ہی ہوا اور خدا کا بڑا ہی۔ الحمد للہ ان عیون سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے۔

وانى شئت عيسى عليه السلام مراسل في المنام ومراسل في الحالة الكشفية

اور میں ہر عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بار بار کشفی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی

وقد اكل محي على مائدة واحدة ورثته مرة واستفسرته ما وقع قومه فيه فاستوى عليه

خوان میں میرے ساتھ اسے کھایا اور ایک دفعہ میں اسکو دیکھا اور اس وقت کہ میری میں پوچھا میں اسکی قوم مبتلا ہو گئی ہے پس اس نے

الدهش ذكر عظمة الله وطفق يسبح ويقدس واشار الى الارض وقال انما انا ترابي وبنو

دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور اسکی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو

ما يقولون فرثته كالمكسر من المتواضعين۔ ورثته مرة اخرى قائما على عتبة ياب

میں کہی ہوں اور ان تہمتوں سے میری بے وجہ پر گٹائی جاتی ہیں پس میں اسکو ایک متواضع اور کمزور کر نما آدمی پایا اور اسکی تہمتیں اسکو دیکھا کہ اس نے

وفي يد قسطاس كصيفة فالقى في قلبي ان فيها اسماء عباد يحبون الله ويحبهم ويमान

در ماذہ کی دہیز پر کھڑا ہے اور ایک فن خط کی طرح اسکی ہاتھ میں ہے سو میری دل میں لگا گیا کہ اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں جو خدا تعالیٰ کو دوست

مراتب قریب عند اللہ فقوتہا فاذا فی آخرها مکتوب من اللہ تعالیٰ فی مرتبہ عند رب
اور ہمیں ان کے ان مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ کو حاصل ہیں پس میں اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اسکو آخر میں میری مرتبہ کی نسبت
ہو مئی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ نکاد ان یعرف بین الناس۔ ہذا ما رأیت

خدا تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور تفرید کو گون میں شہر کیا جائیگا یہ جو میں دیکھتا
وکیف ان كنت من الطالبین۔ لا ینال انھا زوایا او کشف من المحتمل ان یتمثل الشیطان

اور یہ تجویز کفایت کرتا ہے اگر توحید کا طالب ہے۔ یہ کہنا بجا ہے کہ یہ تو ایک غیب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسی واقعات میں شیطان تمہارے
فمثال هذا الواقعات فان الشیطان لا یتمثل بصورة الانبیاء فتقبل هذا السر الجلیل

ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر تمہارے نہیں ہوتا پس اس بزرگ بہید کو قبول کر اور جو کچھ اسکو مخالف
ولا تقبل ما قبلنا فربنا علیہا معارف اولیٰ ان ترغب لیسھا وتكون من الصالحین
کہا گیا اسکو مت قبول کر اور ہم تجھ کو معارف الہی پائے پس کیا تجھ کو کچھ خواہش ہے کہ انہیں غرضت کرے اور کیوں میں ہر جگہ

ذکر بعض اعتراضات الواشی و ردھا

نکتہ چہن مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور ان کا رد

منہا قوله ان قسیستی هذا الزمان لیسوا بدجالین ثم بعد ذلك حشا الحق
انہیں ہر ایک یہ اسکا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پہرا کے بعد اسے گورنٹ برطانیہ کو میرے
البرطانیہ علی ایذائی ویشیر الی ازہد الرجل یعتقد ان هذه الدولة هی الدجال للمعروف
ایذا کے لئے غیب دی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنٹ دجال معلوم ہے
وانہ من الباغین +

اور شخص باغی ہے +

اما الجواب فاعلم اننا لانسمی الدولة البریطانیة دجالا معبودا بل نعلم

سوائے جواب میں جانتا ہے کہ ہم اس گورنٹ کا نام دجال نہیں کہتے بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ دجال ہے

ولست یقن ان هذه الدولة محقة متعاقلة مفكرة فی حقائق الموجودات وقد رزقها اللہ

کہ یہ گورنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر کرنے والی ہے اور خدا نے اسکو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم

من العلم والحكمة والفلسفة وازواع الصناعات وحفت بها المعقولات فهي
 کی صناعتوں کے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکیں اُسکے محیط ہو گئی ہیں پس اسوجہ سے یہ گورنمنٹ جہوٹی باتوں
 تعرف الترهات وتقض ختم سرائر وراست نیست من الذين يرضون بالهذيانات
 کو خوب پہچانتی اور جھوٹ کے سرستہ راز کی تہر توڑتی ہے اور انہیں سے نہیں جو بیہودہ باتوں پر راضی ہو جائیں
 فكيف يمكن ان تؤمن بهذه المخالفات بل تحسبها كسمر لا اصل له او كطيف مركب من الخيال
 پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لادے بلکہ یہ تو ادسکو ایک بڑا اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب پریشان کی طرح
 ومعذلك لا ميل لها اصل الى الدينيات وفن قلبها حبت الدنيا وشوق الحكومات
 اہل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اسکے اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ نہیں اور دنیا کی محبت اور حکومتوں کے دل کو اپنی
 في غريقتها في دنياها من الراس الى القدم في كل الخطوات ولا تميل الى دين واذا ما
 طرف کی بچھا ہوا ہوسوہ سر سے قدم تکے نیامیں غرق ہے اور کسی دین کی طرف اُسکو میل نہیں اور اگر کیسوت میل ہوگی تو
 فالى الاسلام فلا تقبل الا هذا الدين وملة خاتم النبیین -
 اسلام کی طرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرگی اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔

وانا نرى انها ترمقه بعين الحب للسبت على الضلالة كما ملكب بل تزجي ايامها
 اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو بغیر محبت دیکھتی ہے اور اگر اہی پر نگو نہ نہیں بلکہ تدریس میں اپنے دنوں کو بسر کرتی ہے
 في التدبر ولا تعرض كالمستكبر واني اجد آثار رشد ها واظن انها ستميل اليه ولا
 اور تشکیر کی طرح کنارہ کش نہیں اور میں اُسکے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد اسلام کی طرف میل کرگی
 يتربها الله في الغافلين الصالين - وقد دخل من علماءهم في ديننا طائف من شبان
 اور خدا اسکو گراموں اور فاندوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طاغف اُسکے علماء کا ہمارے دین میں داخل ہو گیا جو جوانان
 روقته وشاراة مرموقة وآخرون منهم يكتمون ايمانهم الى حين - وانا نرى ان
 خوشرو اور پسندیدہ صورت ہیں اور انہیں سو ایسی ہی ہیں جو ایمان کہیں وقت پوشیدہ رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے
 ملكتنا المكرمة مرجوة الاهتداء وقد اعطيت لقلبها حبك سلام وشوق هذا الصبا وعسى ان
 ملکہ مکرمہ ہر ایت پائیکے لئے امید کی جگہ ہے اور اُسکے دل کو حب سلام اور شوق اس مٹھی ملا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالیٰ اس ملکہ کو
 الله نور توحيد في قلبه الملك الزاهر وقلوب ابناءها العقلاء وليس على الله بعز وجل قدرته صالحة
 وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں توحید والہ سے اور خدا تعالیٰ پر یہ شکل نہیں بلکہ اُسکی قدرت ایسی ہی کام

لهذه النور وهو على كل شيء قد مر وانما يجد باليقلوب الطالبيين - وكذلك نرى ان

کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کو کھینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے

اعاظم اداکاران الدولۃ میملون الی التوحید یوما فیوما وقد نفرت قلوبہم من مثل

رکن ہر گورنمنٹ کے دن بدن توحید کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور ان کے دل ان عقاید باطلہ سے نفرت کر گئے ہیں

هذا العقائد الباطلة ولا یلیق بشانہم ان یعبدا البشر مثلہم فی الضعف واللوان

اور ان کی شان کے لائق ہی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں اور تمام

الانسانۃ وکیف وقد اعطاهم اللہ انواع العلوم وحظا وافرا من الفہم والعقل ولا یغدر

لوازم انسانیت میں ان کا شریک ہو اور ایسا شرک ان کو کیونکر ہو سکا اور خدا نے انکو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں اور فہم اور عقل عطا

فی محققى هذا القوم رجلا یرضی بھذا الباطل الانا دمر كالشعر البیضاء فی اللہ

کی ہر قوم اس قوم کے محققوں میں سے کئی ایسا شخص نہیں پاتے جو ان دہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس کی بال کی طرح ہے

السوداء وانی اعلم انہم بیض الاسلام وسفج منہم اخراج هذه الملة وستصف وجہم

جوسیاد لون میں ہوا اور میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ اسلام کے اندر سے ہیں اور عقربے نہیں سو اس ملت کے کچھ پیدا ہو گئے اور انچھ مومنہ الہی میں

الی دین اللہ انہم قوم یفتشون کل امر ولا یغضون الطرف عن الحق الذی حصص ولا

کی طرف پھرتے جائینگے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر ایک بات کی تمییز کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ بند نہیں کرتی جو کہل گیا ہو

یتنبہون من قبول الحق ویطلبون ولا یلغون ومن طلب فوجد ولو بعد حین

اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے اور شکی نہیں اور جو ڈھونڈ لگا پائیگا اگرچہ کچھ دیر کے بعد آگے۔

واما ما خوف الواشی المزور والحکومة البریطانیۃ عن بغاوتنا فما هذا

اور اس سخت چہلنے نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی

الادشاعوشتم وليس علی سترنا ختم والدولة اعرف من هذا الواشی وھو انہم الانام وبتنا

اور گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے پسیدہ تو کوئی ہر نہیں ہے اگر گورنمنٹ اس نکتہ چینی کی نسبت زائدہ بات کہہ اور زائدہ

عندھا فی هذه النواح علم الاعلام وتعلم علیا یحاط بقا عن طبق ولا یخفی علیہا غرض هذا الواشی

دیہ ہے اور ہر راخانہ ان کی نزدیک اس نواح میں اول درجہ کا مشہور ہو چکا اور اپنی رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہنچاتی ہے سو پسند کرتے ہیں

ولیس مستور علیہا ستر فزعہ ومقصد جزعی بل ہی تعلم حق العلمۃ امثالہ الذین یریدون

کی غرض پوشیدہ نہیں اور سیر اس نکتہ چینی کے اس جزیرہ پر غرض کا اصل مقصد چہا نہیں بلکہ یہ سب لوگوں کو خوب خبر دیتی ہے

مخالفة الحکام من سورة تعصبتهم وفوسرة عدل و تم وفساد قطرتهم وما فی وعاءهم
 کہ جو حکام کو اپنے جوشِ نفسانِ عدالت اور فسادِ فطرت سے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور ان کے برتن میں بجز فساد کے زہر کے
 الا سم الفساد وما فی قلبهم الا مقت الار تداد اعرضوا عن الملہمین بجلالہ وعتوا
 اور کچھ نہیں اور ان کے دل میں بجز مرتد ہونے کے رشتہ کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ اور اس کے جلالِ سبحان لوگوں نے
 فی الارض مفسد بن۔ وقد اکتبنا غیرہ۔ انا نحن بن نصحاء الدولة ودواعی خیر
 منہ پھیر لیا اور زمین میں فساد پرا دہ کر دی ہیں اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم کو رنٹ کے غیر خواجہ نہیں ہیں اور کیونکہ ہم نے اور خدا تعالیٰ
 وكيف وقد جبر الله مصائبنا و ازال بهامرارة حیاتنا و کنا فی ارض حیاة فاهلک
 نے اس کے سبب ہماری مصیبتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور فرمایا اور ہم سائین والی زمین پر پستی ہوئے تھے
 بها کل حية کانت حولنا وان لها علينا الحسانا عظیم افلن ننسى احسانها وانا من الشاکرین
 ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سائین کو ہلاک کیا اور ہماری گردن پر اور اس کا ہم پر احسان ہو سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں
 ولما ما ذکر هذا الراشی قصه جہاد الاسلام و تلیذ ان القرآن یحث علی الجہاد
 اور جو اس نکتہ میں نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر بظاہر کسی شرط کے جب دہ
 مطلقاً من غیر شرط من الشرط فای زور و افتراء اکبر من ذلک ان کان احد من
 بزرگ نکتہ کرتا ہے سو اس سے بڑا اور کوئی چوٹ اور افتراء نہیں اگر کوئی سوچے کہ یہ جو جہاد واجب ہے کہ قرآن
 المتدبرین۔ فلیعلم ان القرآن لا یامر بحرب احدا الا بالذیت یمرن عباد الله ان
 شریف یون ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے سامنے ہونے کے لئے فرما رہا ہے
 یومئوا به ویدخلوا فی دینہ ویطیعوا فی جمیع احکامہ ویعبدوا ما امر واولئین یقاتلو
 جو خدا تعالیٰ کے بند و نکل والی لائیسے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم پر ہم بند ہوں اور اس کی عبادت
 بغیر الحق و یخرجون المؤمنین من دیارہم و اوطانہم و یدخلون الخلق فی دینہم جبراً
 کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بیوجہ لڑتے ہیں اور مومنین کو اس کے گھر میں اور وطنوں میں
 وقهراً و یریدون ان یطغوا انور الاسلام و یصیرون الذمیر ان یسلموا اولئک الذین
 سے نجات دہن اور خلقِ اسلام کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کر دیتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے
 غضب اللہ علیہم ووجب علی المؤمنین ان یجاربوہم ان لم یتوا فافطر هذه الدولة اعظم
 روئے نہیں نہ کوئی نہ جبر خدا تعالیٰ پر نہ کسی اور پر نہ سوائے اس کے جو انہیں جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور ان کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں

توجد فيها من هذه المفاسد اثمنا من صلواتنا وصومنا وحجنا واشاعتنا مذهبنا
 ان نسا دون من سوان ين پايا جاسه كيا وههين هاري نماز اور روزہ اور اشاعت مذهب كوكو منع كرتي هي يارين
 ارتقا لننا في ديننا او تخرجنا من اوطاننا او يعجل الناس نصاري ظلما وجبرا كلابل
 كے بارے ميں ہے لڑتی ہے ياهين هارے وطنوں سے نکالتی ہے يالوگون كو جبر اور ظلم سے عيسائي بناتی هي هرگز نہیں
 انها بريئة من كل هذه الازمات بل هي لنا من المعينين ثم انظر الى احكام علمنا القرآن
 بلکہ وہ ہمارے لڑو مدگاروں ميں سے هيں پھر قرآن كي آن عكون پر نظر اولو جنين خدا تعالي هيں سكھاتا ہے كہ ميں آكھو سا تہ كيا
 للذين احسنوا البنا وراعوا شئوننا وكفوا شعوبنا وما نونا واورنا بعد ما كذاتنا هيں -
 معاملہ كرا چاہئے جو ہم پر احسان كرين اور ہماري كاسو كجي رعایت كہيں اور ہماري حاجات كو سكفل ہو جائين اور ہماري جوہون كو اظہار
 ايمتعار بنا من ان نحسن الى المحسنين ونشكر المنعمين كلابل القرآن يا من بالقسط
 اور ميں پریشان كرى كے بنياني پناہ ميں ہے آدين كيا خدا تعالي هكواس سے منع كرا ہر كہ ہم سكي كرنو الوون كے ساتھ سكي كرين اور ولي نعمتو
 والعدل والاحسان والله عجب المقسطين - وقد قال في القرآن ولتكن منكم امة يدعون
 شكو ادا كرين هرگز نہیں بلکہ وہ تواضاف اور عدل اور احسان كرنيكے لئو قرآن ہے اور وہ انصاف كرنو الوون كو دوست كھاتا هي اور قرآن ميں اسے
 الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر وما قال ولتكن منكم امة يقتلون الكفار
 يہ فرما ہے كہ تم ميں سے هيں ايسو لوگ مواتے دين جو نيكی كيطف بلا دين اور المعروف اور نہي منكر كرين اور يہ نہیں كہا كہ تم ميں سے لوگ هيں ايسو
 ويدخلونهم جبراً في دينهم وقال جادلهم (اے جادل النصاري) بالحكمة والموعظة
 هوتے دين كہ جو كافرو كو قتل كرين اور ان كو اپنے دين ميں جبر ادا كلے ميں اور اس نے يہ نو كہا كہ عيسايون سے حكمت اور نيكيت
 الحسنة وما قال اقتلوهم بالسيوف والصولم الا بعد صدم عن سبيل الله ومكرهم
 كے طور پر بحث كرا و يہ نہیں كہا كہ كو توارون سے قتل كر ڈالو - مگر اس حالت ميں جب كہ وہ دين سے رو كين اور اسلام كا نور چھانيے
 لا طقاء نور الاسلام وقيامهم في مقام المعادين فانظر ما قال ربنا رب العالمين
 منصوبے پر پا كرين اور دشمنوں كے مقام ميں كھڑے ہو جائين - پس ديكھو ہي ہمارے پير و دو گارے جو تمام عالموں كا ريب ہے كيا كہ فرما يہ
 وقد بيت اللعان الحرب ليس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر تعليمه وانما
 اور ہم بيان كرتے هيں كہ لڑائي اور جہاد اصل مقاصد قرآن ميں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت كيوقت سيجو يہ
 هو جو زحند شتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين الى انتهاء واستتعال جور الظالمين
 كيا كيا ہے يہ نيزا يہ وقت ميں جب كہ ظالمون كا ظلم انتہا تہ پہنچ جائے اور پير و دي كرنے كے لئے

و لکم أسوة حسنة فی غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف صبر علی ظلم الکفار
 طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک
 الی مدۃ یمیلغ فیہ صبی الی سن بلوغہ فصبر و کان الکفار یوذونہ فی اللیل والنهار
 صبر کیا جسین ایک بچہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکرہتے اور
 ینہبون اموال المؤمنین کالاشرا و یقتلون رجالہم ونساءہم بتعذیبات تقصر
 رات دن ستاتے اور شہریروں کی طرح انکے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے
 بتصور ہاد موع العیون و تقشعر قلوب الخیار و کذلک بلغ الایذاء الی انتہا کہ جتنے ہو
 بڑی فدا ہون سے مارتے ۔۔۔ کہ انکے یاد کرنے سے انہوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کو دل کا پتہ دین ایسا ہی طرح
 بقتل نبی اللہ فامرہ ان یتراک وطنہ و یمرب الی المدینۃ مہاجر من مکۃ فخرج رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان کو گونج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وطنہ باخراج قومہ و معذلک ما کان الکفار منتہین —
 قصد کیا سوئے کہ جسے اس کو حکم دیا تا وہ مدینہ پہنچ جائے سو آنحضرت اپنی وطن سے کفار کے نکالنے سے ہمت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا
 بل لم یزل الفتن منہم تستعر و ہجۃ الدعوة تخرجہم جلیبوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خیدم فیہ
 رسائی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے بڑھتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب
 و ضربوا خیامہم فی میادین بدر فوج کثیر قریباً من المدینۃ و ارادوا الاستیصال الذ
 اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے خیمے کھڑے کر دیے اور چاہا کہ
 فاشتعل غضب اللہ علیہم وری قبح جفاءہم و شدت اعتداءہم فانزل الوحی علی رسولہ
 دین کی بجائے کر دین منجسہ کا غضب پڑا اور اس نے انکو بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ مدد سے تیار کرنا مشاہدہ کیا سو اسنو اپنی وحی
 وقال اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر فامر اللہ رسولہ
 اپنے رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق انکے قتل کے لئے اٹھ اٹھ گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں اسلئے انہیں مقابلہ
 المظلوم فی ہذہ الایۃ لیمار بالذین ہم بدؤوا اول مرة بعد ان رى شدة اعتداءہم و ما
 کی اجازت ہو اور خدا قادر ہے جو انکی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنی رسول مظلوم کو اس آیت میں ان کو گونجے مقابل پر تیار کرنا بھی اجازت
 حقہم و ضلالمہ وری انہم قوم لا یرجى بالمواظع صلاح احوالہم فالظلم کیف کا زح
 دی جسکی طرف سے ابتدا تھی مگر اسوقت اجازت دی جبکہ استہارہ کی زیادتی اور گمراہی کی طرف سے دیکھ لی اور پتہ لگا لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو بد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما حارب بنی اللہ اعداء الدین الا بعد ما راهم سابقین فی
سے انکی صلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور بنی اسد دشمنان دین و ہرگز
الترای بالسہام والبقال بالحنام وما کان الکفار مقتولین فقط بل کان یسقط من الجاہلین
نہیں لڑا اگرچہ ایک کہ اسنے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلنے اور تلوار اٹھانے میں مشیت اور سبقت کر نیوالے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف
قتل و کان الکفار ظالمین ضالین

کفار ہی اور جو جتنے ہو بلکہ جنہیں سو مرنے والے کام تھے تو اور کفار ظالم اور ضال اور فاجر

فلیتدبر فی هذا المقام کل عاقل حفظہ اللہ تعالیٰ عن الحق وصداۃ عن السفہ

پس اس مقام میں ہر ایک عاقل جسکو خدا نے حق اور صداقت اور بدو کی خصلتوں سے نگر رکھا ہو فکر کرے

وسیر اللیثام لیظهر علیہ حقیقت جہاد الاسلام ولینظر ابن اثر الظلم فی هذا الجہاد واین

اور سوچو تاکہ اسپر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم کا نشان کہاں ہیں

ایذا عا لمحسن ذی الانعام بل کان سراس الاسلام فی تلك الايام معرضا لدوس الاقدام قد

اور کہاں کسی محسن کو شک دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سرچلنے کی جگہ میں پڑا ہوا تھا اور ملانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئیں

وردت علی المسلمین مصائب الی حد یجرے الدموع قصتها من المقلتین وتطویء

تھیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے

القلوب بنار الآلام فهل من منصف ینظر ہا ویخاف قهلا رب العادام انعدم الانصاف

پس کوئی منصف ہو !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ انصاف مخالفوں کے دلوں میں بڑھ گیا

من قلوب الخالفین۔ هذا هو الحق ولا غباء الحق ولا نستره والنفاق عندنا الابرار الذین

ہے اور یہی بات حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور چہ پستے ہیں اور نفاق چارہ تو کچھ سمجھ گمان ہونے

والریاء اخطر الخطوب من سیر الظالمین المشرکین۔

بڑا ہے اور ریاء کا ہون سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے

فخلاصۃ قولنا ان مسئلة الغزوة والجهاد لیست محمولہ اسلام و استفسار

پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جسکو اسلام کا محور اور استفسار

کما فہم الجاہلون الخالفون او المتجاهلون من المسلمین بل وردت فی کتاب اللہ تصریحاً

جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل غیور اسے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں بلکہ کتب اربعہ میں اسکو برخلاف تصریحاً

على خلافها كما سمعت آيات رب العالمين واما العقيدة المشهورة اعني قول بعض
جياكر تو نے آیتوں کو سن لیا اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض

العلماء ان المسيح الموعود ينزل من السماء ويقا تل الكفار ولا يقبل الجزية بل اما القتل

عبارت کا جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑیگا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا بلکہ

واما الاسلام فاعلموا انها باطلة ومملوثة من انواع الخطاء والزلة ومن امور تخالف

باتون میں سے ایک ہوگی یا تو یہ اسلام پس جاننا چاہئے کہ یہ عقیدہ سر اسر باطل ہے اور طرح طرح کے خطائوں اور لغزشوں سے بھرا ہوا

نصوص القرآن وما هي الا تلبيسات المفترين - يا حسرة عليهم انهم اطروا عيسى من

اور قرآن کی نصوص صریحہ مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف مفترین کا افتراء ہے آپسرافوس کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا سے

غايه حق حقه قال بعضهم انه ملك كريم وليس من نوع الانسان وقال بعضهم ان هو الا

زیادہ بڑا دیا بیہ تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا وہ ایک کلمہ

كلمة الله وروح الله وليس في هذه المرتبة شركا له ورا بعضهم عليه حاشي اخرى وقال هو

اور روح اللہ ہے اور اس صفت میں اسکا کوئی شریک نہیں اور بعض نے آپسرافوس پڑھائے اور کہا کہ وہ

مخلوق اقرب الى الله وافضل من الملائكة فان الملائكة لا يرفعون الى العرش وهو مرفوع

ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ملائکہ تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ

على العرش لانه مرفوع الى الله فهو افضل من الملائكة كلام ومن كل ما خلق وذم هذا

خدا تعالیٰ کی طیبت اسکا رافع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر ایک مخلوق سے افضل ہے یہ تو

بیان بعض العلماء واما صاحب الانسان الكامل عبد الكريم الذي هو المتصوفا

بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکرم نے جو متصوفین میں سے ہے

فبلغ الامر الى النهاية وقال ان التشليث بمعنى حق ولا حرج فيه وان عيسى كذا وكذا بل

اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ

اشار الى انه ليس بمخلوق ومنهم من اعتدى في كذبه وقال بسم الله الاب والابن

اس طرف اشارہ کر دیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جو کلمہ بولنے میں بہت بڑگئیے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن

وروح القدس كذا لك ايدوا القريته وضرها وكان الكذب في اول الامر قليلا

اور روح القدس کی طرح انہوں نے جو کلمہ کی تائید کی اور جو کلمہ کو بددوی اور جو کلمہ پہلے پہلے تو تھوڑا تھا

وروح القدس اميطسرح انہوں نے جو کلمہ کی تائید کی اور جو کلمہ کو بددوی اور جو کلمہ پہلے پہلے تو تھوڑا تھا

ثم من جاء بعد كاذب الحق بكذب به كذباً اخر حتى ارتفعت عمارة الكذب فجعل ابن عجوة
 پر جو شخص ایک جھوٹے کو بعد آیا اسے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جھوٹ کی عمارت بہت اونچی ہو گئی اور
 ابن اللہ و بعد تلك جعل الله العالمين الا لعنة الله على الكاذبين۔ ان عيسى بن ماری کا بیٹا
 ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بن گیا اور پھر خدا کے مانگیا خبردار کہ جو جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح
 آخرین وان هو الا خادم شرعية النبي المعصوم الذمهم الله عليه المراضع حتى اقبل على ثدي أمه
 ایک نبی خدا کا ہے اس کا اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کئی گئی تھیں یہاں تک کہ
 وكلمه ربه على طور سينين وجعله من المحبوبين لاهو موسى فتي الله الذي اشار الله في
 اپنی مان کی چہاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کو سینا میں آسے، ہم کلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا وہی موسیٰ مر و خدا ہے جس کی نسبت
 كتابه الى حيائه وفرض علينا ان نؤمن بانه حي في السماء ولم يمت وليس من الميتين
 قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔

واما نزول عيسى من السماء فقد اثبتنا بطلانه في كتابنا الحام

مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہو گئے تھے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حاتمہ البشیری میں بخوبی ثابت
 و خلاصته انا لا نجد في القرآن شيئاً في هذا الباب من غير خبر وفاة الذي عهد هلكه
 کرید ہے اور خلاصہ آسکا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور وفات کا ذکر نہ ایک حکم
 مقامات كثيرة من الفرقان الحميد نعم جاء لفظ النزول في بعض الاحاديث ولكنه لفظ
 بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں ان بعض احادیث میں نزول کا لفظ آہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ
 قد كثرا استعماله في لسان العرب على نزول المسافرين اذا نزلوا من بلدة ببلدة او من
 زبان عرب میں اکثر استعمال کے سفر کن کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں
 ملك بملك متغربين۔ والتزيل هو المسافر كما لا يخفى على العالمين۔

دارہ جون اور یا ایک ملک میں دوسرے ملک میں سفر کر کے آئیں اور تزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جانو والوں پر پوشیم ہیں۔
 واما لفظ التوقي في الذي يوجد في القرآن في حق المسيح وغيره من بني
 مگر توفی کا لفظ جو قرآن میں حضرت یح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سوائے بنی اسرائیل اور یحییٰ اور کوئی
 آدم فلا يبيل فيه الى تاويل اخرى بغیر الامامة واخذنا معنا من النبي ومن اجل الصحابة
 تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ معنی اس کے معنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے بزرگ صحابہ سوانی ہیں

بہ الفائدہ

قال الله تعالى ان
قرآن شریف من انشاء
هذا المعنى الصنف
نورنا ہر کہ پہلی کتاب ہے
حضرت ابراہیم و اس
نوریت اور حضرت ابراہیم
ولکنا لا نجد حکم صحیح
شواہد تعلیم قرآن موجود ہیں
عیسے و ذکور و نزلہ سے
گرم نوریت میں حضرت عیسیٰ
التجلیات و اشراک ایضاً
کے معبود اور نزول کا کرنا
دان التجلیات امام اذکر
نہیں باقی اور اس کی کوئی
الامثلہ کلمہ اور کلمہ ایضاً
مثال پاتے ہیں حالانکہ نور
سماۃ اللہ امامان کے
تمام مثال کے لئے امام ہے
کتاب مبیین
اسی الخ خدا تعالیٰ عنقرآن
من اسلام امام رکھتے
بجائے

لا من عند انفسنا وانت تعلم ان الامامة امر ثابت دائم داخل في سنان الله القدیمة
یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گہڑے ہیں اور تو جانتے ہو کہ مارنا ایک ایسے ثابت دائم الواقع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے
وما من رسول الا نوافی وقد خلت من قبل عیسی الرسل فاذا تعارض لفظ النزول و لفظ
اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ سے پہلے جو نبی آئے نہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول اور لفظ نوافی
النزول فان سلمنا و فخرنا صحت الحدیث فلا بد لنا ان نؤول لفظ النزول فانه ليس
میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ نزول کے لفظ کی اوّل کریں کیونکہ وہ
بموضوع لنزول رجل من السماء بل وضع لنزول مسافر من ارض بارض فما كان لنا
در اصل آسمان سے اترنے کے معنوں کیلئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو مسافروں کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں
ان نترك معنی وضع له هذا اللفظ في لسان العرب و زبدیثات القرآن وما نجد ذكر
ہو سکا کہ اصل موضوع کہ جو چہرہ و دین اور قرآن کی بیانات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں
السماء في حدیث صحیح و ما نجد لفظ النزول في اهم اولی بل ثبت خلافه في قصة يوحنا
آسمان کا لفظ ہی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی آمتوں میں ہی نہیں پاتے بلکہ قصہ یوحنا میں اس کے
فلا شك ان هذه العقيدة اهل عقيدة نزول المسيح من السماء مبتلاة بما راض لا بمرض واحد
خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔

يخالف بيئات القرآن و يكذب امر ختم النبوة و يباين محاورات القوم و يخالف الآثار
قرآن کی بیانات کا مخالف ہو ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغایر پڑا ہے اور ان
التي صرح فيها موت المسيح فتفكروا ايها الناس ان كنتم من المتفكرين۔

احادیث کو برعکس ہے زمین حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے۔ پس اسے لوگوں کو رد اگر فکر کر سکتے ہو۔

واما الشق الثاني لعنه محاربات المسيح الموعود بعد النزول كما هو رجم

اور دوسرا شق یعنی یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض

بعض الناس الذي ما كان الا كالعجب الجول فبوليس مذهبا بل عندنا هو خيال باطل

جہاں کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال اطل فطوری ہے جو لائق قبول نہیں اور

لا يصح للقبول و بعيد عن الحق واليقين و داخل في غلط الفضل و كفي لبطالة الحديث الذي موجود في البخاري

حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں کہی ہے

اعني يضع الحرب ليعني لا يقاتل المسيح الموعود ولا يجارب بل يفعل كلما يفعل بالنظر والهمة
 يعني قول انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یقین الحرب جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود کفار سے نہیں لڑیگا اور نہ جنگ کریگا بلکہ جو کچھ کریگا
 وجعل الله في نظركم تأثيرات عجيبة وفي انفسه بركات غريبة ويجعل في نفسه وعقله
 اپنی نظر اور ہمت کے کریگا اور خدا اسکی نظر میں عجیب عجیب تاثیرات رکھدیگا اور اسکی فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دیگا اور اسکو دلائل
 قوة السيف والسمان ويعطى له بياناً مملواً من البرهان وحجاً قاطعة لعذرات
 سے بہرا ہوا بیان عطا کرے گا اور ایسی جھٹین اس کو سکھلائے گا جو اہل طغیان کا قطع
 اهل الطغيان فانه هي الحرب السماوية التي ما صنعها ايدى الانسان بل اعطيت من
 عذرات کریں پس یہی آسمانی حربہ ہے جسکو انسان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھوں
 يد الله الرحمن ونزلت من السماء لا من احوال اهل الارضين فالخاصل ان اعتقادكم
 سے ملا ہے اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیوں سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
 هو هذا كما فهم الواشيه الغيب والنام الذي فانه خطاء فاحش عندنا ونخطي قاتل تلك
 جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو مجھے ذکر کر دیا ہے جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور مند مزاج نے سمجھا اور وہ ہماری نزدیک صریح غلطی ہے
 الاقوال وقد اخطأ من قال ووقع في ضلال مبين۔ فالحق الذي ارانا الحق الحكيم
 اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہیں بیشک خطا کی جس پر ایسا کہا اور صریح منکالت میں پڑ گیا پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا
 وانا اللطيف العليم هو ان حربة المسيح الموعود سماوية لا ارضية ومحاربات كلها
 اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اسکی روحانی نظروں کے
 بانظار روحانية لا باسلى جسمانية وهو يقتل الاعداء بعقد النظر والهمة اعني
 ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے قتل کریگا یعنی تصرف باطن اور ہمت
 بتصرف الباطن واما الحجۃ لا بالسهم والملاح والمشفية وله ملكوت السماء ملكوت
 محبت کے ساتھ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔

الارضين واما الذين ينتظرون مسيحا ياتي بالجند ويخرج كالا سود ويقتل كل من
 اور وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہیں جو لشکروں کے ساتھ آئیگا اور ہر ایک کافر کو جوایا
 لعين من الكافرين۔ وينزل كصاعقة صخرية من السماء ولا يكون له شغل من غير
 نہ لادے قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلائیوالی بجلی کی طرح نازل ہوگا اور بجز خون ریزی کے اسکا کوئی آدم
 شغل

سفلک الدماء و یومنون حریصاً علی قتل نفس ولو کان خائزیراً و یاخذ السیف البتلا

نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکرون

قبل ان یتیم محبت المنکرین۔ فحن لسنامنہم ولا تعرف لک المسیح ولا نعلم ولا ندری

پر پوری کرے آتی ہر تلوار پکڑے گا سو ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسی مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا

اثر من تلک الاباطیل فی کتاب اللہ المباین فلا نقبل هذه العقیدة ابدًا ولسنا من الذین

تعالیٰ کی کلام میں ان عقاید کا کچھ ہی نشان دہانتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو ایک اندھے مقلد کی

یقرن بہ مقلدین کالعین۔ فالحاصل انہ لیس من عقائد نابل انما هو من عقائد شیخ بطالو

طرح مان لین پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے عقائد میں سے نہیں ہیں

صاحب الاشاعة مضل للجماعة عن محل حساین وامثاله الذین هم فلاح تلک الزراعة فاحذر

بلکہ یہ شیخ بطالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعة اور مضل جماعت ہو اور ایسا ہی تمکے ہمنیوں کا جو اس کھیتی کے

ان هذا المسلك من مساعیم التي یسعون وارانهم التي ترون وانهم قد رسوا علیہ ولسوا

یوں لے والے ہیں یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ نہیں کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہیں اور یہ نہیں کی رائیں ہیں جو تم بچتے

یا المنتہین الراجعین بل یجبرون عنہ علی المناہر و یدکرونہ متبائشین۔ ومن اعظم مآثمہم

ہو اور وہ ان خیالات پر خوب جم ہوئے ہیں اور باز آئینوالے اور رجوع کرنیوالے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر چڑھ کر یہ خبریں بتاتے ہیں

النفسانیة الذی یسبحون الموهوم کالمملک الحبار و یقتل کل من فی الارض من الکفار و یجمع

اور انکوائیاد کے اکیدہ سر کے کو خوشخبری دیتی ہیں اور انکی نفسانی خواہشوں میں سے بڑی خواہش یہ ہے کہ انکا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور

خناث کثیرة قنطار علی القنطار ثم یجعل البطالوی و اخوانہ من المتمولین و اما نحن فلا

تمام کافروں کو قتل کرے اور بہت سے لوٹ کے الون ہو بطالوی اور اسکی بہائیوں کو مالدار کر دیوے گرم ہوا عقائد ہیں کہ

کذلک بل نعلم انهم اخطاؤا فی هذه المراء واجتہم اللیل بعد و اعن الضیاء فما فہم و اما

بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی راؤں میں خطا کی اور ایک رات انہر ٹپ گئی اور روشنی سے دور جا پڑے پس انہوں نے

مسوا مسلك المتبصرین۔ وما سقوا من المعارف النبویة والاسرار الالہیة بل اكلوا فضلاً

کچھ سمجھا اور سمجھو الون کے مسلک کو چہا ہی نہیں اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الہیہ میں سے کچھ ہی نہیں پیا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کا

قوم ضلوا من قبل و نبذوا کتاب اللہ و راء ظہورہم و رعنوا باقوال الختارین۔ و کان سرہم

نفسانہ کہا یہ ہیں ان سے راہ کو ہول چکر ہو اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پہنک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر رضی ہو کر جو کچھ انہوں نے

نفسانہ کہا یہ ہیں ان سے راہ کو ہول چکر ہو اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پہنک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر رضی ہو کر جو کچھ انہوں نے

نفسانہ کہا یہ ہیں ان سے راہ کو ہول چکر ہو اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پہنک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر رضی ہو کر جو کچھ انہوں نے

نفسانہ کہا یہ ہیں ان سے راہ کو ہول چکر ہو اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پہنک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر رضی ہو کر جو کچھ انہوں نے

العقیدۃ من ادق المسائل واصعبها فمافيه آراء سطحية وعقول ناقصة واختاروا طرقا
اور اس عقیدہ کا بہید بہت باریک اور مشکل مسائل میں ہوتا ہے اسلئے سوائے سمجھ اور ناقص عقل والے اسکو سمجھ نہ سکے اور اور راہ میں جلدی

خون ذلك مستعجلين فتم ما جاء في فيج اخرج من اصدق الصادقين وان في هذا برهاناً
سے اختیار کر لیں سو وہ پیشگوی پوری ہوئی جو فیج اخرج کے ار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی تھی اور وہ

للمتفكرين ثم تفضل الله علينا وكشف هذا السر ففضلاً ورحماً وهو ارحم الراحمين -

الصادقين ہر اچھو کر نیا لوگ لے کر انہیں ایک دلیل پر خدا تعالیٰ نے بہ فضل کیا اور فضل اور رحم سب سے بہید بہتر کہو لیا اور وہ ارحم الراحمین
پر قی من یثاء وعیط من یثاء وعیط من یثاء من العارفين - وعلمنا بتعليمه وفهمنا بتفهيمه
بسکو چاہتا ہر اور بسکو چاہتا ہی نیچے پہنکا ہر اور بسکو چاہتا ہی عارفین میں غل کرتا ہے سو ہم نے اسکی تعلیم سے معلوم کیا

وايدنا بتكريره وهو خير المويدين - والهمنا ان السرب حارب فحاربنا وعجبنا انهم يقرون عيسى
اور اسکو سمجھا دیا کہ اور اس غیر المویدین کو ہکو مددی اور ہمارے رب سے بہید بہتر دیکھ مسیح موعود کی لڑائی میں روحانی لڑائی میں جو روحانی

لا يقاتل باجوج وماجوج بل يدعوا عليهم عند اشتداد المصائب هجوم الاعداء كالسهم الصائب
نظر کے سامنے ہو گی انجیل کے گڑ پڑتے ہیں جو عیسے باجوج و ما جوج سے نہیں لڑیگا بلکہ سخت مضیبتوں کے وقت بد دعا کرے گا -

وكذلك يقرون لفظ النظر في كتب الاحاديث ثم ينسونه ولا يتدبرون كالعاقلين ختم الله
اور نیز وہ لفظ نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر ہول جاتے ہیں اور عاقلوں کی طرح نہیں سوچتے خدا تعالیٰ نے

قلوبهم فلا يفهمون دقيقة من دقائق المعرفة ولا نكتة من نكات الحكمة بل نرى ان ذهنهم
آن کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ معرفت کو دقیقہ میں کو کسی نکتہ کو اور حکمت کے نکتوں میں کو کسی نکتہ کو ہی نہیں سمجھتے بلکہ ذہن ان کا

مزمهر وجنه كفه فلا يستشفون لا الحقائق ولا يعنون في الدقائق ويسعون على سطح الفاظ وليسوا
بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہر اور بالذہن کا تہہ ہے پس حقیقت کے مزیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر تیرتے

بحر المعاني واصدين - ومن يفهم رجلاً ما فهمه الله ومن لم يفهم الله فكيف يكون من المهتدين
ہیں اور معانی کے دریا میں غوطہ نہیں اڑ سکتے اور ایسی آدمی کو کون سمجھا کر جسکو خدا نے نہیں سمجھایا اور جسکو خدا نے ہدایت نہیں دی کیونکر ہدایت پاب ہوئے

هذه هي العقيدة التي اشرنا هاني كتبنا خير مرة ولاجل ذلك كفرنا
یہ وہی عقیدہ ہے جسکو ہم نے اپنی کتابوں میں لکھی ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے

واؤذيتنا وكذبنا واخردنا كالذي يترك في البوادي والفلوات منفردا فخن في هذه الدوا
اور ڈکھائی گئے اور جھوٹے گئے اور ہم ایسی کاپیلے پہنچے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں اکیلا چھوڑا ہوا ہو سو ہم سوخت ایک ایسی مسافر کی طرح

کفریب فی خان لا کشغی فی حایة اخوان لکن ید الیاسۃ بل اثرنا الخصاصۃ ونسبنا
 جو سراؤمین آترا ہوا ہونہ ایسے شخص کی طرح جو فساد کر نوالا اور اپنی بہائیوں کی حمایت میں مفسدہ پرداز ہو ہم کسی راست کو نہیں جانتے
 فروۃ امارۃ ورضینا بعباءۃ فقر و ما بالینا طعن نظارۃ ولا لوم اللائمین۔ فلا تبا وریالا
 بلکہ درویشی اختیار کی اور غریبیاست کی پوشین کو پسند کیا اور فقیرانہ گوئی اختیار کر لی اور دیکھو والو کو طعن اور ملامت کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ سوائے
 کاس قسیسین الی ظن السوء ولا تنقض ہذیح یک فان امرنا متنبین واضح ولین
 پاروین کے پیالے چائے والے بظنی کی طرف جلدی مت کر اور اپنی شرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال روشن ہو اور کوئی بات تیری اختیار
 شی فی ید یک ولست من الحاکمین۔ فان کنت تشتاق ان تسقری طرق النمیمۃ فاعلم
 میں نہیں اور نہ تو حاکم ہے اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہوں کو ڈھونڈے پس جان کہہ
 انک خائب ولا یصل الی شی من غیر ظہور سیرک الذمیمۃ ولا تقدیر ان تخفی ما ابدل ہذا
 کہ یہ مطلب تیرا پورا نہیں ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بری خصلتیں ظاہر ہونگی اور تو اسپر قادر نہیں ہوگا
 ولا تضر من حفظ اللہ وهو خیر الحافظین۔ فاعرض عنہا واشتغل بنضرۃ حنیاک ونضرۃ
 کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اسکو چھپاؤ اور جسکو خدا نے چھپا دیا اسکو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور خدا محاسب ظنون میں بہتر جو پس ان باتوں کو کنارہ کر اور
 واصطبح واعبتق واخرج علی جیفۃہا ولا تدخل فیما لست لہ ولا تعصب ولا تشتعل فان مقت
 اپنی دنیا کی ادگی اور سہرو میں مشغول رہ اور دن رات شرب پی اور دنیا کی مردار پر خوشی کرو اور ان باتوں میں غل مت دی جنکی لیاقت تجھ میں نہیں اور
 اکبر من مقتک وان نارہ تشرق الظالمین۔

نہایت بزرگ کیونکہ خدا تعالیٰ کا غضب تیری غضب سے زیادہ ہے اور اسی آگ ظالموں کو جلا دیتی ہے۔

والعجب ان اکابر المسیحین خدعوا خیک وما عرفک حق المعرفة لی هذا الوقت
 اور تعجب کہ بڑے پادریوں نے تجھ میں دھوکا کھایا اور اسوقت تک تجھ کو نہیں پہچان جیسا کہ حق پہچانتا ہے
 من فض متک وکشف دعواک وادمرک عمقک واکتہم کاتحاد عین۔ یا حسرت علیہم لریضعون امل الہم
 اور تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہمت پہنچنے سے قاصر رہی اور تیرے دھوکے والی طرح انکو کھالیا۔ اہر افسوس کہ وہ کیونکہ تیری جیسو
 علی امثالک ولم لا یرجعون الی الیقظۃ بعد التجارب المولمۃ ولم لا یعرفون البطالین۔
 لوگوں پر اپنی مثال پر ہیں اور کیونکہ انکو بھوکا کہ بعد مہیا نہیں ہوتے اور کیونکہ بطالوں کو نہیں شناخت کرتے۔

واما قولک ان قسیسین هذا الزمان لیسوا دجالا معہودا فهذا دجلک اکابر
 اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال کے پادری ہیں جن میں نہ یہ تیری دجالیت ہے اور تو نے مجھ

وسئلت عنی دلیل علیہ فاعلم ان هذا ليس قولي بل قاله المبيع من قبلي فانظر
اس ہونے کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کر یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے مسیح نے ہی یہی کہا ہو سوتا

فی انجیل لوقا فی الاصحاح الثالث من آية ۳۴ الی ۳۷ فستجد ما قلنا من ایاہ

انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت میں غور کر کہ یہی قول ہمارا مسیحے زائد پائے گا اور

وهو هذا يا عدو الطيبين فقال لهم اجتهدوا ان تدخلوا من الباب الضيق فاني اقول

وہ یہ ہے اے پاکون کے دشمن۔ پس مسیح نے ایسے لینے حواریوں سے کہا کہ کوشش کرو تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ

لكم ان كثيرين سيطلبون ان يدخلوا ولا يقدر من بعد ما يكون راس البيت قد قام

میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتر ہے جا میں گئے کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہو سکیں گے اسکے بعد گہرا مالک اٹھا اور

واغلق الباب ابتداء ثم تقفون خارجا وتقرعون الباب يا رب افتح لنا

دروازہ بند کر لیا اور تمہیں دروازے کے باہر کھڑے ہو کر یہ بات کہتی ہوئی دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے میرا مالک اے ہمارا مالک اے

يحيي ويقول لكم لا اعرفكم من اين انتم حينئذ تبتدون تقولون اكلنا قدامك وعلمت

وہ جواب دیا اور کہیگا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اسوقت تم یہ کہنا شروع کر دگے کہ ہم تو تیرے سامنے کھایا اور تو نے ہمارے

في شوارعنا فيقول اقول لكم لا اعرفكم من اين انتم تباعدوا عنى يا جميع فاعلى الظلم هناك

گیوں میں تسلیم دی پس کہیگا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اسے ظلم پیشہ لوگوں میرے سامنے

يكون البكاء وصرير الاسنان متى رثيتم ابراهيم واسحاق ويعقوب وجميع الانبياء في ملكوت

سے دور ہو اسوقت رونا اور دانت پینا ہو گا جب تم دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیاء خدا کی بادشاہت میں

الله وانتم مطرعون خارجا ويا تون من المشارق والمغارب ومن الشمال والجنوب وتكونون

داخل ہو کر اور تم باہر ڈالے گئے اور شرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئیں گے اور خدا کی بادشاہت میں

في ملكوت الله وهوذا اخرون يكونون اولين واولون يكونون آخرين۔ هذا ما كتبنا من

پیشین گئے تب جو پہلے ہیں وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہیں وہ پہلے ہوں گے۔ یہ وہ مضمون ہے جو مجھے

كتابتكم انجيل لوقا بعبارة العربية وما زدتا وما نقصنا بل كما هو هو كالناقلين

تمہاری انجیل لوقا سے اس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور مجھ نے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے

وللمستكرين المستعرفين ان يرجعوا الى ذلك الكتاب ان كانوا من الميراث

اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہیں انکو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہماری تحریر میں شک ہو تو اس کتاب

فلا تضرب عنه صفحا ولا يفتح لك الخد فحوا وفكر بالمنصفين - وانظر ان المسيح
 پس اسی انگار میں موندہ ٹھہرانہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہہ بچہ کو جلا دی اور منصفوں کی طرح فکر کر اور اس بات میں غور کر
 ستمکم فی هذه الآية فاعلى الظلم وقال لعرض عنكم فی يوم القيامة واتصدى بالصدا
 کہ حضرت مسیح نے اس آیت میں تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا کہ قیامت کے دن سو کنارہ کر دن گا اور کہوں گا کہ تم میری عمت
 واقول لستم مني ولا من هذا الجنود فاحسبوا يا معشر الظالمين الكافرين -

میں سے نہیں ہو سوائے ظالمو کافرو دور ہو

واشار الى انكم لستم الحق بالباطل وتركتم امرة وكنتم قوما دجالين - وانت تعلم
 اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تم حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھ کو معلوم ہو کہ
 ان حقيقة الظلم وضع الشر في غير موضعه عمل وبكلا راحة لينتقب وجه المحجبة
 ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے موقع سے اٹھ کر عدا غیر محل پر رکھی جائے تاکہ راہ چھپ جاوے اور ہتھ
 وسيد خرق الاستفاداة ويلتبس الامر على السالكين - فالظالم هو الذي يحل محل
 کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے پس ظالم اس کو کہیں گے جو محزون
 المحرفين ويبدل العبارات كالحائنين ويحترق على الزيادة في موضع التقليل والتقليل
 کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلادے اور جڑت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم
 فی موضع الزيادة كيف وكما وينقل الكلمات من معن الى معن ظلما وزورا من غير
 کر دیوے کیا کیفیت کی زد سے اور کیا کمیت کی زد سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے
 وجود قرينة صارقة اليه ثم ياخذ يدعو الناس الى مفترية كالحادعين - وما
 معنون کی طرف لیجائے حالانکہ اس کے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر وہ کہ دینو والوں کی طرح
 معن الدجل والد جالة الا هذا فليفكر من كان من المفكرين

لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالت کے معنی بجز اس کے کوئی نہیں پس جو شخص فکر کر سکتا ہو اس میں فکر کرے

والقي في روعى ان المسيح سمي الآخرين من النصارى الدجالين

اور میرے دلمیں ڈالا گیا ہو کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاری کا نام دجال کہا اور ایسا

لا الاولين وان كان الاولون ايضا داخلين في الضالين المحرفين والسر في ذلك
 نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے ہی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی ترویج کر نیوالے تھے سو اس میں بہید یہ ہے

ان الاولین ما كانوا مجتہدین ساعین لاضلال الخلق مکمل الاخرین بل ما كانوا
 کہ پہلے نصاریٰ نطق اس کے گمراہ کر نیکی اسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی بھلونے نے کہیں بلکہ وہ ان کوششوں پر
 علیہا قادیان وکانوا لرجل مصفد فی السلاسل ومقرن فی الحبال وکالمسجونین
 قادیان تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں جکڑا ہوا اوقیہ دی ہو۔

واما الذین جاؤا بعدہم فی زماننا هذا فافوا السلاسل فی الدجل والکذب ووضعت
 سرون کو گجوان کے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ وقایت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے ان پر
 عنہم ایاصرہم وافلاہم ونجاہم عن السلاسل التی کانت فی ارجلہم ابتداء من عند
 بندوں کا امتحان کر نیکی لڑائی کی ہمت کر دیوں اور ان کے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے ان کو
 وکان قدراً مقضیاً من رب العالمین وکان قدراً فیروز وابتداء من سنة من الهجرة
 ثابت دیدی جو ان کے سیروں میں تھے اور یہی ابتدا سے مقدر رہنا اور ایک ہزار ہجری گزرنیکے بعد ان کا خروج شروع
 ظہروانی ہذا الایام کغول تخلص وخرج من السجن ثم استوی علی راسه ولا یالی زافرة

سوا بیان تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسے دیو کی طرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے
 وحرب خلقوا علی شاکلته وکانوا القبولة مستعدین۔ ثم اثناعوا کیف شاءوا من انواع الکفر
 ان عزیزوں اور اس گردہ کی طرف رخ کر لیا جو اس کے موافق اور اس کے قبول کر نیکی لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے
 واصناف الوساوس وکانوا قوماً متولین۔ وهذا هو الذی کتب فی الصحف الاولی از الشعب

جس طرح یا کافروں کو شائع کیا اور طرح کے وساوس پیدا کیونکہ وہ ایک لدا قوم سے اور یہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں
 الذی هو الدجال یلیث فی السجن الی الفسدة ثم یخرج بفوج من الشیاطین فلیتذکر
 لکھی گئی ہے کہ وہ اتر دیا جو دجال ہے ہزار ہرگز تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلیگا
 من کان من المتذکرین۔ کذلک خلصوا بعد الف وثمان مائت وکثروا مع

سوا اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے اور خدا کی حرمت اور اس کے عہد کو پہلادیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا
 واحفظوا ربہم محترنین۔ وجمعوا کل جہدہم لاضلال الناس واستبدوا المکاند

اور تو بخبان کر کے اپنے رب کو غصہ دلایا اور اپنی تمام کوششوں کو دلوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا
 کالحناس وجاءوا بسحر مبین۔ واضاعوا التقویٰ والعمل الصالح واکاوا

ارتسام تمہا پر کو کام میں لائے اور تقویٰ سے اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے

على كفارة لا اصل لها واتبعوا كل اثم واستعدوا كل عذاب وكذبوا

سفرہ پر نتیجہ کر بیٹھے جس کی کجیہ بھی اصل نہیں اور ہر ایک گناہ کی ادنیٰ ہونے پر وہی کی اور ہر ایک عذاب کو شیریں

للمقدسین وتجنوا وقالوا نحن عباد المسیح واحبائہ وہم مات ان تراجع الفاسقین

سمجھ لیا اور پاک لوگوں کی تکذیب کی اور کوشش کی جو انکے عیب ٹھونڈ میں اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے اور اس کو پیار ہیں مگر کہاں

مقت الصالحین۔ وقد سمعت آفان المسیح سماهم فاعلى الظلم وسمعت ان الظلم

پر کتا ہو کہ ایسے فاسقوں کے ساتھ نیکوں کا میل ہو اور تو ابھی سن چکا ہے کہ مسیح نے انکا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور انکو

والدجل لئے واحد وقد قال الله تعالى انت اكلمها ولد تظلم منه شيئاى لتتقص

یہی سن لیا ہو کہ ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ بعد میں فرما ہو کہ اس نے اپنے پورا پہل دیا اور اس میں کچھ نہ کیا

واطلاق الظلم على النقص الذي كان في غير محله او الزيادة التي ليست في موضعها

اور لفظ ظلم کا ایسی ہی اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہو

امر شائع متعارف في القوم وهذا هو الدجل كما لا يخفى على المتبصرين۔

جو قوم پیش شائع متعارف ہے اور ایسی کا نام دجالیت ہو جیسا کہ سمجھ دار لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔

فلا شك ان قسيس هذا الزمان دجالون كذابون يملكون علم الناس

پس کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو اپنے امر و نہی کی

من نفقات فيهم وكل نوع خداع فيهم الخاتر يلغ من جهتهم والتلبس من صورتهم وعبد

پہنکوں اور اپنے فریوں سے ہلاک کر رہے ہیں فریب انکی پیشانیوں پر چمکتا ہے اور حق پٹی انکی صورت سے ظاہر ہے

في مكائدهم ودجلهم نظيرهم في تضاريف الزمان ولا مثيلهم في نوع الانسان يفتنون

اور ہم انکے فریوں اور انکی دجالیت میں اگلے پچھلے زمانہ میں کوئی نظیر نہیں پائے اور نہ نوع انسان میں انکی مانند دیکھو

لا حطار لفضلو الدار ويبدلون المال للذي رغب فيهم ومال وتجدهم في كل

ہر شکل جگہوں میں مگر اگر نیچے لوگوں میں جاتے ہیں اور بہت سے مال ایک ایسی آدمی پر خرچ کر دیتے ہیں جو انکے دین کی طرف رغبت کرے

تلبس وسيع المورد في كل خداع مبسوطة اليد وتجدهم في كل كيد ماهرين۔ وكما ان

اور ہر ایک فریب میں ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہو اور ہر ایک کرم میں شے لیے ہاتھ میں اور ہر ایک مضبوطی میں ماہر ہیں اور جیسا کہ

المسيح يستقيم الدجالين فاعلى الظلم لك القرآن سماهم دجالين۔ وقال يا اهل

مسیح علیہ السلام نے انکا نام دجال رکھا ہے اس طرح قرآن ہی انکو دجال کے نام سے موسوم کرتا ہو کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل

وَلَا تَخَافُون وَلَا تَمُوتُ مَعَ أَجْفَانِكُمْ وَلَا تَبِيدُوا عِرْصَانَكُمْ وَلَا تَتَّبِعُونَ مَثَلَهُمْ مَن - اَلَا تَرَوْنَ اَنَّهُمْ
 نہیں ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہیں ہوتے اور تمہاری بدن پر لرزہ نہیں پڑتا اور پشیمان ہو کر توبہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے
 اَعْرَبْتُمْ وَشَدَّدْتُمْ فِي هَذِهِ الْعُقَاثِدِ وَتَرَكْتُمْ اَصْلَ وَتَمَّيْلْتُمْ عَلٰی الزَّوَادِ وَتَخَالَفْتُمْ اَصْلَابَكُمْ
 کہ انہوں نے اور زاداتیں تمہارے عقیدوں میں داخل ہیں اور تم نے اصل کو چھوڑ دیا اور زاید اور بے اصل باتوں پر جھجک گئے اور پہلوں
 وَالْآخَرِينَ - لَمْ تَسْمَعُونَ قَوْلَ الدَّاعِي وَلَا تَتَّبِعُونَ الرَّاعِي بَلْ تَلْدَغُونَ كَالْاَفَاعِي
 اور پھلوں کی تیسری مخالفت کی۔ تم کیوں ایک بلائیو ایکلی آواز کو نہیں سنتے اور چرائیو ایکے پیچھے نہیں چلتے بلکہ تم سانپوں کی طرح کاٹو اور دوڑنے
 وَتَلْبَسُونَ كَالذَّبِّ السَّاعِي وَتَمَشُونَ صَمًا يَكْمَأَعْيَا مُتَكَبِّرِينَ مَغْرُورِينَ - وَانَّمَا مَثَلُنَا
 والے بہتر کے کی طرح ہلکے کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کی موت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھ سکتے اور تجر اور غرور میں چلے جاتے ہو اور تمہیں عت کی کو
 فِي دَعْوَتِكُمْ كَمَثَلِ الذِّئْبِ عَادِي عَجَمَاءَ وَبِنَادِي صَفْرَةَ صَمَاءَ اَوْ يَكْمَأَعْيَا مَيْتِينَ - يَا حَسْرَةً
 وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سوات کرے یا ایک پتھر سخت کو بلا دی یا مردوں سے بات کرے
 وَآهًا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُتَنَصِّرِينَ كَيْفَ يُعْرَضُونَ عَنْ الْحَقِّ الصِّرَاحِ وَيُضْتَجَعُونَ فِتْنَةَ الْمَسْتَرِجِ
 کرستانوں پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کش جاتے ہیں اور ایسے سو رہے ہیں جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہو اور خوبصورت
 وَيَتَرَكُونَ ذَيْلَ الصَّبِيحِ الْمَلِيجِ وَيَمِيلُونَ اِلَى الشَّيْبِ الْقَتِيعِ وَيَا بُونَ اللّٰهِ مَغْطِينَ - نَبْذِلُ
 عقاید کا دھن چھوڑتے اور مکروہ عقیدوں کی طرف جھک جاتے ہیں اور ناشکری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو حکم کو یوں
 اَمْرًا نَبْذِلُ لِحَذَأِ الْمَرْقِعِ وَكُفْرًا بِالْكِتَابِ الْمَوْقِعِ مَجْتَرِينَ -
 پہنکدیا جیسی ایک پورانی بیٹی جوئی کو پہنکدیا جا اور ایسی کتاب سے جس پر الٹی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہے۔

وَحَسِبُوهُ جَنَّ حُلُوا الْجَانِ

اور دنیا کو ایک شیریں اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

وَتَرَكُوا الدِّينَ مِنْ حُبِّ الدِّانِ

اور شراب کے غم سے پیار کر کے دین کو چھوڑ دیا ہے

وَعِيدٍ وَالْغَوَانِي وَالْاَغَايِي

اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتیں اور گیت اور دلوں کو کھینچتے ہیں

وَمَشْغُوفِينَ بِالْبَيْضِ الْحَسَنِ

اور بہتر سے سفید رنگ عورتوں کے فریبہ میں

اِلَى الدُّنْيَا اَوْ حُبِّ الْاَجَلِ

ان لوگوں نے جو بہت ہی گناہوں میں مبتلا ہیں دنیا کو اپنا چاہنا پناہ فراہم کیا ہے

فَسُوا مِنْ جَهْلِهِمْ يَوْمَ الْمَعَادِ

اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو ہلکا دیا ہے

قَرَاهِمَ مَا تَلِينَ اِلَى مَدَامِ

تو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لگ جھک گئے

وَكَمِنْهُمْ اِسَارَى عَيْنِ عَيْنِ

اور بہتر سے ان میں سے بڑی بڑی آنکھوں کی عورتوں کی قیدی ہیں

لَهْنَ عَلَیْ بَعُولَتِهِنَّ حَکْم

وہ عورتیں اپنے خاوندوں پر حکم کرتی ہیں

دَمَاءُ الْعَاشِقِينَ لَهْنَ شُغْلٌ

اپنے عاشقوں کو قتل کرنا ان عورتوں کا کام ہے

وَمِنْ عَجَبِ جَفَوْنَ فَاتَرَاتِ

اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ بے لکین جوست اور نیچوٹ ہیں

بِنَاطِرَةِ تَصِيدُ النَّاسَ لِحَا

وہ عورتیں اپنی آنکھ کی نیم نگہ سے لوگوں کو شکار کرتی ہیں

وَأَيُّ الْأَمْنِ مِنْ تِلْكَ الْبَلَايَا

اور ان بلاؤں میں نجات پانا لوگوں کیلئے غیر ممکن ہے

فَعِشَاقُ الْغَوَايِي وَالْمِثَالِي

سو جو لوگ عورتوں اور مردوں کے عاشق ہیں

يَصْدَوْنَ الْوَرَى مِنْ كُلِّ خَيْرٍ

لوگوں کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتی ہیں

عَمَايَاتِ الرِّجَالِ تَزِيدُ مِنْهُمْ

لوگوں میں اُنکے سبب سے گمراہی پہنچتی جاتی ہے

وَمَا مِنْ مَلْجَأٍ مِنْ دُونِ رَيْتِ

اور ان آفتوں میں بچنے کیلئے بجز اُس خدا کوئی گریز گاہ نہیں

فَنَشْكُو هَارِيْنَ مِنْ الْبَلَايَا

سو ہم ان بلاؤں سے بہاگ کر اُس خدا کی طرف شکایت لیجاتے ہیں

جَرَتْ حَزْنًا عَيُونٌ مِنْ عَيُونِي

میری آنکھوں سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے

فَهَلْ وَجَدْتَ ثَكَالِي مِثْلَ وَجْدِ

پس کیا وہ عورتیں مجھ کی طرح ایسا غم کتنی ہیں جتنی میں ہوں

تَرَى كَلًّا كَمَنْطِقِ الْعَنَانِ

اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور بے نیازی ہیں

بَعَيْنٍ انْجَلَتْ نَطِيْقَانِ

آہ قتل آنکی آنکھ ہے جو پہاڑوں کے ہر دو ٹکڑے میں

اَسْرَيْنِ الْخَلْقِ اَفْعَالِ السَّنَانِ

لوگوں کو برہنہ ہونے کا کام دکھلا رہی ہیں -

تَفُوقِ بِلَحْظِهَا رَحْمَ الطَّعَانِ

جتنے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نبروں کو زخم پر فوقیت رکھتی ہے

سَوَالَهُ الَّذِي مَلِكِ الْأَمَانِ

بجز اُنکے کہ اُس خدا کا رحم ہو جو امان بخشو کا بادشاہ ہے

اَضَاعُوا الدِّينَ مِنْ تِلْكَ الْأَمَانِ

اُنہوں نے انہیں آرزوؤں کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

وَيَغْتَاطُونَ مِنْ تَخْلِيصٍ عَافِي

اور اس بات سے غصہ کرتے ہیں کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

وَفَتْنِ الدَّهْرِ تَمُوتُ كُلُّ آتِ

اور فتنے و مہم بڑھتے جاتے ہیں

كَرِيمٍ قَادِرٍ كَهْفِ الزَّمَانِ

جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

لَهُ اللَّهُ الْحَفِظُ الْمُسْتَعَانِ

جو اپنی بندوں کا نگہبان اور بقدرت دینی مددگار بنو الہی

بِمَا شَاهَدْتَ فِتْنًا كَالدِّخَانِ

جبکہ میں نے اُن فتنوں کا مشاہدہ کیا جو دھوئیں کی مانند ہیں

اِذْ اَمَّ هَلْ لَهَا شَانُ كَشَافِي

کیا کہہ کے وقت ان کا ایسا حال تھا جو میرا حال ہے

وَلَمَنْ ظَالِمٌ يَبْغِي فُسَادًا

بہترے ظالم ہی چاہتے ہیں جو دنیا میں فساد اور گناہ پھیلے

تَفَاحِشُهُمْ تَجَاوَزُ كُلَّ حَدٍّ

پادریوں کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے

فَكُنْتُ أَطَالُ الْعَنَ كِتَابِ سَابِ

میں نے ایک شیخ شخص کی پادریوں میں سو کتابیں بھی جنر گالیاں دیں ہیں

رَتَبْنَا فِيهِ كَلِمًا مُحْفَظَاتٍ

ہم نے اس کتاب میں دیکھو دیکھو جو غصہ دلانے والے سہجے

صَبْرٌ عَلَيْهِ حَتَّى عَيْلٌ صَبْرٌ

میں نے اس بات پر صبر کیا یہاں تک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا

وَتَأْتِي سَاعَةٌ أَنْ شَاءَ رَبِّي

اور وہ گھڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ

أَخَذْنَا السَّبَّ مِنْهُمْ مِثْلَ دِينَ

اُن کی گالیاں ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہیں

سَنَغْشِيهِمْ بِبِرْهَانٍ كَعَضْبٍ

ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتھ ان کے سر پر پھونچیں گے

بِفَاسٍ تَحْتَلِي تِلْكَ الْخَلَا

ہم اس گہاس کو دلائل کے تیر کے ساتھ کاٹیں گے

بِحُجَّةِ الْعَدَا قَدْ حُلَّ غَوْلُ

ان دشمنوں کی کہو پری میں ایک بہت داخل ہو گیا ہے

لِنَادِيْنٍ وَدُنْيَا لِلنَّصَارَةِ

ہمارے حصہ میں دین آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں دنیا

سَمْنَا كُلَّ نَوْعِ الضِّيمِ مِنْهُمْ

ہم نے ہر یک ظلم اُن کا مہرٹا لیا

وَقَسِيصِينَ أَصْلَ الْاَفْتِنَانِ

اور توحید میں فتنہ انگیزی کی جڑ پادری لوگ ہیں

كَانَ عِذَاءُ هُمْ فَحْشَ اللِّسَانِ

گویا بدزبانی اُن کی غذا ہے

وَتَمَطَّرُ مَقَلَّتِي مِثْلَ الرِّثَانِ

سو میں اس کتاب کو دیکھتا تھا اور میری آنکھیں سینہ کی طرح آنسو جاری تھیں

وَسَبَّ الْمِصْطَفَى بِحُرِّ الْحَنَانِ

اور دیکھا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں لگائی ہیں جن کا شکر دیتا ہے

وَنَارُ الْغَيْظِ ثَارَتْ فِي جَنَانِي

اور غصہ کی آگ مجھ میں بھڑکی

أَقْرَأَ الْعَيْنَ بِالْخَصَمِ الْمَهَانِ

کہ ہم دشمن کی رسوائی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر گئیں

وَعَزَّتْنَا لَدَيْهِمْ كَالرَّهْأَانِ

اور ہماری عزت ان کے پاس گرد کی طرح ہے

رَفِيقُ الشُّفَرَتَيْنِ أَخِ السَّنَانِ

جو ایک کناروں والے نیرہ کا بہائی ہے

وَرَمَحُ ذَابِلٍ وَقَنَا الْبِيَانِ

اور نیزہ برچی باریک خاک دالی اور بیان کے نیزوں کے

فَفَرَجَهُ بَايَاتُ الْمَشَاكِبِ

سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالیں گے۔

وَمَقَّتِ الضَّرَّتَيْنِ مِنَ الْعِيَانِ

سو یہ دو سوتوں کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہر یک کے پیشدیر ہے

وَلَكِنْ سَبَّاهُمْ صِلَا جَنَانِي

مگر اُن کی گالیوں نے ہمارا دل حبلایا۔

سَعَوَانِ يَجْعَلُوا أَسْدًا نَعَاجًا
آہوں نے کوشش کی کہ اس کی طرح شیر و گاو بہترین بنائیں

وَوَثَبَتْهُمْ كَسْرَحَانَ خَرِيءٍ

اور ان لوگوں کا حملہ اسی بہترین کی طرح ہر خوشکار کا طالع ہے

وَبِاطْنِهِمْ كَجَوْفِ الْعَيْرِ قَفَرٍ

اور اندران کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی

أَمْرًا وَغَلًّا جَهْلًا وَابْنُ وَغَلٍّ

میں ایک غیس ابن غیس جاہل کو دیکھتا ہوں

هَرِيرِ الْكَلْبِ لَا يَحْتَوِ بَنِيهِ

کتے کی آواز اس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی

أَلَا يَا أَيُّهَا الْمِحْزَرُ الشَّيْخُ

اے بخیل بدخلق اور مرص

وَمَا تَدْرِي الْهَدْيِ وَحَمَلَتْ جَهْلًا

اور تو نہیں جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جہل سے تونے

تَتَضَنُّضُ مِثْلَ نَضْنَةِ الْأَفَاعِي

اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ

هَلُمَّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ صَدَقًا

خدا کی کتاب کی طرف

شَغَفْتُمْ أَيُّهَا النَّوْكَ بِشَوَاكٍ

بے وقوفو! تم کانٹوں پر فریفتہ ہو گئے

وَأَثَرْتُمْ أَمَّا عَزْ ذَاتِ صَخْرٍ

اور تم ٹکریوں اور بڑی پتھروں کے زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی

وَمَا الْقُرْآنُ إِلَّا مِثْلُ دُسْرٍ

اور قرآن حقیقت بہت عمدہ اور کیدانہ ہوتیوں کی طرح ہے

وَلَيْتَ اللَّهُ لَيْتَ لَا كُضَانَ

اور شیر شیر ہی ہیں وہ بہتر کی طرح نہیں ہو سکتے

وَصُورَتُهُمْ كَذِي حَبِّ مُقَانِي

اور صورت انہی ایک لمن سار دوست کی طرح ہے

مِنَ التَّقْوَى وَبَطْنُ كَابِلِفَانٍ

اور پیٹ ان پالیوں کی طرح ہے جو کھانے سے بہرہ ہونے ہوتا

يُرِي كَالْمَرْهَفَاتِ لَفِي اللِّسَانِ

جو تیز تلواریں کی طرح اپنی زبان کا شعلہ دکھاتا ہے

عَلَى الْبَدْرِ الْمَطْهَرِ مِنْ عَثَانٍ

جس کو خدائے گرد و غبار اور دھوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

هُوَ كَذِي اللَّيَانَةِ فِي الْهَوَانِ

تو محتاجوں کی طرح ذلت کر گڑھے میں گر گیا

أَنَا جِيلُ النَّصَارَى كَالْأَتَانِ

انجیلوں کو اٹھایا جیسا کہ ایک گدھا یا راہنما ہے

وَتَهْدِي مِثْلَ عَادَاتِ الْأَدَانِ

اور کہینوں اور سفنوں کی طرح بکواس کرتا ہے

وَأَيْمَانًا بِتَصْدِيقِ الْحَسَنِ

صدق اور دلی ایمان سے آجا

وَأَعْرَضْتُمْ عَنِ الزَّهْرِ الْحَسَنِ

اور خوبصورت چہرہ لون سے کنارہ کیا

عَلَى مَحْضَرَةٍ قَاعِ هَبَانٍ

اور ایسی میں کہ چہرہ چوہرہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابلِ رشک ہے

فَرَادَتْ زَانَهَا حَسَنَ الْبَيَانِ

جو حسن بیان سے اور بھی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

وما مست الف الكاشحين

اور دشمنوں کی متیلیان ان معارف کو چھپی ہوئی ہیں

بهما شئت من علم وعقل

اس میں ہر یک علم اور عقل سے جکا تو طالب جو

یسکت کمن يعد وبضغن

ہر یک ایسی دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دھڑکتا ہے

رثینا دیر مزنتہ کثیرا

ہم نے آگے سینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے

وما ادراك ما القرآن فیضا

اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رستہ کی شے ہے

له نوران نور من علوم

اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرا

کلام فائق مارق طرفی

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر یک کلام سے فوقیت لے گیا

ایات الشمس عند سناہن

آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک تہڑان سا ہے

واین یكون للقران مثل

اور یہ ان کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو

ورثنا الصحف فاقه کل کتب

ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے

وجاءت بعد ما خرت خیام

اور اس رفعت آیا جبکہ پہلے خیمہ منہ کے بل گر چکے تھے

محت کل الطرائق غیر بر

ہر یک کو بنیہ نیکی کے راہ کے مسدود کر دیا

معارفہ الی مثل الحصان

جو قرآن میں ایسی طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پر لٹھیں پہلو عورت چھپی ہوئی

واسرار و ابکار المعانی

اور اذرا اقسام کے بہیاداری صداقتیں اس میں بہی ہیں

یبکت کل کذاب وجانی

اور ہر ایک ایسی شخص پر تمام محبت کرتا ہے جو دھوکا دے گا اور گمراہ کرے

فدینا ربنا ذا الامتنان

سو ہم اس خدا پر سربان ہیں جو ایسے احسان کئے

خفیر جالب غوالجنان

وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کی طرف کہنچتا ہے

ونور من بیان کا بھمان

فصاحت بلاغت کا نور جو روانہ فقرہ کی طرح چمکتا ہے

جمال بعد والنیران

اور آگے بڑھ کر کوئی مثال معلوم نہ ہو اور آفتاب اور قمر ہی اچھو دکھائی دے

وما للعل والسبت الیمنی

اور اعل سے نری کے سرخ چڑی کو نسبت ہی کیا ہو گو من کی ساخت ہو

ولیس له بهذا الفضل ثانی

کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

وسبقت کل اسفار بشان

اسی کتاب جو اس کی کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئے ہے

وخریبت البیوت مع المبانی

اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

وجذبت راس بدعات الزمان

اور ان تمام بدعتوں کا سرٹ دیا جو زمانہ میں شروع ہوئے تھے

كَانَ سَيُوفَهَا كَانَتْ كَنَارَ

گویا اسکی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں

اِذَا اسْتَدْعَى كِتَابَ اللّٰهِ مَثَلًا

جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا

وَسَلَبَتْ جُرْثُومَ الْاَسْنَانِ مِنْهُمْ

اور پیش قدمی کی ہمت ان سے سلب ہو گئی

فَمِنْ عَجَبٍ اَلْبَوَا مِثْلَ مِيتٍ

سو یہ عجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کی طرح ہنہ کوں جا پڑے

وَاَنْزِلْهُ مَهِيْمَنَا حٰدِيًا

اور خدا تعالیٰ نے اسکو ہٹیل اور طالبِ عارض نازل کیا

وَصَارَتْ حُصْبُهُمْ فِرْقًا ثَلَاثِيًا

اور ان کی جماعتیں کئی فرقے متفرق ہو گئے

وَمِنْهُمْ مَنْ تَلَبَّبَ مَسْتَشِيطًا

اور بعض نے قرآن کے مقابلے سے عاجز آکر تیار ہونے

فَاَنْتُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ مَا اَصْبَحُوا

ہوئے سن چکے ہو کہ ان کو کیا کیا سنائیں ہیں

وَيَا كَانْ جَزَاءُ سَلِّ السَّيْفِ سَيْفًا

اور تلوار کہیں چنے کا بدلہ تلوار ہی تھی سو جو چہ نہ ہوئے سناؤ

اِذَا هَارِيَتْ رَحَى الْبَلْعِ عَلِيمٌ

اور جبکہ سختی کی چکی ان پر چلی سراپا ہو

فَطَفِقُوا يَهْرَبُونَ كَمِثْلِ حُجَيْنٍ

سو انہوں نے ایک نامرد کی طرح ہانکنا شروع کیا

اِذَا بَاثِلًا هَدَا قَتِيلٌ لَقَيْنَ

اور جبکہ انہیں زاپہ مقتولوں کو ٹلیوں کی طرح دیکھا

يَا حَرِيتَ فَيَارِيقِ الْاَدْلَى

اُن سے وہ تھم کے چلے گئے جو سفر لوگوں کے ہاتھ میں تھی

فَعَيَّ الْقَوْمَ وَاسْتَتَرُوا كَفَانِي

سو قوم مقابلہ سے مایوس ہو گئی اور فنا شدہ چیز کی طرح چھپ گئی

مِنْ الْهَوْلِ الَّذِي حَلَّ الْجَنَانِ

اور یہ ہیبت آہی تھی جو ان کے دل میں بہہ گئی

وَقَدْ مَرِنَا عَلَى لَطْفِ الْيَمِينِ

حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکھتے تھے

فَفَقِرُوا كُلَّهُمْ كَالْمُسْتَهَانِ

پس کفار اسکی مشق پر قانع نہ ہو کر اور سرگردان ہو کر ہلک گئے

فَمِنْهُمْ مَنْ اَتَى بَعْدَ الْحَرَانِ

پس بعض ان میں سے تو سرکشی سے باز آ گئے

لَحَرْبِ الصَّادِقِينَ وَالطَّعَانِ

اور غضب میں آکر رہت بازوؤں کو تھجگہ کیوں لیتے تیار ہو گئے

بِضَعْعَةِ السَّيْفِ مِنَ الْهَوَانِ

اور تلوار ہون کی سہ کوئی سر کیسی زلت آٹھائی

فَلَمَّا اَخْلَقُوا كَالْحَبَانِ

گو چکھیا یا یہ آٹھیل بول ہو کر چھپنا پڑا لیکن تو ان کی ہنر و اتوار

فَكَانُوا لَهْوًا فَوْقَ الدَّهَانِ

جیسے آٹے کی ایک ٹہنی چکی کے آٹے سے چڑی ہوئی ہے جو چکی کے نیچے

فَاَخَذُوا شَمَقًا مِثْلَ ضَلَكِ

پس پکڑے گئے اور بھیدوں کی طرح قتل کئے گئے

فَرَفَعُوا طَاعَةَ عِلْمِ الْاِمَانِ

تب انہوں نے امان طلب کر کے لو ہٹیاں اٹھائیں

سِرَّةَ الْحَى جَاوِدًا نَادِمِينَ

اور قیامت کے سرور و شرمندہ ہو کر آئے ہیں یہی اصل مطلب

وَأَمَّا الْجَاهِلُونَ فَمَا أَلَعُوا

مگر جاہلون نے ان کا حکم نہ

سَقُوا كَاسَ الْمَنَاءِ ثُمَّ سَبَّحُوا

موت کے پالے ان کو پلائے گئے

فَهَذَا أَجْرُ جَهْلٍ الْجَاهِلِينَ

سو یہ جاہلون کے جہل کی سزا تھی

وَمَا كَانَ الرَّحِيمُ مَذِلَّ قَوْمٍ

اور خدا سے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا

وَهَلْ حَدَّثَتْ مِنْ أَنْبَاءِ أَمَمٍ

کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے

وَكُلُّ النُّورِ فِي الْقُرْآنِ لَكِنْ

اور تمام اور ہر ایک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں

بِهِ نَلْنَا تَرَاثَ الْكَاهِلِينَ

ہم نے اس کے وسیع سے کالموں کی وراثت پائی

فَقُمْ وَاطْلُبْ مَعَارِفَهُ بِجَهْدٍ

پس اٹھ ادریکوشش کے ساتھ اُس کے معارف طلب کر

اتَّخِذْ عِزَّ الدُّنْيَا الدُّنْيَا

کیا تو اس دنیا کا رے کی عزتوں کا طالب ہے

اتْرُكْهُ يَا أَخِي بِالْخَنَازِنِ حَقًّا

اور بھائی کیا تو سراپے میں رنومین اپنی حق سے راضی ہو گیا

عَلَى بُسْتَانِ هَذَا الدَّهْرِ فَاكُنْ

ابن دیا کے باغ پر تیر رکھ ہے

فَرَحِمِ الْمَضْطَّعِ بِحُرِّ الْخَنَانِ

نے جو دریا کے بجائش ہے ان کا گناہ سناں کیا

فَاعْدِمْهُمْ فَتَوْسِ الْأَخْفَانِ

سو بجھنی کے تیروں نے انکو مسدود کیا

إِلَى نَارِ تَلَوَّحَ وَجْهَ جَالِيَةٍ

اور پیرہ اس آگ کی طرف کیجئے گویا جو مہم کا سناں تھی

مِنَ الرَّحْمَنِ عَدْلًا لِّلْعِثْقَانِ

یہ سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے استوہوی جائز ہے خدا اور پیرہ

وَلَكِنْ بَعْدَ ظَلَمٍ وَافْتِنَانٍ

مگر اس وقت جبکہ ظلم اور فتنہ اذنی اختیار کرے

رَوْأَ قَبْحًا بِأَفْعَالِ حَسَانٍ

جن کو نکلی کرتے کرتے بدی پیش آئے

يَمِيلُ الْهَالِكُونَ إِلَى الدَّخَانِ

مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں

بِهِ سِرْنَا إِلَى الْقَصْدِ الْمَعْلُومِ

ہم نے اُنکے وسیع سے حقیقتوں کے اخیر تک سیر کیا

وَنُحِفُ شَرَّ الْعَوَاقِبِ وَالْهَوَانِ

اور انجہل بد اور ذلت کی بدیوں سے خوف کر

اتَّطَلَبْ عِشْرَتَهَا وَالْعِشْرَةَ

کیا تو اس دنیا کے عیشوں کو ڈھونڈ رہا ہے اور اسکی تائیں نا

وَتَنَسِيْ وَقْتُ تَبْدِيلِ الْمَكَانِ

اور اس وقت کو بھلا دیا جو تبدیلی مکانی کا وقت ہو

فَكَمْ شَجَرٍ يَجَاحُ مِنَ الْإِهَانِ

سو بہت سے درخت جو اس کی ہرے جہر میں

و کم عنق نکسرها المنايا

اور مو اتین بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں

تری فی ساعة سر لرجل

اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہو کہ ایک گہری ایجو کیلے کئی تخت بچو

وانی ناصح خل امین

اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں

یکرم جاہل قبل ابتلاء

جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وکفری نے عدو الحق حسیقا

اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا

صوارمه علی مسلات

اُس دشمن کی تلوار میں میری پرکھنی جوئی ہیں

وانی قد وصلت ریاض حقی

اور میں اپنے پیارے کے باغون میں پہنچا ہوا ہوں

ہویت الحب حتم صار روحی

میرے اس پیارے سے محبت کی بابت تک نہ میری جان بچ گیا

بوجه الحب لست حریر ملک

اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریر نہیں

عمود الخشب لا ابغی لسقف

میں لکڑی کے ستون اپنی چیت کیلئے نہیں چاہتا

ورثنا المجد من ذی المجد حقاً

ہم نے بزرگی کو خدائے ذالمجد سے پایا

دخلت النار حتی صرت ناراً

میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہو گیا

و کم کف و کم حسن البنان

اور بہت ہتھیلیاں اور بہت سی خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جاتی ہیں

وفی الاخری تراک علی الاران

اور پہرہ دوسری گہری میں وہی مردانہ بات مردہ پر پڑا ہوا ہوا ہے

ویدیری نور علی منیرانی

اور جو شخص مجھے دیکھو وہ میری نور علم کو معلوم کرے گا

وقدر الخبر بعد الامتحان

اور وہ انا تو میری تعظیم کے امتحان کے بعد کیجاتی ہے

فقلت اخسأ یرانی منہدانی

سو میں نے کہا رخ منہ سے مجھے ہدایت دی وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے

وانی نحو وجه الحب رانی

اور میں اپنے پیارے کی طرف دیکھ رہا ہوں

ویطلبنہ خصم فی المحلہ

اور دشمن مجھے جنگوں میں تلاش کر رہا ہے

وارتانی جنانی فی جنانی

اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

کفانی ما اری نفسی کفانی

اور یہ میری لئے کافی ہو کہ میں اپنی نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

رحب صار لی مثل البوان

اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہو گیا ہو جیسا ستون

وصتبغنا بحبوب مقانی

اور اس مٹنے والے پیاری کے رنگ سے ہم رنگے گئے

ونخلی فاق افکار الافانہ

اور میری کچھ رنگہات پات کے نکلنے سے بہت بلند ہو گئی

نصوری منتقاۃ غیر کدرا

اور میری شراب ایک چٹنی ہوئی شراب اور مصفا ہو

ولست مواریا عن عین ربی

اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں

ید ہدء راس کذاب غیور

اور وہ جھوٹے سر کو خاک میں بدلانا ہو کیونکہ غیر متبدل ہو

وانا الناظر من الی قدیر

اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں

وانا الشاربون کئوس جد

اور ہم پر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں

وانا الواصلون قصور مجد

اور ہم بزرگی کے محلوں تک پہنچ گئے ہیں

وابد رنا من الرحمان بد

اور ہماری لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے

ومن الفائزون کمال فوز

اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں

ویارزنا العدا متسلحینا

اور ہم مسلح ہو کر مخالفوں کے مقابل پر کھڑے ہو گئے ہیں

وما جئنا الوری فی غیر وقت

اور ہم خلق اللہ کے پاس بیوقت نہیں آئے

کخذ روف ندحرج راس عجز

اور ہم ہر گئی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گرد شرمی رہے ہیں

عریف فرس نفسی عند حرب

میرے نفس کو گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی نزاکت رکھتا ہے

مشعشعۃ بماء الاقتران

جس میں آبی بخت کا پانی ملایا گیا ہے

وان الله خلای یرانے

اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھ کو دیکھ رہا ہے

ویهلكہ کصید مستہان

اور اسکو اس شکار کی طرح ہلاک کرتا ہو جو سرسبز اور سرگردان ہو

قرب قادیر حب مدانی

جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اسکو اولین حاصل ہوتا ہو

وانا الکاسرون فتوس خانی

اور ہم فضول گو کے تہروں کو توڑ رہے ہیں

وانا الفاصلون من الی دانی

اور ہم نے ادنیٰ لوگوں سے جدائی اختیار کر لیا ہے

فخن المبدعون ولا نمانی

سو ہم چاند کو اپنے واسطے ہیں اور منتظاری کرنا تو نہیں

ومن المنعمون ولا نغانی

اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے

ولسنا قاعدین کمثل وانی

ہم سست آدمی کی طرح ہم بیٹھے رہے نہیں ہیں

وذو حجریری وقت الرثان

اور عقل مند جانتا ہے کہ بائیں کا وقت کونسا ہو

وتبنا من ملاحب صولحان

اور صولحان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہیں

ویدری التمر من شد البطلان

اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہو کہ مطلب کیا ہے

مگر یزین کمثل برق

بڑا حملہ اور سہ جہ برق کی طرح اتر رہا ہے

وانا سوف نوجر من ملیک

اور ہم غریب اپنے بادشاہ سے پادش پائینگے

وکا پس قد شربنا فی وہاد

کئی پیالے تو ہم نے شیب میں پئے

وهذا کلمہ من فضل ربی

اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے

اری اشہار رحمته عظاما

اسکی رحمت کے درختوں کو میں بڑی بڑی دیکھتا ہوں

وقوی کفرونی من عناد

اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا

فیالغان لا تھلک عجزا

پس اے لغت کرنا لے میری جلدی ہلاکت سے

وشک البین صعب حزن

اور جلد جدا ہونا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے

ولا تعجب لقوی وادعائی

اور میرے قول اور میرے دعویٰ سے تعجب مت کر

والرحمان فی کلمہ دیمون

اور خدا تعالیٰ اپنی کلمات میں کئی بہرہ رکھتا ہے

وکلمہ مہفہ ذقاساق

اور بہت سونے کے تازک اور باربک ہیں

فیدی الضامات والضمور

پس باربک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مضر ضار و مضر فکری ہیں

ولا تمضی حلیہ دقیقتان

اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

ونعطی منه اجر الامتشان

اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر دو بار دیا جائے گا

واخری نشر بن فوق القنان

اور کئی اور میں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں گئے

ملاذی علمہ مستحقانی

جو میری بناء ہے اور ظالم سے مجبور کیا ہوا ہے

مفرحة کزیر الزعفران

خوش کرنا ایسی جیسے زعفران کا کہیت ہوتا ہے

والحد و تحریف البیان

اور الحد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی

ولا تھجر فترجع کالمہسان

اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا نہ کر اس میں تیری دوا ہے

وان الحس کالحس یقلنے

اور شریف آدمی ایک شفق مہربان کی طرح ہوتا ہے

وقد علمت من الخف المعانی

اور مجھے بہت پوشیدہ معنی بتا کر گئے ہیں

وکم قول است کمثل کلنے

اور کئی قول اس کی جیسے کوئی اشارہ کنایہ نہیں کرتا

هضیم الکثیر کالغید الحسان

بہت نازک جیسے نازک انعام اور خوبصورت عورتیں جتنی ہیں

ولا یدری سفیہ کالسمان

اور ان باتوں کو شخص نہیں جانتا جو موشی عقل والا موشی کی طرح ہے

فان تبغى الدقايق مثل ابر

پس اگر تو ایسے باریک خفایق چاہتا ہو جیسے سویان

وان تسبطلعن انباء من

اور اگر تو چاہتا ہو کہ مردوں کی خبریں تجھے معلوم ہوں

وبذل الجهد قانون قديم

اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے

واني مسلم واليسلم ديني

اور میں مسلمان ہوں اور اسلام میرا دین ہے

وان اجمعيت تكفيري وعذلي

اور اگر روئے ہی قصد کیا ہے کہ مجھ کو فزکے اور طاعت کرے

ولا تخشى سهام اللاعنينا

اور ہم لعنت کرنے والوں کے بزدلی سے نہیں ڈرتے

جننا كاهلا مئاذ لولا

اور ہم نے اپنا ریاضت کش مشاء

فان شاء المهيم ذوجلالات

پس اگر عدلے بزرگ چاہے گا

وفي فتى لسان غيراني

اور میرے منہ میں ہی زبان ہے

فلح في ستمها ودع الاماني

سو تو سوئی کے باگیں میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی خواہات پر تھک

فميت كالمحرقين وكن كفاني

سو تو ان مردوں کی طرح مر جا جو جلا کر گئے اور نابود ہو گئے

منى الطالبين قضاء ماني

جو مندر حقیقی نے ڈھونڈنے والوں کیلئے بنایا ہے

فلا تكفر وخف رب الزمان

سو تو کافر مت ٹھرا اور خدا تعالیٰ سے خوف کر

فقل ما شئت من شوق الجنان

سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہنا رہ

ولا تغتاظ من تكفير خاني

اور ایک ہیروہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہیں کرتے

لا ثقال المطاعن واللعان

طعن اور لعنت کے بوجھوں کیلئے جہاں دیا ہے

يبرز رحمة ما تراني

تو اپنی رحمت سے مجھ کو ان الزاموں سے بری کر دے گا جو تو پہنچا

احب جواب رب مستعان

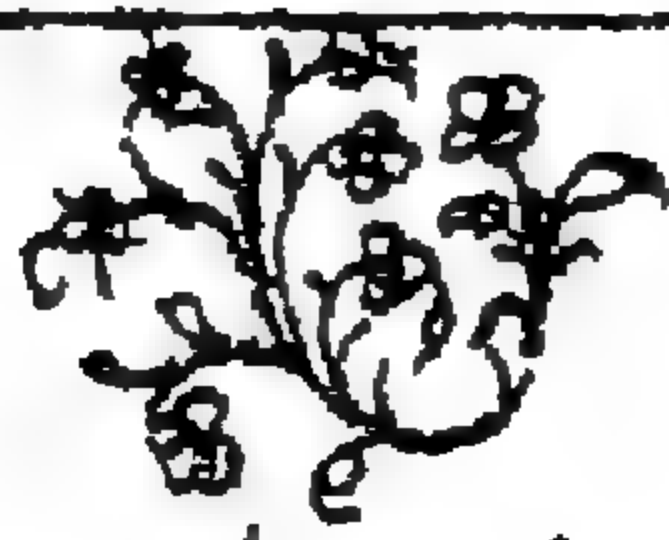
مگر میں چاہتا ہوں کہ خدا کرے دیکھ کر تجھ کو جواب دے

واخر كلمنا حمد وشكر

اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

ليرب محسن ذي الامتنان

اس محسن کے لئے جس کے امتنان



من اعترضات الواشى الضال الذى ينوم بنعاس الضلال

اور یہ گمراہ نکتہ چینی جو خواب ضلالت میں سوتا ہے اس کے اعتراضات میں سے

اعترض بنی علیہ عقیدۃ الباطلۃ فی کتابہ التوہین۔ وتفصیلہ ما تہدے

ایک وہ اعتراض ہے جس کو اس نے اپنی کتاب توہین الاقوال میں اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہو اور تفصیل

القران الکریم ایتہ **یوم یقوم الروح والملئکة** فتلقف لفظ الروح

اعتراض یہ ہے کہ اس کے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملئکة ہے الخ سو اس نے لفظ روح کو اس جگہ سے

کا الشیخ والاد ان یستنبط منه نزول المسیح بل ان یتثبت الوہیت کا لوقح

آجکے لیا جیسے ایک عربی ایک چیز کو ایک لیتا ہو اور چاہا کہ اس سے نزول مسیح پر دلیل قائم کری بلکہ جیائی کی وجہ سے یہی چاہا کہ اس سے حضرت

فکتبہ مستند کا مبطلین الفرہین۔

مسیح کی الوہیت ثابت ہو جائے پس اسنو استدلال کے خیال سے باطل پرستوں کی طرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا

اما الجواب فاعلم ان هذه الایة لا تقید اصلاً ولا یتثبت منها شیء

اب اس کے جواب میں سمجھ کر یہ آیت اس شخص کو کچھ بھی مفید نہیں اور اگر اس کو ثابت ہوتا ہے تو بس یہی

الاحمقہ وجہلہ وکونه من السفہاء المستعجلین ولا یخفے علی الفضلاء الاعلا

کہ شیخ صاحب حق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور شاہیر علماء پر پوشیدہ نہیں کہ اس مقام میں

ان تاویل الروح بعیسیٰ فی هذا المقام دجل وافتراء بل جاء فی کتب التفسیر

روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور افتراء ہے بلکہ تفسیرین کی رو سے جبرائیل علیہ السلام

انہ جبرائیل علیہ السلام اور ملک آخر علی اختلاف الروایات مکلاً لا یخفے

یا کوئی دوسرا فرشتہ ہے اور دونوں قسم کی روایتیں بائی جاتی ہیں جیسا کہ دیکھو والوں

علی الناظرین۔ ثم منطوق الایة یدعی بالتصریح وحکم بالتنقیح ان هذه

پر پوشیدہ نہیں۔ پھر منطوق آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ

الواقعة متعلقة بالقیامة ولہا کالعلامة فان الله تعالی ذکر هذه القصة فی

قیامت سے متعلق ہے اور اس کے لئے علامت کی طرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہت کو ذکر کے

ذکر قصة الجنة ونعائها العامة ثم صرح بتصریح آخر وقال ذلک الیوم الحق

درمیان لکھا ہے اور اس کی نعمتوں کے بیان کرنا وقت اسکو بیان فرمایا ہو اور پھر اور بھی تصریح کر کے فرمایا ہے کہ یہ وہی حق کے کہنے کا دن

ولفظ اليوم الحق في القرآن بمعنى القيامة ويجعله كل خير امين فانظر كيف

اور اليوم الحق کہ آج میں قیامت کا نام ہے چنانچہ وانکار امانت دار اسکو جانتا ہے پس اب غور کریں

بآياتها واقعة من وقائع يوم الدين ثم انظر كيف يفترون الذين في قلوبهم

کہ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہوں کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہے پھر تو غور کر کہ وہ لوگ جو دل پیار میں اور ان کے دلوں میں

ولا يخافون الله وما كانوا متقين - فالْحَاصِلُ ان الآية لا تؤيد عن هذا الواشي بل تعارض

خدا تعالیٰ کا خوف نہیں کیونکہ ان سے اتر پردازیان کہ رہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیت اس نکتہ میں کہ زعم کی کچھ نہیں

وهما يقع القول عليه وتقبله الآية من الكاذبين فانه يقول ان عيسى له وابراہم

بلکہ یہ تو اس کے قول کو ٹکڑی کر کے کرتے ہیں اور اسکو ساتھ بات اسی پر پڑتی ہے اور آیات اسکو جو ٹوٹیں ہو پڑتی ہیں کیونکہ اس نکتہ میں کہ یہ قول ہے کہ عیسیٰ اور ابراہیم

ويقول ان الروح هو الله وعينه والاية تبدي ان هذا امينه وتبدي ان الروح

اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہیں اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیت ظاہر کر رہی ہے کہ یہ اسکا جھوٹ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ

الذي ذكرهنا هو عبد عجز تحت حكم الله وقدره وما كان له خيرة في ما هو وان هو الامن

جسکا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز جو خدا کو خدا اور کسی امر میں اختیار نہیں اور کچھ نہیں صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اس کو

الطائعين وما كان له ان يشفع من غير اذن الله لان الله عز وجل قال في هذه

شفاعت کا اختیار نہیں اور شفیع وہی ہوگا جسکو اذن ملے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں صاف فرمادیا ہے

الآية يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون الا من اذن له الرحمن وقال

کہ اس روز میں قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے اور شفاعت کے بارے میں کوئی بول نہیں سکیگا مگر وہی جسکو خدا تعالیٰ بکلم

صوابا واشير في آية عسلان يبعثك بك مقام محمود الى انه تعالى لا يخطئ هذا المقام المحمود الا بصيغة

سے اجازت ملے اور کوئی نالائق شفاعت نہ کرے اور آیت سے ان بیعت میں اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اس کے بعد یہ مقام محمود بجز اپنی برگزیدہ نبی محمد

محمد المصطفى خير الرسل وخاتم النبيين - والقي في روعي ان المراد من لفظ

مصطفى صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی عنایت نہیں کریگا اور یہ کہ دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے مراد

الروح في آية يوم يقوم الروح جماعة الرسل والنبيين والمحدثين اجمعين الذين

رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور

يلقى الروح عليهم ويجعلون مكلمين واما ذكرهم بلفظ الروح بلفظ الارواح فاما

خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں مگر شبہ کہ روح کے لفظ سے انکو یاد کیا اور ارجح کہ لفظ سے کیوں یاد نہیں کیا

علم

علم

علم

علم

انہ قل یذکر الواحد فی القلن ویراد منه الجمع وبالعکس سنة قد جرت فی کتاب
پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کہی وہ واحد کہ لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کہی جمع سے واحد مراد لے لیتا ہے یہ قرآن شریف کا ایک

مباین۔ و ذکرهم الله بلفظ الروح الذي يدل على الانقطاع من الجسم لیشیر الی

عادت مستمرہ ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنی انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا ہے ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہو یہ

انهم فی عیشتهم الدنیویة كانوا قد فنوا بکل قواہم فی مرضات الله وخرجوا من

کیا کہ یاد اس بات کہ بظاہر اشارہ کرے کہ وہ ظہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رو سے مرضات الہی میں فنا ہو گئی تھی اور اپنی

انفسهم كما یخرج الارواح من الابدان وما بقی لهم النفس اھواھا وکانوا

نفسوں کے ایسی باہر آئے تھے جیسے روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں اور وہ روح القدس

لا ینطقون من الھوا بل بوحی یوحی کا ہم صلوا روح القدس فقط لانفسہم ولا اعضاء

کے بلائے ہوئے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کو ساتھ نفس کی آہش نہیں پہچان کہ انبیاء

ثم علم ان الانبیاء کأنفس احد لا یقال انہم ارواح بل یقال انہم روح وذلك لشدة اتحادہم

ایک ہی ہاں طرح ہیں۔ ہمیں کہہ سکتے کہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک ہی روح ہو اور یہ اس لئے کہ انہیں روحانی طور پر نہایت

الروحانیة وتناسب جوہرہم الایمانیة وبما انہم فنوا من انفسہم وحركاتہم وسکناتہم

درجہ پر اتحاد واقع ہے اور جوہر ایمانی کی انہیں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اس لئے کہ وہ اپنی نفس اور اپنے جنبش و باطنی سکون

واھوا انہم وجزا انہم وما بقی فیہم الارواح القدس ووصلوا الله متبتلین

اور اپنی خواہشوں اور اپنی جذبات سے بھلی فنا ہو گئے اور انہیں بجز روح القدس کو کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع

منقطعین۔ فاراد الله ان یبقی فی هذه الایة مقام تجردہم ومراتب تقدسہم

کر کے خدا کو جائے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں انکی تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم

وتطہرہم من ادناس الجسم والنفس فستأثم روحا اظہار الجلالة شأنہم وطہارة

اور نفس کے ملبوں سے کیسے۔ دومین پس انکا نام اسو روح یعنی روح القدس کہا تاکہ اس لفظ سے انکی شان کی بزرگی اور ان کے

جناہم وانہم سلیقون هذا اللقب فی یوم القیامة لیری الله خلقہ مقام انقطاع

دل کی پاکیزگی کہلجائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تاکہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے

ولیمیز بین الخبیثین والطیبین۔ ولعل الله ان هذا هو الحق فتدبروا فی کتاب الله

اور تاکہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے رکھلا دے اور سمجھنا یہی بات حق ہے پس تم کتاب اسد میں تدبر کرو اور جلد بازی

الفناء خلا من غفوة الخيال عوما نقلوا الاقدام الى دون الله بل فتوا في حضرة الكبرياء
بالاغانہ سے اور دون اس کی طرف انہوں نے قدم نہیں اٹھایا بلکہ حضرت کبریا میں فنا ہو گئے سو کچھ شک نہیں کہ انہیں ان کلمات
فلا شئ انهم غير ملومين ولا يجوز اتباع كلاماتهم وحسن مضامنتهم بل هي كلم
کوئی ملامت نہیں اور ان کے ان کلمات کی پیروی جائز نہیں اور یہ روایت کہ ان کی مشابہت کی خواہش کی جائز بلکہ یہ ایسے کلم ہیں
يجب ان تطوى لا ان تروى ولا يواخذ الله الا الذين كانوا من المتعدين الى الحق تبيين
کہ لپیٹنے کے لائق ہیں نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالیٰ انہیں سے مواخذہ کرتا ہو جو خدا جالالی سے ایسے کلمے مونہ پر لادیں۔

وعجبت للنصارى ولا عجب من المسرفين انهم يقولون يا زعلين
اور مجھ پر مسایون سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اُس پر کچھ تعجب ہی نہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ عیسیٰ
كان عبدا لله وابن ادم وكان يقول اني رسول الله وعبد وحث الناس
خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور توحید کے لئے دُعا
على التوحيد والاحتساب من الشرك وانكسر وتواضع وقال لا تقولوا الى صالحا
دیتا تھا اور شرک سے ڈرتا تھا اور کسر نفسی اس میں اتنی تھی کہ اُس نے کہا کہ مجھے ٹیک مت کہو۔ پھر یہ
ثم يجالونه شريك الباري فيجبونه رب العالمين ويقولون ما يقولون ولا يخافون
لوگ اُس کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اُس کو رب العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دن
يوم الدين - ويظنون ان المسيح صلب لعن لاجل معاصيهم واتخذ لاجلهم
نہیں ڈرتے اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ مسیح اُن کے گناہوں کیلئے مصلوب اور مٹھون ہوا اور اُن کے بچانے کیلئے باغودا
وعذب لتخليصهم وان الخلق احفظ الالب بنوهم وكان الالب فظا غليظ القلب
اور مذبذب ہوا اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ سخت دل

سريع الغضب بعيد اعزل العلم والكرم مغتاظا كالحرق المضطرم فاراد ان يدخلهم
سریع الغضب تھا علم اور کرم اس میں نہیں تھا بلکہ غصہ کی گلی طرح بہہ رہا تھا سو اُس نے چاہا کہ خلقت کو
في النار فقام الابن ترحمنا على الفجار وكان حليما رجيما كالابرار فسمع الالب من قعره
مردنخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم کر کے شفاعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اُس نے باپ کو
وزيادته فما امتنع وما رجع من ارادته فقال الابن يا ابت انكنت ازمنت
تمہارے زیادتی سے روک گیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اسے باپ اگر تیرا بی ارادہ ہے کہ لوگوں کو

تعدیبت الناس واهلاكهم بالفاس ولا تمتنع ولا تقصر ولا ترحم ولا تزدر فيها انا اهل اوزاركم
کو ہاک کرے اور کسی طرح تو ان کو نہیں بخشتا اور نہ رحم کرتا ہے سو میں تمام لوگوں کے گناہ اپنی گردن پر
واقبل ما ابارهم فاغفر لهم وافعل بے ماتریدیاں کان قلیلا ویزید فرضی الاسب

مے لیتا ہوں سو انکو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب دیا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باب (ن)
على ان يصلب ابنه لاجل خطايا الناس ففجأ المذنبين واخذ المعصوم وعذبه بانواع

غضباک را منی ہو گیا اور اس کے حکم سے بیٹا پہنسی دیا گیا تا گنہگاروں کو چھوڑا دے اور گنہگاروں کی طرح
الباس کا المذنبین۔ هذا ما قالوا ولكن العجب ان الذي كان نشورا في السموات انه نسي
اس معصوم پر عذاب ہوا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو عیسائی کہتے ہیں لیکن باب سے تعجب ہو کہ وہ اپنے بیٹے کو

عند صليب ابنه ما كتب في التوراة وقال لا اهلك الا الذي عصاني ولا خذ
پہنسی دینا کی وقت پہ اس قول کو قبول کیا جو توریت میں کہا تھا کہ میں اسی کو ہاک کر دوں گا جو میرا گنہ کرے اور میں ایک کی جگہ
مكان احد من العصاة فنكث العهد واخلف الوعد وترك العصاة من اخذ احد من المعصومين
دوسرے کو نہیں بچے دگا سو اس نے عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گنہگاروں کو چھوڑ دیا اور ایسے آدمی کو بچرے جس پر کئی گناہ ہیں تھا
لعله ذهل قوله السابق من كبر السن وارذل العمر وكان من المجرمين۔

شاید وہ اپنا پہلا قول باعث بڑا ہے اور میرا نہ سالی کے قبول کیا کیونکہ معتبر تھا۔

والعجب ان ابنه كان يعلم ان معشر الجن سبق الانس في الخطاء

اور بیٹے سے تعجب ہو کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنوں کا گروہ آدمیوں سے گناہ میں بڑا گیا ہے اور

ولا يتجهون محجة الاهتداء بل تجاوزوا الحد في شناعة الاختداء ثم تغافل من امر سيئاتهم وما

رسید ہمارا ستہ اختیار نہیں کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں پہر اس لئے کہ باری میں تغافل کیا اور

توجه الى مواساتهم وما شاعان ينتفع الجن من كفارتهم فيكون لهم جبارتهم وجات من ذلالتهم

انہی ہمدردی کیلئے کچھ توجہ نہ کی اور نہ چاہا کہ اس کے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اٹھا دے اور انکو اس ابدی عذاب سے نجات

التي اعدت لهم فما نفهم ابانتهم ولا كفارتهم وكافوا يومنون بالمسيح كما شهد عليه بالافضل

جو جو ان کے لئے طیار کیا گیا ہے سو جنوں کو اس کے مصلوب ہونے کی کچھ ہی فائدہ نہ پہنچایا حالانکہ اس پر ایمان لائے تھے جیسا کہ انجیل میں

بالبيان الصريح فكان الابن مآدما لك المذنبين الى هذا القصر وتغافل عن كجبل صلب

گو ای دیکھ رہی ہے پس گویا بیٹے نے پہر اس کفارہ کی جہانی کی طرف ان گنہگاروں کو نہیں بلایا اور جنوں کی طرح تاخیر کی۔

ومن المحتمل ان يكون للاب ابن آخر - صلب لتلك المعشر - بل من الواجبات ان يكون كذلك

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنون کے لئے پہانسی دیا گیا ہو بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسا ہی ہو

لتجنية العصاة فان ابنا اذا صلب لنوع الانسان مع قلت العصيان فكم من جری ان یصلب ابن

کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان کے لئے جو تہوڑی ہیں پہانسی دیا گیا پس کس قدر یقین ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنون کے لئے

آخر - لنوع جنى الذى ذنبهم الكبر والكثر - والافيلزم الترجيح بلا مرجح بالیقین وثبت غل الا

پہانسی ہلے جو گند اور تہاد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑا ہو سکتا ہے مگر ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور باپ اور بیٹوں کا نکل

او بخل النہین ولا شلت ان فکر مغفرة قوم عادین والتغافل من قوم اخرین عدول صریح ظلم

ثبت ہو گا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا نکر دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے

مبین بل یثبت من هذا جمل الاب المذنب ان یعلم ان المذنبین قوم ان ولا یفک لمصلب

بلکہ اس سے تو باپ کا جمل ثابت ہوتا ہے کیا اسکو معلوم نہیں تھا کہ گند گار لوگ دو تو ہیں ہیں صرف ایک قوم

بل اشتد الحاجة ان یكون ابنا و صلب بان لا یقال ان الابن کان واحدا فرضی

تو نہیں سو دو تو ہیں کے لئے صرف ایک بیٹو کا پہانسی دینا کافی نہیں بلکہ کافی طور پر یہ مقصد تب پورا ہو سکتا ہے کہ جب بیٹو کو

لیصلب لنوع الانسان وما کان ابن اخر لكفارة ابتاء الجان لانا نقول فی جوابه

پہانسی دیا جاتا ہے بات کہنے کے لائق نہیں کہ بیٹا تو صرف ایک ہی تہادہ اسی پر رہنی ہوتا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پہانسی دیا جاتا

ان الاب کان قادرا علی ان یلد ابنا اخر وما کان کالعاجز الخیر ان فلا یریب انه ترک الجن

کوئی دوسرا بیٹا تو نہیں تھا کہ جنون کیلئے پہانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ باپس بات پر قادر تھا کہ اس بات کیلئے کوئی اور بیٹا بھی جیسا کہ

عبدالغنیان او ما صلب ابنا ثانیاً مخافة بئره کالجبان ومن المحتمل ان یكون الابن الاخر

اسنے پہلا بیٹا جناس کچھ شک نہیں کہ آٹو جنون کے گرو کو عذاب الہی میں چھوڑا اور محض نکل کے راہ کو کئے کوئی پہانسی پر نہ لٹکایا

احت من الابن الاول الی الاب التوقان وهذا یس بعجیب ذوی الاذهان فاندقد تنفیق

اور یہی گمان ہو سکتا ہے کہ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ کہی یہ ہی اتفاق ہو جاتا ہے کہ

ان الاصغر من الابناء یكون احب الی الاباء ففکر فی هذا الامر و فی الہ ہو ذہنات بنین -

چھوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات میں فکر کر کہ جس کے بیٹے او بیٹیاں ہیں

اور

وسبحان ربنا عما یخرج من افواہ الظالمین -

پیارا خدا ان باتوں سے پاک ہے جو ظالموں کی منہ سے نکلتی ہیں -

ثم بعد ذلك نرى ان آدم كان اول ابناء الله في نوع الانسان وقد اقرت البصيرة

پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا میثاق نوع انسان میں ہوا آدم ہی تھا چنانچہ انجیل میں اس بات کا اقرار کرتی رہیں اور

النصارى بهذا البيان ومن المعلوم ان الفضل للتقدم لا للذى جاء بعده كالمضامين

یہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلو کی سی ہو کر ہی آتا

وقد خلق الله آدم بيده وخلصه منته ونفع فيه روحه بكمال محبته واما المسيح فما كان له من

موندہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے انہیں اپنا روح پہنچا مگر مسیح تو پہلی دنیا

اول الاساس بل جاء في اخريات الناس وكان من الملتاخرين - ثم العجائب اله النصارى

کی امیت نہیں تو بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور ستاخرین میں سے کہلاتا ہے تعجب یہ ہے کہ نصاریٰ کے خدا نے بیجا و بجا گڑھی کوئی

ولد لابن ولم يلد البنات كانه عاف الاختان او كره ان يصاهر الا الصفات اوله عید مثله

نہیں جنی گویا اس نے دامادوں سے کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار داماد ہو

المشرفا على السموات فخل من اعجوبة في الشكاري مثل اطرافه النصارى ام هل ثبت مثاهم من

اڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدہ دن کے اجو کی طرح کوئی اور ہی اچھو ہے یا انکی مانند تو نے کوئی اور ہی

المخلصين - والاصل للموجب الخ هذه العقيدة الفاسدة والامتنعة الكاسدة اتهمكم

انہی سے میں رات میں چلتا دیکھا اور اصل موجب بنو عیسائیوں کو اس عقیدہ کی طرف کھینچا ان کا دنیا میں فرق جو ہے

في الدنيا مع هجم انواع العصيان وشوق نساء الجنان مع رجس الجنان وانت تعلم ان

پہرے کے ساتھ قسام قسم کے گناہ اور پھر دل کی پیہی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ پانچ حق میں سے ایک کو کہہ کر بند

يعيبين روية الصواب فلا يفتش الشجر العجول من الوهاد والحداب بل سعي مستعجلا

کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا پس اس ریت کی طرف جلدی سے دوڑتا ہے

الى ملاح السراب مجرد استماع قول الكذاب واذا بلغها فلا يجد الا وادي التراب

جوانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے اور ایک چوٹے کی بات کو سنا کر اعتبار کرتا ہے اور جب اس ریت پر پہنچتا ہے تو سب کو ایک بخل

فتضترم نار العطش وتشب عليه كالذباب ويجترق القلب كاحتراق الحطب

ہلاک کر نیوالے کے اور کچھ نہیں پاتا تب اس دلت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور پھر ہیر بھیر بھڑکتی ہے اور اس کا دل

في سقط على الارض من خيبة الاضطراب ويطير روحه كالطير ويلتقي بالميتين

ایسا جتنا ہے جیسا کہ ایک چادر کے آگ لگ جاتی ہے پس پتھر پتھر کر زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کی روح پرند کی طرح پرواز کرتی ہے اور مرد و زنده

ایسا جتنا ہے جیسا کہ ایک چادر کے آگ لگ جاتی ہے پس پتھر پتھر کر زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کی روح پرند کی طرح پرواز کرتی ہے اور مرد و زنده

فمثل قوم اتكاؤا على الكفارة من كمال الجهل والغرارة كمثل حمق

پس ان لوگوں کی مثال ہو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے سختی کئے بیٹھو جن ان لوگوں کی مانند

الذين كانوا من قوم متصّرين طمّح بهم فلة المال وكثرة العيال حتى كان الفقر

جو ایک گروہ میرٹوف عیسائیوں کا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ تلتال اور کثرہ عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے

حَصَادُهُمُ وَالتَّرِبُ مِنْهَا دُهُمٌ وَطَعَامُهُمْ بَعْضُ الْإِفَانِي وَسُخْنَاءُهُمْ كَالشَّيْخِ الْفَانِي وَكَانُوا

کہ عجمی جگہ لے جس طرح کہ گہاس کا ٹہا ہے انکو کاٹ دیا اور زمین اٹھا بچونا ہو گیا اور کہا نا ان کا گہاس پات ہو گیا اور انکی شکل بارے

من شد بوسم مضطربین - فقیض القدر انصیبم ووصیبم ان جاءهم شیخ شفت

قانون کے بلکہ ہون کی سی ہو گئی اور اپنے فراق سے وہ سخت محال ہوئے پس بڑی تقدیر نے اُنکے لئے یہ اتفاق پیش کیا

المخلقة دقيق الشكر خبير السمحة وكان توجد فيه آثار الخصاصة والافتقار وسيتين

کہ ایک بلا سا بلہ اُن کے پاس آیا جس کے کمرون کی حالی بہت ہی باہر کی تھی اور وہ کچھ دیر اور صورت نہیں تھا اور اس میں ناداری اور تنہائی

حاله الخلاء المرقع وبلى الاطار فدخل وعليه بردان رثان وفيه كسحة الرهبان

کے اشرافیان تھے اور اسکی پٹی پرانی جوتی اور پرانی چادرین بیکار ہی تھیں کہ کس شان کا آدمی جو پیش آنے لیا میوں کے گہر میں داخل ہوا

وكان سائلا معتراضا وشعنا مغتبرا قد لقي مترية وضراحتي انشني محقوقا مصفرا وكان

ایسی حالتیں کہ روپاتی چادریں اسپر نہیں اور ایک تسبیح ہتھ میں جیسا کہ راہبوں کے ہتھ میں ہوتی ہے اور وہ اس ایک محتاج پریشان حال تھا

لبسه كثير الاغتراف بادي الاخير يراق وكانت هتة تشهد على انه ما اصاب هلت

ہو کمال رجب کی محتاج کی تک پہنچ چکا تھا یہاں تک کہ زرد رنگ اور خم پشت ہو گیا اور کپڑے جا بجا پھٹے ہوئے تھے مجبورہ چھپا نہیں سکتا تھا اور

ولا بليت وان هو لا معرق العظم ومن الطالحين - فوج حلقته بسوء حاله وافانين

اسکی صورت کہہ رہی تھی کہ ایک ایسی ہی ہمدردی ہی اسکو حاصل نہیں اور وہ ایک سختی کی حالت میں ہے۔ سو اسی حالت میں وہ اس طرح حلقہ میں داخل ہوا اور

مقاله بخود هم بزحرفت محاله فسلم ثم كلم وقال هل احكم الى مكسب مال تفخيم من

لکھا تا میں بنائے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے انکو دھوکا دے جو اسنے پہلے تو سلام کیا اور پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی بات

اقلال فتكونون ذوى املاك ورياض وتوفلون فى خيل فضفاض فتفمون صناديقكم

لی راہ بتاؤں جو تمہیں نادای کی لٹاسی بچا تبخشے اور تم اس سیڑ سے ال ملک لے ہو جاؤ گے اور تمہاری باغ ہونگر اور خانہ کپڑوں میں

کما یفعم الماء فی حیاض فتصیبون متعین - فرغبوا من حقیقہ وشدۃ شہم فی الاموال

لکھنے پر دوسرے اور ریویہ میرا ہے چند دن اس قدم پر لوگ کہیں حج خصوصاً پانی ہزار ہا در بدر مال نام ہو جاوے سوا اہل حق بیرون مسلمانوں

وقالوا مرحبا لك تعال ودلنا الى هذا المنوال وانما فعل كلمات من غرض انما

اور کہا مرحبا تشریف لے اور ہمیں ایسا راہ بتائے اور ہم وہی کرینگے جو آپ فرمائیں گے اور میں جگہ حاضر ہوں گا کہو گے حاضر

تخصر وسجدنا من المتمثلين الشاكرين - ففتح الخرج عن في قلبه على قيد الصيد واصفا

ہو جائیں گے اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گزار پاؤ گے۔ پس وہ مکار یہ باتیں سن کر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکر

الكيد وعرف انهم سقطوا في شبكته واختروا بخدا يعنى وجاءوا تحت تحت بصفيرة

مارا گیا اور فریب چل گیا اور وہ احمق اسکے دام میں پھنس گئے اور اس کو فریب میں آگئے اور اس کی سیٹی سن کر اسکے جال کے نیچے آ بیٹھے

وزفرته فكلهم بلع اديث سلفقة واكاذيب مزخرفة وقال مالى ياخذني وقت عليكم

سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سب سے کہ مجھ کو تم پر بڑا ہی رحم آتا ہے شاید خدا تعالیٰ نے میرے

وعنى قلب اليكم لعل الله قدسكم خطا في مني ونزلا في منزلي واراد ان يجعلكم من

چشمہ میں تمہاری کچھ قیمت لکھی ہے اور میرے جہان خانہ میں تمہاری جہان فی مقدر ہو اور شاید خدا تعالیٰ نے چاہا ہو کہ تم کو اللہ

المتولين - وقد كنت اعلم انكم من اكرم جرثومة واطهر ارواح من انباء نبأة الجحود والارباب

کروے۔ اور مجھے پہلے ہی معلوم ہے کہ تم لوگ بڑی خاندان کے آدمی اور اہل ہوا اور نیز زمینوں کے بیڑ اور دولت مندوں

الجحود والارباب اراكم بصفر اليد فالقي في قلبي ان ارحمكم واشفق عليكم واقوم لمواساتكم ودفن

کی اولاد ہوا اور اب میں تم کو افلاس کی باتیں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈال گیا جو میں تم پر رحم اور شفقت کروں اور تمہاری رہی

افاتكم وكذلك وقعت شيمتي واستمرت عادتي وخير الناس من ينفع الناس ويعين ذوي

کیلئے کھڑا ہو جاؤں اور یہ طرح میری عادت ہو کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچا دے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے

الفاقات والسالكين - وستجمعون عود دعوى وحلوة جنائى واني لمن الصالحين

اور تم غریب میرے دعویٰ کی شلخ کا پہل آد مالو گے اور میرے پھل کی حلالت تمہیں معلوم ہو جائیگی اور میں بچا ہوں۔

فكلوا هنيئا من شاكلة المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدولة الحارثة وحذوا ممالك

سو تم اس کھانیکو جو آتا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کی طرف رخ کر دو جس نے تمہاری طرف آنیکا قصد کیا ہے اور

الغنيمة الباردة شاكرين -

ہاں اللہ کو شکر کے ساتھ لے لو۔

فاذهبوا سارعين مبادرين الى بيتكم لتعطوا البرقة فتكم واتوني

سو اب تم کو روانہ کی طرف جلدی کیے دوں گا کہ تم لوگو اس فرمان برداری کا اجر لے اور میرے پاس

بماکان عندکم من اثار مال بقیہ من زوال من نوع حلیۃ من خیمہ کان اوفضلہ اولی
 رب مال لے آجیو از قسم زیور جاندی اور سونیکے تمہارے گہروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنی ہمایوں اور دستوں کے پی زیور لے آئے
 جیرانکم و خلائکم ولا تترکوا شیئا منها وارجو مستعجلین۔ وانی اقرع علیہا کلمات
 اور اپنے گہروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آ جاؤ اور میں اُن زیور دن پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل
 کر قیۃ واعلف علی هذا العمل الی بضع ساعة فتجیب فی اللیل ثورۃ من یقہ وکل
 کرتا رہوں گا تب زیور دن میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہر ایک زیور پھولے گا اور بڑھے گا اور ان کا بڑھنا صاف
 حلیۃ تنربو وتنمو والزیادات فیہا تبد وحتی تکون الحلی مائۃ امثالہا۔ وتنزل علیہا
 معلوم ہو جائیگا یہاں تک کہ وہ زیور سو گنا ہو جائیگا
 برکات بکمالہا وتعجب المناظرین۔
 نازل ہونگی اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ولا تعجبوا هذا الحدیث فان فیہ ستر التثلیث فلا تسئلوا
 اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہیہیہ جیسا کہ تثلیث کا ہیہیہ ستر فلسفیوں
 عن دلائل کفلسفین العمل عجیب والوقت قریب وتکونون من بعد قوم مکتتبین فاعلموا
 کی طرح اسکے دلائل مت پرہو۔ عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم بعد اسکے بڑے الدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ
 بقول الکاذب المکار حسبوا هذا العمل کالتثلیث من الاسرار بما لکزم حمار الجمل الحدیث
 اس فریبی کے بت پر دھوکا کھا گئے کیونکہ جہالت کا گدھا انکو ایسی لالت مار چکا تھا جو کاسخو والی تھی اور لالچ کی
 ویتزہم سیف الشیخ البتار فالقت فی الضلالت الثانیۃ الضلالت الاولی
 تلوڑ انکو وہ ٹھٹھے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے انکو دوسری گمراہی میں ڈال دیا۔

وتکوننت من ظلمت ظلمت آخری۔ فما لوالیہ کما کانوا مالوا الی حقائد المسیحین۔
 اور ایک اندھیری سے دوسرا اندھیرا پیدا ہو گیا پس اسکی طرف ایسے مائل ہو گئے جیسا کہ وہ سچی عقیدہ کی طرف مائل تھے۔
 قالوا ما لشق عصا امرک وما تلغی تلادۃ شکرک وقد لیتنا من الغیب کما لکتہ مجبین
 اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکا نہیں کرتے اور تیرے شکر کو ہم نہیں چھوڑیں گے اور تو تو ہمارے لڑے غیب سے ایسا اتنا جیسا کہ نوشتہ
 فبادروا الی بیوتہم فی فکر قوتہم ویتضیر برہوتہم وما شکوا وما تقا ابل کل منہم
 نجات دیو والو اترتے ہیں پھر وہ لوگ اپنی گہری غیظ و طغیانی فکر میں کہ فوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز ہو جائے اور کچھ شک بخیا

ذهب لیا قی بہ الذهب وزاب لیزاب وکانوا فی سکرۃ حرصہم کالجانبین فلما دخلوا
اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک انہیں سو دھڑا ان کے سونا لاد کر اور چلتے میں جلدی کی تاکہ وہ کچھ بہاڑا لٹا لیں اور اپنی حرص کے نشا میں ہوا یوں کہ طبع ہوتے
ربوعم مرا کا قالوا لا ہلہا انہما صبا حاتم قصوا علیہم القصۃ وھنؤم متبسمین۔
اور پھر جبکہ وہ اپنے گھر و زمین خوش خوش داخل ہوئے تو داخل ہو کر کہنے لگو کہ گلازنگ بہر ان لوگوں کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور انہیں ہنس کر انکو بہاڑا
فصدقوا قولہم الذین کانوا مکشلم فی الجہا لہ ونظیرہم فی الضلالۃ وکانوا یستخفون
پس ان لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں ویسی ہی تھے ان کے باتوں کی تصدیق کی اور اسے خوشی کے گانے گئے۔

فرحین۔ فنزعوا الخلیۃ من اعضاء ثساءہم واذان اماءہم وآناف بناتہم وایدی الخواتم
پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضا اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے انگوٹھوں اور اپنی ہاتھوں کے
وارجل آمتاتہم واشترکوا فی تلک التجارۃ ثساءہم واذواج احبائہم بنسوان
ہاتھوں اور اپنی ماؤں کے پیروں سے زینہ آتارے اور اس تجارت میں ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا جو انکو دوست و خونی اور انکی
جیرانہم وعداری اقلانہم وفادروھن کاشبائہم خالیۃ من ثمار وعا دکل احد بیتہ

آشائونکی بیویاں تھیں بلکہ اپنی ہمسائیونکی عورتوں اور اپنی ہم مرتبہ لوگوں کی کنو دیان لڑکیوں کو بھی اس تجارت میں داخل کیا اور ان عورتوں کو
ایقے من الراحة طعاً فی کثرة المال وزیادۃ الریحۃ ثم رجوا مستبشرين۔ ونبت والخیل
ایسی حالتیں ہو پڑیں کہ رختوں سے پہلے تاراج ہوا اور ہر کس نے اپنی گھر کو پہلی کھیر صناعت چھوڑا اس طمع سے کہ ال ٹھہرے گا اور بہت آرام ہوگا پھر
امام یدید فرحین فلما دارا ہی لکلا راکلاً کیسہ وانفلاء بوشمہ وری حقم وجہام
اور اگر اس مکار کے آگے تمام زبرد ڈال دیا اور اس حرکت کر کے وقت بہت خوش ہو پس مکیس مکار نے دیکھا کہ اسکا تہیلہ بہر گیا اور سختی تھا
فسج فسجاً مندیداً ووجد نفسه غنیاً جندیداً قال اعلم انکم ذوو حظ عظیم ومن الفائزین
رہی اور یہ بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے محنت اور جہل میں تھے بہت ہی خوش ہوا اور اپنی بیٹیوں ایک غنی بیٹی کی طرح بیاہ کر لیا تاکہ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ
ومستبشرون جناحکم وتعلون مطابحکم وتذکروننی الی ابد الابدین۔

خوش قسمت ہو اور انہیں سو جو مراد پائیں اور غریب تم اپنی عمل کا پل چڑھ گئے اور اپنی ادنیٰ پر سوار ہو گئے اور ہمیشہ مجھ پر یاد رکھو گے۔

ثم قال یا معشر لا خیار ولا کیا دھنۃ الدیار اھلوان هذا العمل من الاسرار

پھر کہنے لگا کہ اسے نیکوں کے ٹولو اور اس ملک کے جگر گوشہ آپ لوگ یقیناً جانیں کہ یہ عمل اسرار میں سے ہے

وقد سبب اخفاء ہا من الاعیار ومن اشرط هذه الرقبۃ قرعتمہا فی الزاریۃ علی شاطی الیاد
اور غیر روئے ہو گیا اسکا واجب ہو اور اسکی شرطوں میں سے ہر جو اسکو گوشہ غلوت میں پڑیں کسی جگہ کے کنارہ پر اس

عند خراج في البادية وكذلك علمت من المعلمين خيل تاذنوني ان افعل كذا

جنگل میں جہان پھر ہی جاری ہو اور اس طرح پھر استادوں کو سکھایا ہو۔ اب کیا آپ لوگ اعانت دے دیں کہ میں ایسا ہی کروں

وارجع اليكم بذهب كالمثال الربا لترجعوا الى شركاءكم بمال ما رتبتم من الناطقين

اور ٹیلوں کی طرح مال لیکر وہاں آؤں تا تم وہ مال لیکر اپنے شرکوں کے پاس جاؤ جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو۔ اور عنقریب تم

وساترون قناطير مقطرة من الذهب الخالص والمال المبيع ولا ترون نظيرة في التجية

ڈھیروں کے ڈھیر سونا اور خوب صورت مال دیکھو گے اور سبز کفارہ مسیح کے سخات

الافكار المسببة ويكلفكم الكفارة ولديكم هذه الامارة فقوم في الدارين من غريك الدين

دینے میں اسکی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے تمہاری دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی ہے اور تمہاری دنیا کیلئے پیرکتی ہو ستم دلو جہان

جمل الجاهدين قالوا الامر اليك والقلب لداك وانك اليوم لدينا ملكين امين

میں محنت کر کر کے لڑ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ تمہاری حکم کے تابع ہیں اور ہمارے دل تیری ہیں اور آج تو ہماری نظر میں ہر چیز اور زمین ہی

قال طوبى لكم ستفتح عليكم ابواب المسرة وتعطى لكم مفااتيح الدلالة بل اعلمكم رقتي

کہا شاہش عترب تمہاری خوشی کے دروازے کھلیں گے اور تمہیں دولت کی کنجیاں دی جائیں گی بلکہ میں تمہیں یہ ستر ہی سکھلاؤں گا

لك لا تضطربون عند غيبة ولكن تكون لكم دولة عظيمة وملك لا يبلى قالوا لا نستطيع

تا میری عدم ماضی میں تمہیں کچھ تکلیف نہ پہنچو اور تمہیں ایسی دولت ہو اور ایسا ملک جسکا انتہا نہیں ہوگا

احصاء شكرك وانك اكبر المحسنين قال جائز ما علمت احد هذا العمل من قبلكم ولا

کہا کہ ہم تمہیں شکر نہیں کر سکتے تو اسے ان کو نیا دل ہو بزرگتر ہے اس جواب دیا کہ تم یقیناً سمجھو کہ یہ عمل میں تم سے پہلے کیوں نہیں سکھایا

اعلم بعدكم قوما آخرين فساوا هذه التخصيص وحكمت تحديد هذا التخصيص

اور نہ بعد تمہارے کسی کو سکھانے کا پس انہوں نے اس تخصیص کا یہی اس سے دریافت کیا اور اس چوکے محدود کہہ کر حکمت پر چھا

فاقسم بالاقنوم الذي يجير الجال انه ضاها في هذه العادة بالاقنوم الثاني رجلا

پس نے اس اقنوم کی قسم کھائی جو گنہگار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہو یعنی جیسے

كالمسيح من المتفردين ثم شمر ذلله ليطير كالعقاب فعد ابا زحام الذهاب ولا اعتد

یسح کی طرح اپنے تعلق سے خاص کر رہے۔ پھر اس نے اپنا دھن اکٹھا کیا تاکہ عقاب کی طرح اڑ جائے پس اس نے چو جا کی نیت سے مسیح کو اپنی مسج

الغراب وقال لهم عند الفرار يا سادات الامصا وصناديد الديار سائتكم الى نصف النهار

کہ کہیں کو تے نے ہی نہیں ہو اور یہاں کی وقت انہوں نے لگا کر شہر میں کھسکا اور دلا تون کے میسول میں درہم تک تمہارے

(میں محنت کر کر کے لڑ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ تمہاری حکم کے تابع ہیں اور ہمارے دل تیری ہیں اور آج تو ہماری نظر میں ہر چیز اور زمین ہی)

فانتظر في قلبك من الانتظار ولا تأخذكم شيء من الاضطراب فان الرقية طوبى له
 پس آؤں گا سوئیے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں کچھ بیکاری نہ ہو کیونکہ منتربہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے
 والبغية تجليل والطبيعة علية والمسافة تبعية والبرودة شديدة وما كنت ان
 اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بہت پیار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ
 اشتق حلة نفسي في هذا الضعف والخافة وما اجد في بدني قوة قطع للمسافة ولاني
 اس ضعف اور پرانہ سالی میں یہ شقت اپنے پراٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت ہی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں
 نبذت علق الدنيا كلها وتركت كثرها وقلها وما يسترني الا ذكر المسيح رب العالمين
 دنیا کے تمام غلطے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ اور کہاں ہی نہیں تیا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

(فمن الله على الخائفين)

ولكني كلفت نفسي لكم بما رثيتكم من قبائل الشر فاعوذ بكم
 مگر میں نے تمہاری لئے یہ کلفت اٹھائی کہونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور میں نے دیکھا کہ تم
 كاطلال الامم وفي الضلع بعد النعماء وما تحققت المصافات وانعقدت الموائد
 امیرین کے باقی ماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اسلئے یہی کہ ہم میں اور تم میں بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستی اور رابطہ
 فهاجت رحمتي وما جت شفقتي وجذبني بختكم المحمود وبخلكم المسعود فارتدت ان
 ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہاری لئے اٹھی اور مجھ میں ہوئی اور تمہاری طالع محمود اور نیک ستارہ مجھے اپنی طرف کھینچ لیا
 اجعلكم كالسلاطين وسارح اليكم مع الجنى الملتقط فانتظروا بالقلب المغتبط ستر
 سوئیو چاکر تمہیں بادشاہ کی طرح بنادوں۔ اور میں عنقریب تازہ چٹا سوا سیدہ لکیر تمہاری پاس آؤں گا سو آرزو مند دل کے ساتھ میری منتظر ہو عنقریب تم
 بيضاء وصفرا كحلياة جميلة تذهروا وادفكم كالمبشرين بالمبشرين فذهب تركهم
 سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسکے لیک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہے
 مغبونين - فما فموا انه غرق طلب المفتر وفرحوا بتصور حصول الملاح ولبنوا يرقبونه
 اور انھوں نے میں چہرہ کیا سو میں نے نہ سمجھا کہ وہ دھوکا دیکھا اور بہاگ گیا اور مراد ملنے کو تصور میں خوش ہوئے اور اسی جگہ ٹھکر کر ایسے طور
 رقبته اهله الاعباد وينتظرونه انتظار اهل الوداد متنافسين الى ان تلبست الشمس
 اکی انتظار کرتے رہے جیسکے عید کے چاند کی انتظار کیا جاتی ہے اور جیسکے دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے بیان تک کہ سورج شرمندہ
 كالمتمذنين نقابها وسودت كالحزن ودين ثيابها والعت كالحزن وعين حساها وان
 کی طرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجود کو دھوکا کہا نیوالو

(فمن الله على الخائفين)

بوجه مُصْفَرٍ كَالْمَنُوبِينَ - فلما طال امد الانتظار وتجاوز الوقت من موعد لِمَكَارِ

اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چہا جیسا کہ وہ لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں بچے مال

واضاً عَوَانِي رِقْبَةِ الزَّمَانِ وَبَانَ اَنْ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ نَفْسُو كَالْحَيَّانِينَ - وَسَعَوْا لِي

لے جا رہے ہیں چکی انتظار کا زمانہ گھبرا گیا اور اس مکار کے وقت بڑھ گیا اور جب بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضائع کیا اور کہل گیا کہ آدمی تو

كُلِّ طَرَفٍ مُفْتَشِينَ - وَعَدُوا اِلَى الْيَمِينِ وَالْيَسَارِ مُرْتَعِدِينَ بِتَصَوُّلِ الْكِبَا وَفَكَرْهُنَّ

ہر طرف سے ہتھ پھینک رہے ہیں اور ہر ایک طرف تلاش کرتے ہوئے دو طرف سے ڈرتے ہوئے گئے اور یوں کا خیال اور پردہ دری کا

الاستار فلما استيسوا منه كَالشَّكْلِ اسْقَطُوا كَالْمَنِي وَالْكِبَى اَعْلَى رُجْحِهِمْ بِالْأَيْنِ عَفْوَانِهِمْ قَدْ خَلَّ عَوَابِلُ

بہی مکر تھا پس جب کبھی مٹی نہ پڑے مردہ کی طرح نوید ہو گئے تو دتے ہوئے اپنے موہوں پر کسے اور سمجھ کر کہہ رہے ہیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا تک کا گیا

جَدِّ عَوَادٍ مِنَ الْقَوْمِ قَدْ عَوَاضُوا عَلَيَّ خَدَّو دَهْم قَانُلِينَ يَا وَيْلَنَا اَنَا كُنَّا مَشِينِمْ يَحْدُو عَيْنِ

اور قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر بیکہتے ہوئے طاپنے ماری ہمارے پر داد دیا ہم تو لے گئے دھوکہ دے گئے

ثُمَّ الْقَوَاعِلُ اَعْلَى رُؤُسِهِمْ غِبَارُ الصَّلَاةِ وَصَعِدَتْ صُرُخُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَجَمَعُوا النَّاسَ حَوْلَهُمْ

پھر انہوں نے اپنے سروں پر جھنڈا لٹکھا ڈال لیا اور انکی زیاد آسمان تک پہنچ گئی۔ تب قوم آئے پاس دڑتی ہوئی آئی اور انہوں

مِنْ شِدَّةِ الْجَزَعِ وَالْفَزَعِ وَالْبُكَاءِ فَجَاءَهُمُ الْقَوْمُ مَهْرَعِينَ - فَسَلُّوا عَنْ بِلَادِهِمْ نَزْلَ

نے اس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس خیم سے جس کا شگوفہ نکلا اور اس مصیبت سے جو دلوں کو ٹھکرایا اور اس حادثہ سے جو بھاری پیدائی دہشت کیا

وَجُرْحٍ ابْتَزَلَ عَنْ مَصِيبَةٍ مَذِيْبَةٍ لِلْقُلُوبِ اَهْيَةٌ تَهْمِيَةٌ لِلْكُرُوبِ وَاسْتَفْسَرُوا

من تفاصيل المصيبة وكيفية القصة فعافوا ان يسيروا خوف من الناس الخزي

اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پر حیرت سے انہوں نے بیان کر مینورل چورایا کیونکہ وہ لوگوں کے لئے طعن اور خاں

بَيْنَ الْعَوَامِ وَالْخَوَاصِ مَعْدَا لِي كَانُوا صَارَ خِينِ - فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَكُمْ لَا تَرْقِي مَعَكُمْ

و عام میں رسوا ہوئیے ڈرے گئے اور دیکھ کر یہ تو اس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہاری آسودہ تہمت اور تمہاری چھین کم

وَلَا تَسْكُنُ فَرْتُمْ اَظْلَمَ مِنْ قَوْمِ عَادٍ لَمْ تَسْتَرَوْنَ الْحَقِيقَةَ وَتَزِيدُونَ الْكَرْبَةَ الْاَتْرُونَ اِلَى لَوْعَةٍ كَرْبِ الْمُحْتَبِينَ

نہیں ہو میں کیا تمہاری ظلم نے ظلم کیا کیون تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستوں کی بھاری کو زیادہ کرتے ہو۔

فَصَاحُوا صَوْتِ الْمَغْنُونِ وَاسْتَحْيَوْا مِنْ اَظْهَارِ الْكَمَلِ الْمَكْنُونِ ثُمَّ بَدِئُوا الْقِصَّةَ وَابْدَأَ الْغُصَّةَ

پس انہوں نے ہر ایک چخاری جو کہ بے یں رسیدہ تھا اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پہرہ نکال دی اور غصہ پھیلایا

پس انہوں نے ہر ایک چخاری جو کہ بے یں رسیدہ تھا اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پہرہ نکال دی اور غصہ پھیلایا

وما کاد وان یبیتوا لکن عجزوا عن اصرار المصترین۔ فلا مهم کل احد من العقلاء

اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے۔ پس ہر ایک عقلمند نے ان کو ملامت کی

ومطرت من کل جہت سہام العذلاء و فکسوا اثرہم متندمین۔ وقال المعیرون یا معشر

اور ملامت کرنے والوں کے ہر ایک طرف سے تیر برسے

الحققاء وائمة الجہلاء الستم علمتم انه جاءکم فقیر بادی الخذلان وعلیہ برکان رثان

پس انہوں نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لئے اور ملامت کرنے والوں نے کہا کہ اے حق اور عادل! کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ایک محتاج

فمن کان فی اطار کیف یصیبکم ریاش فخار وینجیکم من اسراء طار اما رشیتم علیہ اثر الافلاس

تمہاری پس آیا کسی بیوقوف کسی کھلی تھی اور سپہ رانی چھین چھین کر لے گیا تو تم نے اسے نہایت بہانہ وغیرہ کہا کہ

فکیف شغفتم بہ النعم انعاما او من الناس ثم کانت هذه الخلفات بعیدۃ من قانون القدر

دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیلئے تھا کہ تم نے رہیں نہیں پائے تھے پھر کیونکر تم نے فریفتہ ہو گئے کیا تم چار پاتے تھے

و خارجۃ من السان المستقر فکیف قبلتموها واثلمها ان کنتم عاقلین۔

یا آدمی! تم نے ہر قطع نظر اس سے یہ باتیں بھی از قبل خرافات اور قانون قدرت سے بعید تھیں اور خدا تعالیٰ کی منت ستم سے دور تھیں پس اگر تم

وکیف نسیتم قیارب الحكماء انکم انعاما او کثرت ان الصباء غمورین

اور کیونکر تم نے حکیموں کے قریب کو فراموش کر دیا کیا تم چار پاتے تھے یا شرب سے مست ہو اور تم نے کیونکر جاہل

وکیف ظننتم انه صدوق امین مع انه خالف الصادقین اجمعین اما رشیتم اطاعا ام لا

وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقوں کے برخلاف بات کہی کیا تم نے اسکی پورانی چادرین نہ دیکھیں کیا تم نے

من قبل قصص المکارین فلا تلوموا احدا ولوموا انفسکم انکم قد اهلکتہم نسوانکم واخلانکم

مکاروں کے قصص نہیں سنا تھے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تم نے اپنی بیویوں اور اپنے بہائیوں اور اپنے

وخلانکم وجیرانکم فلیبک علی فہمکم من کان من الباکین۔

دوستوں اور اپنے ہمسایوں کو ہلاک کر دیا پس ہیکہ ہر ایک روئیلا تمہاری سبب پر روک۔

هذا مثل المسیحین وکفارہم ورجلہم وما قلنا الا حقا

یہیائیوں اور ان کے کفارہ کی مثال مسیح اور انکی نادانی کا نمونہ ہے اور ہم نے محض سزا دالوں کی سیو نصیحت

لہ لقوم جاہلین۔ و لکن المسیح والصلحین من اصحابہ مبرون من ذلک المثل وخطا بہ

بیان کی سبب مگر مسیح اور ان کے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرا ہیں اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ

عقلاء

عقلین

عقلین

عقلین

عقلین

عقلین

عقلین

عقلین

عقلین

عقلین

وما نتوجه الا الى الخائنين الذين سيرتهم سيرة السرحان وليوسم لبوس الرهبان وقد
لوگون کی طرف سے جتنی خصلت بہیڑی کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور انہی برگشتگی اور
تبیین انکھاء ہم ویرح لیلاء ہم وتبیین انہم من الضالین المضلین۔ موزق ختم انہم
انہی رات کی سختی ظاہر ہو چکی ہے اور ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں اور انہی کمال بے شرمی
مع جملہہم یصلون علی الاسلام ویضلون طوائف الانام ویشیعون انواع الاثام و
ہے کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے گناہوں کو پھیلا رہے ہیں اور
کانواقوم کما جالین فلیندموا علی بادرۃ الاعتقاد ولینافوا خسرانہم یوم المعاد وما
وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیکہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں اور اپنے آخرت کے ٹوٹے سڑے درین اور میں تو
انا الانذیر من رب العالمین۔
ایک ڈرائیو والا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔

حق فصل من خالف متدبر
ہی بات سچ ہے پس کوئی ہے جو ڈرے اور سوچے
نزلت وجہ بعدھا کالعسکر
اُتر آئے اور بڑا مہینہ اسکے بعد ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے
نصر بما صارت محل تنصیر
مرد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پہنچنے کی یہی جگہ ہے
فیہا زرع من ضلال موثر
اسلام میں گمراہی کی کھیتیاں ہیں جو پھینک دی گئی ہیں
ویؤیدون امور ضد تطہر
اور ناپاکی کے باتوں کو شائع کر رہی ہیں
اذصلت عند تناضل لخصفر
جبکہ سینے لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کیا
اخبارت عن ولیتی لم اخبیر
مجھ کو اسکی اطلاع دی گئی ہے اور اسکا نہ دیکھا ہے اسکا وجود ہی نہ ہوتا

انی من اللہ الحزین الا کبر
میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے
جاءت مرابع الہدیٰ ورہما
دایت کے بہاری مہینہ آگئے اور بکے بکے مہینہ تو
جعلت دیار الہند أرض نزولہا
ان مہینوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی
فیہا جموع یشتمون نبینا
اس ملک میں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نبی صلعم کو گالیان دیتے ہیں
قوم یعادون التقی من خبثہم
وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنی خبیثت کو پرہیزگاروں کو دشمنی کرتی ہے
وتکنس خباثات المرار طیبہم
اور کئی مرتبہ آئے ہر ن جہد سے چپ گئے
منہم خبیث مفسد متفاحش
انہیں سے ایک خبیث مفسد بدگودشنام وہ ہے

غول یسببنا خیر الوری

ایک شیطان جو ہمارے نبی فضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے

یا غول بادیۃ الضلالة والہوا

اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان

قطعت قلب المسلمین جمیعہم

تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹھوٹے ٹھوٹے کر دیا

انا تصیرنا علی ایدائکم

ہم نے تو تمہارے دکھ دینے پر مختلف مہر کیے

انا نری فتنا تذب قلوبنا

ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گھلاتے ہیں

جاؤا مفسرین بناب داعس

وہ ایک شکار مارنے والی کی طرح نیزہ مارنے والے انتوں کو ساتھ

کانوا ذیابا ثم وجدوا سخلۃ

وہ تو پہلے تھے سوار نہیں نے جنگل میں

وتری بطون للفاسدین کانھا

اور مفسدین کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

حاذت مطایا ہم علی اعناقنا

انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردن پر سخت دڑایا

فاض العیون من العیون کانھا

آنکھوں سے چشمے جاری ہو گئے گویا کہ وہ

فہضت انصہم کیف نضا حتی

پس میں گالیاں دینے والوں کو نصیحت کر نیکی لئے اٹھا

قد غور الاسلام من جہلاتہم

علوم نادان نے انکے باطل سادس کو اسلام کو ترک کر دیا

لکم ولیس بعالم متبحر

سفارہ نادان فرومایہ اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی عالم متبحر حقائق کی

تہذی ہوا من خیر عین تبصر

تو محض ہوا پرستی سے بچو اس کرہ اور معرفت کی آنکھ بھولو

کو صارم لك یا عبیط وخبر

اور مدد غلو جگو ہیں یہ تو بتلا کر تیری پاس کتنے تمنا میں اور خبر میں

والنفس صا ریختہ ولم تتصبر

مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

انا نری صوراً تھول بمنظر

ہم وہ مونہ دیکھ رہے ہیں جو بہین ڈراتے ہیں

دحساً کلب ناج متشد

قوم میں نفرت ڈالنے والے ہیں اس کو کی طرح جو آواز کرتا اور جگہ کرے

فی البر منفرد السیر تحسر

ایک اکیلا برہ پا یا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

قرب بما نالوا کمال تعبر

مشکین میں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ نہیں بل پڑتے ہیں

حتى تکسرنا کعظم انخر

یہاں تک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کی طرح ہو گئے

ماء جاری من عدم متعص

دم الاخوین کا پانی ہے جو انکے پیٹوں نے کیوٹ چکا ہے

قوما اوابد معجبین کضیطر

اور میر نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا ہے جو ایک وحشی اور بدین

ونخلت اما عن سحاب مطر

اور وہ پتھر ٹپ زمین پر ستر واسے ہا مل سے محروم رہ گئی

میں کو

میں کو

میں کو

شأقت قلوب الناس طعن جبارهم

لوگوں کو دلوں کو ان پر طعن کرنے لگا جو انکی ہڈیوں پر سر پونے لگے

رجل عمون منجسوع صامت

اندر ہی جانتین ہیں جو ہمارے ملک کو پسید کر رہی ہیں

والعین باکیہ ولیس بکاءنا

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں

ان البلیا لا یرد رکابہا

بلاؤں کے اونٹ سواروں کو کوئی رو نہیں سکتا

ان المهجین لا یضیع عبادہ

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کریگا

فتا بطوا برحاءهم بقضیر

سوانہوں نے انکی بلا کو دیدہ راستہ بغل میں لے لیا

فجئت طواحم کذب مبکر

انکی حوڈا ناگا ہم پر پڑا اور وہ اسو آئے جیسا کہ ہم پر پانچ کرکیت لگا

شیئ اسوی الفضل المنیر المسفر

بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کیوقت آینوالا ہے

الاید املک قدیر اکبر

مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

فافرغ ولا تخزن بوقت مضمر

سو تو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین نہ ہو

ایھا المنتصرین والعادون العمون لقد جئتم شیئاً اذا وجئتم عن القصد

اے جیسا یو اور حد سے تجاوز کر نیو لے اندھو تم ایک عجیب بات لاؤ اور یقیناً تم نے راست کو پہنچ دیا تم نے اس کو

جل تعبدون من مات وفات وعظمت العظام الرفات وغصتم الصادقین

خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ چلیوں کی تعظیم کی اور صادقوں کا تم نے عجیب پکڑ لیا

وفیکم من اذا کلم کلہم واذا سلمتم تقولون انا لقنا الحکم وعلمنا السلم ولکننا لا نجد فیکم

اور تم میں ایسے شخص ہی ہیں کہ جب ہم کلام ہوں تو بد گوئی سے دلوں کو آزار پہنچا دین اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور بد گوئی نہ

قاسع هذه الصفات وقرع هذه الصفات بل نجد لمرحیصین علی الضرر وراغبین

رکھا جائی تو اور یہی رخنہ ڈالیں اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ حکم سکھایا گیا ہے اور صبحکاری کی تعلیم ہوئی مگر تم میں ایسا شخص نہیں ہے

فی ایصال الشر تسبون الاخیار وتلعنون الابراس وتختالون من الزهو وتنصبون

جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا اور ان صفتوں کا الٹ ہو کہ تم تو تکوید کر دینے پر حریص پائے اور شرارت کرنے پر غیب پکڑتے ہیں تم نیکن کو گالی دینے

الی اللہ وما انتصرتم الا لتکونوا ذوی جرد مریوطہ وجرد مغبوطہ ولتمیسوا فی ریا

دین اور رہتا ہوں پر یعت بھیجے ہو اور تمہاری نازکی چال میں تجربہ ہوا ہو اور ہر تعب کی طرف گرجا ہو اور عیسائیوں کی تمہاری ہی غرضیں

وتخلصوا من فکر معاش وقد امانتشی الی انفس وتکذبا لاعین ولتخزنوا قطف

میں کہ تمہاری طویلیں میں گہوڑے ہوں اور غائبانہ شک و گمان ہی تم کو حاصل ہو اور لباس فاخرہ میں تم بٹکتے ہو اور معاش کی فکر سے فاجر ہو جاتے

انکے ہاتھوں

خدا پکڑا

اور تم میں

قاسع هذه

فی ایصال

الی اللہ

وتخلصوا

اللذات فارغین۔ واللہ ان فسق النصاری قد عظم فی الدیار واخزوا علی الناس

لذتوں کے چڑھو پھل فارغ بیٹھ کر کھاؤ۔ اور عیسا نصاری کا فسق ملکوں میں بڑھ گیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت میں لوگوں کو ڈال دیا ہے

بأنواع التبارک انتفعت ابدانهم من اوساخ الذنوب فما مالوا الی الذنوب وبلغ

انکے بدن گناہوں کی میل سے میلے ہو گئے مگر انہوں نے نہ چائے کہ پانی کا بہرا ہوا بوکا آنسو ملے اور سیلون کی کثرت سے

اھم من کثرة الاموات الی الحمام فاجعلوا الی الحمام وصاروا بادی الجردة کالانعام فما مالوا الی حلال الانعام

انکی ذلت موت تک پہنچی پس انہوں نے حمام کی طرف رغبت نہ کی اور چار پاؤں کی طرح ننگے ہو کر انعام کے لباس کی طرف توجہ کی

واحبوا الذهب والایمان فزودوا الی الدنیا خاشین۔ وكذلك زادت منهم

اور ایمان بھاگ گیا سو دین سے نو میدان ہو کر دنیا پر گرے اور اس طرح ان سے گمراہی کی زہرین پہیلیں اور ایمان کے

سحوم الطغیان و رکدت یح الایمان حتی صا الزمان کلیلۃ حالکت الجلباب ہاتھ

تھم گئی یہاں تک کہ زمانہ ایسا ہو گیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے۔

الریاب ترکوا طریق الخیر الما ترو ودعوا الی الویل والنشور ثم صار الکذب عادیہم

انہوں نے اس پہلانی کے طریق کو چھوڑ دیا جو سلسل طے آتی ہے اور موت اور ہلاکت کی طرف لوگوں کو بلایا جو ٹھ انکی عادت

واشتاعا الفسق سیرتھم وتوھین المقدسین خصلتھم ومال الاعانات جرتھم

ہو گیا اور فسق انکی سیرت ہو گیا اور پاکوں کی توہین کرنا انکی خصلت ہو گئی اور چندہ کا روپیہ ان کا جال ہو گیا

لا یبالون صغیرۃ ولا کبیرۃ ولا یقفون حجة ولا جرمین ویفتنون قلوب الناس بأنواع الرسول

نہ صغیرہ سے ڈرین اور نہ کبیرہ سے ڈر رہی سے اور نہ گناہ سے تھلا اور لوگوں کو قسم کے دس دس سو فتنہ میں لین

وینطقون بالہتان علی رسل الرحمن وشنشتھم الانتقال من صید الصيد

اور خدا تعالیٰ کے پیغمبروں پر بہتان بانہتے ہیں اور انکی خصلت یہ ہو کہ ایک شکار سے فارغ ہو کر دوسرے شکار کی طرف

والمرجوع من کید الی کید فتارة یرون النساء وطول بیضاء وصفاء و مرة میاءھم الغرائ

جائیں اور ایک کمر سے دوسرے کمر کی طرف رجوع کریں بعض وقت عورتیں دکھاتے ہیں اور بعض وقت ثنوار چاندی اور کبھی پتھر پانی

وأخری الاشجار ثم الثمار فنشرب الجمال فی شبکتھم والفساق فی ہوتھم ونسلون

کی کثرت اور کبھی دھت اور کبھی پہل سوان کے جاں بین اکثر جاں بین پس گئے اور اکثر فسق انکے گڑھے میں جا گئے اور وہ

کل حدیب مصطادین۔

ہر یک پندی سے شکار کرنے کے لئے دوڑے۔

انظر الى المنتصرين وذا نهم

عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو

من كل حدب ينسلون تشذبا

وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر ایک بندے کے

تشكو الى الرحمان ثم ما نهم

ہم انکے زمانہ کے شر سے خدا تعالیٰ کی طرف شکایت کیا ہیں

هل من صدوق يوجد في قومهم

کیا کوئی راست باز انکی قوم میں پایا جاتا ہے

هم يعبدون الا دهي مكث لهم

وہ اپنے جیسو آدمی کی پرستش کر رہے ہیں

الماكرين الكاذبون من الهوا

مومن کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں

العين بالكية على حالاتهم

آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مكروا على مكر خيال قلوبهم

ان کے دلوں کے غماں کمر پر کر رہے

اني اسراهم كالبنين لغو لهم

میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی ابلہی کے لئے بطور بیوقوف ہیں

كيف الرجاء وقد تابط قلبهم

کیونکر امید کریں حالانکہ انکے دل شرارت کو اپنی نعل میں پکڑ لیے ہیں

بل كذبوا بالحق لما جاءهم

بلکہ جب حق انکے پاس آیا تو انہوں نے تکذیب کی

كم من مسموم هت عند ظمئهم

انکے ظاہر میں نہایت سی گرم ہوائیں چلی ہیں

وانظر الى ما يدء من ادرا نهم

اور ان میلوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئیں

ويخسبون الارض من اوثانهم

اور اپنی بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہیں

ونعوذ بالقديس من شيطانهم

اور انکے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ میں آتی ہیں

ام هل عرفت الصدق في بلادهم

یا تو نے شناخت کیا کہ انکے شہروں میں سچائی یہی ہے

هم ينشرون الفسق في اوطانهم

وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

والزور كالاثم اسر في اعصافهم

اور انکی شاخوں میں جھوٹ پھلون کی طرح موجود ہے

للعقل حسرات على هذا نهم

اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتیں ہیں

كذب على كذب بيان لسانهم

اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

ان التطهر لا عقل بنحانهم

اور پاکیزگی انکے کارروان سرسے میں نہیں آتی

شراراه دخیل جذر جناتهم

اور وہ شرارت انکے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

وتمايلوا حقد على بعتانهم

اور کینہ سے اپنے ہمتانوں کی طرف جھک پڑے

كم من جمل صيد من ارسائهم

اور انکی سیون سے بہت قابل شکار ہو گئے

ہم انکروا بحر العلوم بجنبہ ہم
 انہوں نے اپنے خبث سے علموں کو دریا سو انکار کیا
 لا یعلم النور کے دخیلات امر ہم
 بیوقوف لوگ انہی اصل حقیقت کو نہیں جانتے
 واللہ لولا صنک عیش مقلق
 اور بخدا اگر تنگی رزق کیو تکلیف نہ دیتی
 قد جاء ہم قوم بحر صلبا ہم
 ایک قوم تو ان کے دودھ کی حص سے ان کے پیرائی
 کانا کذب البزم کلوم الحشا
 وہ جنگل کے بہیر سے کی طرح بہوک سے خستہ اندرون تیر
 قوم سقوا کاس الحنوف بو عظم
 ایک قوم نے تو موت کو پیالے آنکھ دھوئی لکڑی
 عمت بلایا ہم وزاد فساد ہم
 انہی بلائیں عام ہو گئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا
 یارب خذ ہم مثل اخذک مفسد
 اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑا ہو
 ادبرک مرجا لیا قدیر و نسوۃ
 اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خبر
 حلت بارض المسلمین جنو ہم
 انکے لشکر مسلمانوں کی زمین میں آئے
 یارب احمد یا الہ محمد
 اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الہ
 یا عوننا الضر من سواک ملاذنا
 اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے

واستغفرہا ما کان فی کیزا ہم
 اور جو کچھ آئے پیا لون میں تھا انکو بہت کچھ سچا
 من غیر رقتہم ولین لسا ہم
 بس اس قدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں
 ما مال مرتد الی ادیا ہم
 تو کوئی مرتد انکے دین کی طرف میل نہ کرتا
 ولینفضن ما کان فی اردا ہم
 تاکہ وہ جو کچھ انہی استیون میں ہی ہمارے لین
 من جو ہم فسخ الی عمرا ہم
 پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے
 قوم خروفا فی یدی سرحا ہم
 اور ایک دوسری قوم برہ کی طرح اس پیرائی کا ہونہ
 واشتد سبل الفتن من طغیا ہم
 اور فتنوں کا سیلاب انہی بے اعتدالیوں سے بہت سخت گیا
 قلا فسد الافاق طول زما ہم
 ان کے طول زمانہ میں دنیا کو بگاڑ دیا
 رحما و خ الخلق من طوفا ہم
 اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش
 فسر غا لہم الی نسوا ہم
 اور انہی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سہاوت کی
 اعصم عبادک من یوم دخا
 اپنے بندوں کو انکے دہروں کی نہروں سے بچالے
 ضاقت علینا الارض من اعلا ہم
 ہم پر ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہو گئی

كَسْرُ جَا جَتْهَمْ اَلْهٰى بِالْصَفَا

اے خدا پہنچنے والے اپنے شے کو توڑ دے

سُبُوَانِيْكَ بِالْعَنَادِ وَلَذَّبُوا

تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا

يَا رَبِّ سَخِّطْهُمْ كَسَخِّطْتَ عٰدًا

اے میرے رب انکو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طغی کو

يَا رَبِّ مَزَقْهُمْ وَفَرِّقْ شَمْلَهُمْ

اے میرے رب انکو ٹھٹھے ٹھٹھے کر ادھنی جمیت کو بٹاؤ

قَدْ اَزْمَعُوْا اضْلَالَنَا وَوَبَّالْنَا

انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور دھال میں ڈالنا دلو نہیں بٹھان لیا ہو

وَادَارِمِيْتْ فَاِنْ سَهْمًا قَاتِل

اور جب تو تیر چلاوے تو تیر تر قتل کر نیو اللہ

صِرْنَا حِمْلًا جَوْسَہُمْ وَجَفَاءَہُمْ

ہم انکے ظلم کے شتر بار برداری ہو گئے

لَوْلَا تَعَاْفٰی نَا تَعَاْفٰی سَبِّہُمْ

اگر ہم انکی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نہ کرتے

مَا يَظْلَمُ الْاَشْرَارُ اِلَّا نَفْسَهُمْ

ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر

ظَنُوْا بِاَنَّ اِلٰهًا مَّخْلُفٌ وَوَعْدًا

انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کرے گا

وَقَبُوْلُ اَمْرِ الْحَقِّ عَامِرٌ عِنْدَہُمْ

سو حق کا قبول کرنا انکے نزدیک عام ہے

سَوْدٌ كَخَافَتِ الْغُرَابِ قُلُوْبُہُمْ

ان کے دل سیاہ ہیں جیسے کونکے پرچہ کی طرح سیاہ ہیں

وَاعْصَمْ عِبَادَكَ مِنْ سَمُوْمٍ بِيَاہُمْ

اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچالے

خَيْرَ الْوَرٰثٰى فَاَنْظُرْ اِلٰى عَدُوِّہُمْ

وہ نبی جو افضل المخلوقات سے ہو تو انکے ظلم کو دیکھ

وَانْزِلْ بِسَاحَتِهِمْ لَہْدَمْ مَكَانَهُمْ

اور انکی عمارتوں کو مسمار کرنے کیلئے انکو صحن خانہ میں اترا

يَا رَبِّ قُوِّدْہُمْ اِلٰى ذَوْبَاہُمْ

اے میرے رب انکو انکے گداز ہو نیکی طرف کھینچ

فَاَضْرِبْ مَكَائِدَہُمْ عَلٰى اَبْدَاہُمْ

سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

حَدَّ كَا سِيَافٍ عَلٰى شَجَاعَتِهِمْ

تیز سے اور تلواروں کی طرح انکے بہادروں پر چڑھا

زَمَّتْ رِکَابَ الْهٰجِرِيْنَ وَثَبَّانَهُمْ

جدا کی کے اونٹوں کو انکے حملوں کے سبب سے مہار گئی

لَمْ يَمِيْتْ سِہْمُ النَّارِ عِنْدَ عُنَاہُمْ

تو میں انکے دھان کے مقابل پر آگ کی تیر چلا تا

سَتَرٰى بِنَدَمِ الْقَلْبِ عَضُّ بِنَاہُمْ

سو تو غم قریب دیکھے گا کہ وہ دل نہایت سے اپنی سرکھٹ کاٹنے لگے

فَبَغُوْا بِاَرْضِ اِلٰہٍ مِنْ طَغْيَاہُمْ

تب خدا تعالیٰ کی زمین میں اپنی بڑی اعتدالی کیوجہ سے باغی ہو گئے

صَعِبَ عَلٰى السَّفَرِ عَطْفُ عُنَاہُمْ

اور نادانوں پر حق کی طرف باگ پھرناسخت ہو گیا ہے

وَالْمَخْلُوْقُ حَذُّ وَعُوْنٍ مِنْ لَمَعَاہُمْ

اور مخلقت انکی ظاہری چمک سے دھوکا کھاتی ہے

فارقب اذا صاحبتم محبة

پر جب تو انکی محبت اختیار کرے تو تجھے

ولقد دعوت الرب عند تناضله

اور میں نے اپنی مقابله کی وقت اپنے رب کو بلایا

يا مستعاني ليس دونك ملجأ

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں

يا من يعزني بموت الهم

اوردہ شخص جو مجھ پر اسلئے سزائش کرتا ہے کہ میں انکو مصنوعی خدا لینے

والله ان حيات عيسى حية

بہذا حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے

جعل الله من حكمة من عند

خدا تعالیٰ نے اس بات میں حکمت رکھی ہے

كيف للحيات وقد توفى مثله

کیونکہ کچھ بھوکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں حالانکہ انسی پہلے

هل غادر الحقل لمفاجئ مرسل

کیا اچانک پکڑنے والی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا

الغيط ربك لابن مريم حشنة

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلانا چاہتا ہے

فاطلبها وما اخالك تطلب

سو تو اسکی درایت کو ڈھونڈتا اور مجھو امید نہیں کہ تو ڈھونڈے

يا من تظني البول ماءً ياردا

اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا

يا رب اربي يوم كسر صليبهم

اے پروردگار رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

فتنا بد يترك عند استحقاقهم

بیعت انکے پسند رکھنے کے اپنی دین کے فتنوں کا ٹھکانہ

والله ترى عند ضربناهم

اور اہل کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈالنا

فانصر وائدا لهدم قناهم

پس مدد کر اور انکی ہماروں کے توڑ دینے کی تائید فرما

افلا ترى ما جذاصل اهانهم

کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس افتخار نے انکی جھکنی کی ہے

تسع لتهلك كل من في خانهم

وہ سانپ دوڑتا ہوتا ان سب کو قتل کرے جو انکی سرای میں

في موت عيسى قطع عرق جراحهم

کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے ان کا مذہب زچ کیا جائے

حزبك وخبر الخلق بعد زماهم

جتنے نبی آئیں وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب بہتر تھا اور چھوڑ دیا

ام هل سمعت الحی من اقلهم

یا تو نے کبھی سنا کہ انکو ہر جنوں میں سے کوئی زندہ رہا

وتخيد عن لي الى انسا هم

اور بولی اگر ہم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کو انسان کی طرف تھامے

فاخسأوكن منهم ومن اخوانهم

پس رفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بہائیوں میں سے ہوجا

اخطاءت امن جمل باستسماهم

تو فی اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغردوں کو مڑا خیال کیا

يا رب سلطني على جبرل نهم

اے میرے رب انکی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر

حضرت عیسیٰ کی موت کا قاتل ہوں

فَاذْكُمْنَا فَسِيفَ قَوْلِكَ

اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے
وَلَقَدْ اَمَرْتُمْنِ الْمَهِمِّنَ بَعْدَ

اور میں خدا کی طرف سے امور ہوں

مَا قُلْتُ بَلْ قَالَ الْمَهِمِّنْ هَكَذَا

یہہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ نے اسی طرح کہا
طَوَّارًا اَحَارِبُ بِالْمَسَامَةِ وَتَاثَ

کہی میں ان سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں

بِمَهْدٍ صَافٍ الْحَدِيدِ جَذْمَتُهُمْ

بہاؤت عمدہ تلوار سے میں نے انکو کاٹ دیا ہے

رُوحِي بِرُوحِ الْاَنْبِيَاءِ مَضْمُوحٌ

میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے

اَنَا نَزَجٌ صَوْتًا بَعْنَاءَهُمْ

ہم انہیں کے گیت کو سروں کے ساتھ گاتے ہیں

قَوْمٌ فَنَوَانِي سَبِيلِ مَرَجٍ رَجْمٌ

وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی

كُومِنْ شَرِيٍّ اَهْلَكَوْا بَعْنَاءَهُمْ

بہت شریروں جو بوجہ انکے عدا کے ہلاک کئے گئے

وَسَيُنْغَمُ اِلٰهَ الْقَدِيرِ اَنْوَفُهُمْ

عنقریب خدا تعالیٰ انکی ناکوں کو خاک میں ملا دے گا

اَلْيَوْمِ فِدْرَحُوْا بِرَجْسٍ تَنْصَرُّ

آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں

قَوْمٌ مَّمِيلٌ مَعَ الْهَوَا اَفْكَارُهُمْ

یہ ایک قوم ہے جسکو فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جہاک رہے ہیں

رَحْمٌ مَّبِيدٌ لَا كَمِثْلَ بَيْكَاهُمْ

ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ انکے بیان کی طرح

هَاجَتِ دَخَانَ الْفَتَنِ مِنْ نِيْلِهِمْ

اسوقت کے بعد جو بادریوں کی آگ سودہ ہونے لگی

مَا جِئْتُمْ بَلْ جَاءَ وَقْتُ هَوَاهُمْ

میں انکے پاس نہیں آیا بلکہ انکی ذلت کا وقت آگیا

اَهْوَى بِاَسْيَافٍ اِلَى اَتْحَانِهِمْ

اور کچھ میں اپنے تلواروں کے ساتھ انکی قتل کثیر کی طرف بھاگتا ہوں

وَعَصَايَ قَدْ اَفْتَتِ قُوِيْ ثَعْبَانَهُمْ

اور میرے عصا نے انکے سانپ کی تمام قوتیں فنا کر دیں

جَادَتْ عَلَيَّ الْجَوَادُ مِنْ فَيْضَانِهِمْ

اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

اَنَا سَقِيْنَا مِنْ كُوسٍ دَنَاهُمْ

ہم انہیں کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں

وَالْعَمَى لَا يَدْرِي مِنْ مَطْلَعِ شَأْنِهِمْ

اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

وَرَوَّاءُ مَدَى غُرٍّ وَّسَاءَ كِبَانِهِمْ

اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کر نیکی کا ردین انہوں نے دیکھ لیں

وَيَرَى الْمَهِمِّنْ ذَلَّ دَاعِخُنَا هُمْ

اور انکی ناک کی پیدری کی ذلت دکھا دے گا

وَالْحَقُّ لَا يَخْطُو اِلَى اَذَانِهِمْ

اور سچائی انکے کانوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی

وَعَفَّتْ نَقُوشُ الصَّدَقِ مِنْ حِطَائِهِمْ

اور سچائی کے نقش انکی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

اور سچائی کے نقش انکی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

ظہرت کا شر الستم ثورم وعظہم

نہر کے اثر کی طرح انکے وعظ کا جوش ظاہر ہے

هل شاهدت عينك قوما مثلهم

کیا ایسی قوم تو نے کوئی اور بھی دیکھی

بطريقة سنت لهم آباءهم

اس طریق سے جو اپنے باپ داداؤں نے مقرر کیا ہے

فكان ابواب المكائد كلها

پس گویا تمام فریبوں کے دروازے

قد اثر واطرق الضلال تعطل

گمراہی کے تمام راہوں کو پسند کر لیا

ان الصليب سيكسر ويدققن

صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

الذب هجنة كل مباحث

جھوٹ بولنا ہر یک بحث کرنیوالیکے لئے بد دل کا باعث ہوگا

سم مبيد مهلك في لبنهم

انکے دودھ میں زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور ماریوالی ہے

فأرياء بد يبك عند روت وجهم

پس جب تران کو لے تو اپنے دین کی نگرانی رکھو

الموت خير للفتة من خبزهم

جو افرو کے لئے مرنا انکی روٹی سے بہتر ہے

ونضارة الدنيا تزول بطرفة

اور دنیا کی تازگی ایک دم میں دور ہو جاتی ہے

النار تسقط كالصواعق عندهم

لگ ان کے ہاں بجنی کی طرح گر رہی ہے

رحلت ثقات الخلق من ادبائهم

ان کے مقام سے لوگوں کی پرہیزگاری کوچ کر گئے

ام هل سمعت نظيرهم في ذاهم

یا انکھے عیب میں انکی کوئی دوسری نظیر بھی سننی

يدعوا الى الجملات صق كراهم

ان کا طلبور باطل باتوں کی طرف بلاتا ہے

فتحت لفتتنا على رهبائهم

اُن پر اسلئے کھولے گئے کہ تاہمارا امتحان ہو

ما زاد خسران على خسرانهم

جس ٹوٹے میں وہ پڑے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی اور ٹوٹ نہیں

جاء الجياد وزهق وقت آناهم

گھوڑے آئے اور گدھیان بھاگیں

لكنهم تركوا حياء جنائهم

مگر انہوں نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

مكر مضل الخلق في هدا جانهم

انکی پرانہ رفتار میں ایک مکر ہو جو غلط کو گمراہ کرنیوالا ہے

واقنع بشوك من جنى بستائهم

اور انکے باغ کے پھل سے بنیر ہو کر کانٹے پر قناعت کر

فأصبر ولا تجنح الى همتهم

پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے میں کیڑی جھک

فاقنع ولا تنظر الى افنائهم

سو قناعت کر اور انکی شانوں کی طرف نظر مت کر

فمخاف يا مغرور عن احضائهم

پس انکے کنا روں سے ڈرو کہ انہیں بلانا ہیوالا کی طرف ہو جا

این المفسر من القضاء اذا دن

تقدیر سے کہان بہاگین جب آگئی

یسبون جہا لا برقت لفظہم

جالمون کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہیں

فلان یحب من ورا دیارہم

یسی لئے ایک بھارنکے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے

ولو انتقدت جمعہم فی دینہم

اور اگر تو انکے گرجاؤں میں انکی جماعتوں کو پرکھے

ما الفرق بین المشرکین و بینہم

انہیں اور مشرکین میں فرق کیا ہے

یہوی الیہم کل نکس فاسق

ہر ایک ضعیف فاسق انکی طرف گرتا ہے

فی قلینا وجع وشوک دعاہم

تو دل میں آئی درد اور انکھٹھٹھون کیوجہ جو ایک کا نٹا ہے

ما ان اری اثر الدلائل عندہم

میں انکے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا

فدعائت فی الاقوام ذئب شیوہم

انکے بدمیوں کے بھیڑے نے تو مومنین تباہی ڈالی

تقریبہم آثار عزم رحیلہم

رات کو اترائنی کوچ کی نشانی ہے

عار علی الفطن الزکی طعامہم

ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کہنا کھاوے

للمن قرب الموزیات جمیعہا

انسان کے لئے تمام موزی جانوروں کا قرب

الا الی مرتبہ منیل قن انہم

صرف خدا تعالیٰ کی پناہ ہے جو انکے ٹیلوں کو دور کر گیا

یصبون قلب الخلق من احسانہم

اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہیں

من شہدہ میل الی مرجاہم

اپنے لپچ سے انکے موتی کی خواہش سے

لو جدت سقطا شیخہم کعوانہم

تو انکے بڑھے کو ایسا ہی ردی پا بیگا جیسا کہ انکے درمیانی عمر والے

بلہم بنوا قصر علی بنیائہم

بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنادیا

لیبیت شبعاناً بلحم جفاہم

تا ان کے پیالوں کے گوشت سو پیٹ بہرے رگزار

من نخنہم خبثاً وطول لساہم

کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبیث سو چاروں کو خستہ کیا

اصبوا قلوب الخلق من عقیانہم

لوگوں کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لئے ہیں

حدثت فنون الفسق من حدائہم

اور ان کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پہلے

ینفون فی الارحان جبل طعائہم

اور اپنی استینوں میں بلے سے اسباب باندھنے کے چپاڑوں

صاخر الخلق اللہ ماء شنائہم

اور خلق اسد کیلئے ان پورانی مشکوں کا پانی مضر ہے

خیر لحفظ الدین من قیربائہم

اُن کے قرب سے اپنا دین بچانیکے لئے بہتر ہے

لک کلیم رب شان معجب

اے میرے رب ہر یک دن تیری عجب شان ہے

نفتی التضرع والبكاء تصبرا

ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں

لله سهم لا يطيش اذا رسته

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا

انزل جنودك يا قدیر نصرتنا

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اتار

يا رب قد بلغ القلوب حناجرا

اے میرے رب دل خلق کو پہنچ گئے

ان القلوب من الكروب تقطعت

دل بقراریوں سے ٹکڑے ہو گئے

ودع العدا جزر السباع ينشئهم

اور دشمنوں کو پھیر یوں کی بکری بنالاکو پکڑیں اور فوج فوج کر کہاں

فانصر عبادك رب في ميدانهم

سو تاپنے بندوں کی انکے میدان میں مدد کر

ناوی الى الرحمان من ركبناهم

اور ان کے سواروں سے ہم خدا تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں

للمحق سلطان على سلطانهم

اور خدا کا قہر انکے قہر پر غالب ہے

انا لقينا الموت من لقيناهم

کیونکہ ہم انکے ملنے سے موت کو ملے

يا رب نج الخلق من تعبناهم

اے میرے رب غفلت کو انکے سانپ سے بچا دے

فارحم وخلص وحننا من جاناهم

سو رحم کر اور ہماری جان کو انکی دیوی سے رکا ٹی بخش

واشف القلوب بنزيمهم وهو اهم

اور ہمارے دلوں کو انکی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

واعجب طريق المعترض الفتان انه لا يمتنع من الهذيان ويهذي

اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے میں تعجب کرتا ہوں بکواس سے باز نہیں آتا اور شرابی کی طرح

كمثل النشوان ويقول ان عيسى هو الروح الذي يوجد ذكره في جميع مقامات

بجاس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسیٰ وہی روح ہے جسکا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے

القران وفي كتب اخرى التي هي من الله الرحمن وما هو الا من الكاذبين

اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں حالانکہ وہ اس عوی میں ہرگز

فاعلموا يا معشر الطلاب انه يسعي الى السراب ولا يخطو الى الصواب ان

بول ہمارے سوا حق کے طالب یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کی طرف دڑتا ہے جس میں پانی نہیں اور حق کی طرف قدم نہیں

في كلامه دجل عجيب مغويه غريب وكذب مبين الا يعلم ان الروح نزل على

اور اسکی کلام میں ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دھوکا دہی اور کہلا کہلا چھوٹ ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ روح میں کہ حضرت

عیسے کا نزل علیٰ موسیٰ ونبیین آخرین لم یس الحق بالباطل کالرجال الغاش

عیسیٰ پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر کیوں حق کو سمجھو ٹھٹھا تاہم جسکے حال پر کتب باری

الا یقرع فی الانجیل متی الاصحاح الثالث واذ السموات قد انفتحت لہ فری روح اللہ

کیا وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑھتا کہ یک دفعہ اُس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل گئے سو اُس نے خدا کی

نازلتہ مثل حمامة واتیٰ علیہ . . . ثم اصعد یسوع الی البریة من الروح لیجرب

روح کو کبوتر کی طرح اُترتے اور اپنے پر اُتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کی طرف چلا گیا تاہم شیطان سر

من الشیطان اللعین۔ فثبت ان روح القدس نزل علی المسیح کما نزل علی

آزایا جادے پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس یسوع پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ

ابراہیم واسماعیل الذین وخیرہ من المرسلین۔ فائق مر العباد وفکر لطلب

ابراہیم اور اسماعیل اور دوسرے نبیوں پر سو خدا سے ڈرا وحق الامر کی ڈھونڈ چکے

السداد عتہد الخصال الرشاد وتارک السبل الرقاد وجاہد اهل یون النازل

فکر کر مگر اس فکر میں کوشش کر اور نیند کے راہوں سے الگ ہو کیا نازل اور

والمنزل علیہ شیئا واحدا کلا بل لا بد من ان یکونا شیئین متغاثرین کما لا یخفی

اور منزل علیہ ایک چیز ہو سکتی ہے بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغاثر چیزیں ہیں جیسا کہ

علیٰ ذی العینین وعلیٰ سائر العاقلین۔ فایّ دلیل اکبر من هذا لقوم منصفین

عقل مندوں پر پوشیدہ نہیں ہیں منصفوں کے لئے اس سے بڑا ہر اور کوئی دلیل ہوگی

الذین ینثالون الی الحق موجفین۔ ولا یترون الصراط لعین۔ وای فرق فی

وہ منصف جو حق کی طرف متوجہ ہو کر دوڑے ہیں اور راہ کو اندھوں کی طرح نہیں چھوڑتے اور کونسا فرق ان

الروح النازل علی عیسے والروح الذی اعطے لموسیٰ کلیم رب العالمین الا

دو روح نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئیں اے

تتفکرون یا معشر الظالمین۔ وتسقطون علی امر احیف الکاذبین۔ الا تقرؤن

ظالمو کیا تم کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور چوڑوں کے خبروں پر گرے جاتے ہو کیا تم

فی التورات الاصحاح الحادی عشر واقبل انه قول اصدق القائلین۔

تورات کے گیارہویں باب میں وہ کلام نہیں پڑھتے جس میں کہا گیا ہو کہ اس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتوں میں سچے ہے

وهو ان الرب قال لموسى فانزل وانا انكلم معك واخذ من الروح الذي

اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ میں اتروں گا اور تجھ سے کلام کروں گا اور اس روح میں سے۔ لون گا جو تجھ پر
عليك واضع عليهم اى على اكابر امته وهم كانوا سبعين - وكذا لك نزل
ہے اور ان پر ڈالوں گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی تھے۔ اور اسی طرح

هذا الروح على جد عيسى و مرشد داود و يحيى وغيرهم من النبيين - ولا حاجته

روح حضرت عیسیٰ کے دادا اور اس کے مرشد بھی بر بنی نازل ہوئی اور ایسا ہی دو سکونیوں پر اور کچھ ضرورت نہیں

الى ان نطول الكلام ونضيق الاوقات فزيد الخصام فان الخواص من النصارى والعوام

کہ ہم اس کلام کو طول دیں اور بقت کو ضائع کریں اور جو گروہ کو بڑھا دیں کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتوں کو جانتے

يعرفونه وما كانوا منكربين قلم لا تشتف ايها الجاهلون والغبي المعذرون

ہیں اور منکر نہیں ہیں پس اسے نادان کیوں اپنی نظر کو پہلی کت بون میں عین

في كتب الولين ولم لا تقبل النصيحة وتعاذى العقيدة الصحيحة ولا تكون

حد تک نہیں پہنچاتا اور کیوں نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور صیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور بدلتا

من المسترشدين - فخطبك شهدا بينق وتعد والى سم منقع اتريد ان

کی راہ پر نہیں آتا ہم تجھے ایک - شہد پائیں بھانسنے والا دیتے ہیں اور تو ایک تیز زہر کی پٹریں ڈرتا ہے

تكون من الهاالين -

تا اسکو پی لے کیا تیرا مرنا کیا ارادہ ہے

واما ما ظننت ان الله ليسيئ اليهم في القران روحا من

اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا

الله الرحمن ولا يسميه بشرا ومن نوع الانسان فاعجبني انكم لم لاتنفون من

ہے اور اسکا نام بشر نہیں رکھتا اور منجھ نوع انسان اسکو قرار نہیں دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ

الجهتان ولم لاتسجدون من خرافات وتضنضون تضنضنة الثعبان وما

کیونکہ بتان سے کراہت نہیں کرتے اور خرافات بکڑ کے وقت تمہیں کیوں شہم نہیں آتی اور اثر داکھیں جڑا

منتهين وتميسون كالسكارى وجدانا ووجدانا ووجدانا غورا ولا نجدنا

مٹاتے ہو اور پہنچاؤں اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست چلتا ہے اور شیب و فراز کو

وَلَا تَخَافُونَ هُتَّةَ السَّافِلِينَ - اجمالاً قرۃ عیونکم و مسرۃ قلوبکم فی الاکاذیب

کچھ ہی نہیں دیکھتے اور گڑھے میں گرنے سے نہیں ڈرتے کیا چوڑے بولنے میں ہی تمہاری آنکھوں کی

و طبت نفسا بالغاء طلب الحق والقاء جبل الله القریب وکنتم قوماعادین -

ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اس بات پر خوش ہو گئے کہ حق کو چوڑے دو اور خدا کے رستہ کو جو بہت نزدیک ہے پسندیدہ

و یلکم انکم سقطم علی صمنہ و اعرضتم عن روضۃ بل ترکتم شجرآء و اثرتم مرداء

تمہارے فوس کہ تم ایک مزید پر گئے اور بدغ سے کنارہ کیا بلکہ تنے درختوں والی زمین کو چھوڑا اور ویران

و نزلتم عن متن الركوبه واخترتم طرق الصعوبه و قفوتم اثر البطلین -

بے درخت زمین کو اختیار کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستوں کے پیچھے لگ گئے

و انکم تمظنون ان القرآن صدق قولکم و احان وقال

اور اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرنا اور تمہیں مدد دیتا ہے اور

فی شان عیسیٰ روح و قبل انه خرج من لدنه فما هذا الا جمل صیرخ و وہم فیه و خطاء

عیسیٰ کے بارہ میں کہا ہے کہ وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس کی نگاہ تو خیال تمہارا صیرخ جمل

مباین - ثم ان فرضان قوله تعالى روح منه یزید شان ابن مریم و یجعله ابن الله

خطا ہے - پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑا تاہی اور اسکو ابن اسد اور بلند تر ہے

واعلیٰ و اکرم فیمجب ان یکون مقام ادم ارفع منه و اعظم و یکون ادم اول ابناء

سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت یحییٰ سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم

رب العالمین - فان فی شان ادم بیان اکبر من شان عیسیٰ فتفکر فی آیه فقوله ساجد

ہی ہو کیونکہ حضرت آدم کی شان میں حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے سو عقلمند کی طرح لفظ فقوله ساجد

وتدبر کا ولی النهی و فکر فی لفظ خلقت بیدی و لفظ سوتیتہ و نفخت فیہ من روحی

میں غور کر اور پھر اس لفظ میں غور کر جو خلقت بیدی اور سوتیتہ اور نفخت فیہ من روحی ہے

والفاظ آخری لیظهر علیک جلالت ادم و شانہ الاعلیٰ فان منطق الایۃ یدل

اور دوسرے لفظوں کو بھی سوچ تاکہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ منطق کا دلالت کرتا ہے کہ

علیٰ ان روح الله نزل فی ادم بنزل لجلۃ حتی جعله مسجود الملائکۃ و مظهر تجلیات

روح اسد آدم میں آنا آتا اور وہ آتنا بہت روشن تھا یہاں تک کہ آدم ملائکہ کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلیات غلطی کا

واقرب الی اللہ الاغنی واعلم وافضل من الملائکۃ اجمعین وخلیفۃ اللہ علی الارضین

منظہر بنا اور خدا سے غنی سے بہت قریب ہوا اور افضل ہوا اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا مگر وہ آیت جو حضرت عیسیٰ کی شان میں
واما الایۃ الّتی نزلت فی شان عیسیٰ فماتجعلہ ارفع واعلیٰ ولا اصفیٰ وانکے

نازل ہوئی ہے سورہ ابکو کچھ بہت اونچا نہیں بناتی اور نہ زیادہ یا کم اور صاف بناتی ہے

بل یشبت منه ان عیسیٰ روح من اللہ وعبدہ العاجز کاشیاء اخری

بلکہ اُس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک روح ہیں جیسا کہ دوسری چیزیں

من المخلوقین ما سجد ابلیس بل امر ان یسجد لہ ومعذلک جریہ ذلک الخبیث

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اُس کو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو سجدہ کرے اور

لادم الملائکۃ کلہم اجمعین۔ وان ادم ابنہ الملائکۃ باسما سائر الاشیاء ثبت

اُس کا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتوں کو تمام چیزوں کے نام بتلائے پس ثابت

انہ اعلم وسترہ محیط علی الارض والسماء ولکن عیسیٰ اقربا نہ لا یعلم المساعۃ

ہوا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اس کا ستر تمام کائنات پر محیط تھا مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اس کو قیامت کا علم نہیں کہ

واشار الی ان الملائکۃ قد فاقوہ علما واکملوا الخوف والطاعة فتفکروا فی ہذا ولا تشواکون عین

آہنگی اور یہ بھی اشارہ کیا کہ ملائکہ اس کو علم و طاقت افضل ہیں سو اس بات کو سوچو اور اندہون کی طرح مت چلو

ثم اذا دقت النظر او امعنت فیما حضر فیظہر علیک ان قولہ تعالیٰ روح منہ یشابہ قولہ

پہر اگر تو غور سے دیکھے اور واقعات موجودہ میں غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اسے جیسا کہ یہ قول کہ روح منہ ایسا ہی قول

تعالیٰ جمیعاً منہ فمن العبادۃ ان ثبت من لفظ روح منہ الوہیت عیسیٰ انقر من لفظ

ہے جیسا کہ اس کا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی تو ثابت کر دی اور

جمیعاً منہ بالوہیۃ ارواح الکلاب والقرود والخنازیر والشیاء اخری فان منطوق

جمیعاً منہ کے لفظ سے کتوں اور بلیوں اور سوروں اور دوسری تمام چیزوں کی خدائی کا

الایۃ لیشہد علی انہا جمیعاً منہ فمت من الذمۃ انکنت من المستحین وتفکروا یا معشر

اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیت کا دلالت کر رہا ہے کہ ہر ایک چیز جمیعاً منہ میں داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا

النصارى الیس فیکم رجل من المتفکرین۔ ولیس الی ان ترفع فی جوابنا الصوت

ہی کلمے ہیں پس اب نہ امت سے مر جا اگر کچھ شرم ہے اور اسے نصرتی لوگوں میں غور کرو تم میں کوئی بھی غور کرنے والا

وان تلاقى من فكر الموت فان مثل الكاذب كخز مرف مدح ولا قرار له عند
 نہیں ہے اور کبھی ممکن نہیں جو تو ہمارا جواب دے سکے اگر وہی فکر میں رہتا کیونکہ چوڑا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے اور چون
 الصادقین۔

کے سامنے اسکو قرا نہیں۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنين انه ذكر في تزيينه الذي

اور اس خلیل خیانت پیشہ کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب تزیین میں

هو عيش الشياطين۔ ان وحي القرآن كان من الشيطان وما كان من الروح

جو شیاطین کا اشیانہ ہے یہ لکھتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کی طرف سے تھی اور روح الامین کی طرف سے نہیں تھی

الاميين واول لفظ شديد القوي ولفظ ذو مرة بالخط واتباع الهوى

اور شدید القوی اور دومرہ کے لفظ کی اس نے ہوا پرستی کی وجہ سے تاویل کی ہے اور

وبتاوليات بعيدة ومكان عظمى واذى قلوب المؤمنين۔ وكذلك ترك

تاویلات بعیدہ اور فریبوں سے کچھ کا کچھ بنایا ہے اور مومنوں کے دل کو ڈکھ دیا ہے۔ اس طرح اس نے

الحياء وودع الارعوا وحسب افضل الرسل كالمجنون۔ واتباع عن الحق تباعد

حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان کیا کہ نو دہا ادا کو جن کا آسپاہ اور حق سے

الضبط من النون وعاد المصلحين اللاميين۔ واعترض على افساخ حد صحف الله

ایسا درجا پڑا جیسا سوار خٹک نے میں ہتی ہر پھلی ہو چلائی میں ہتی ہر دور ہتی ہر اور نیک کاموں کے حامی مصلحوں کی شہمنی تھا

القرآن وبلاغة حبل الله الفرقان ظلما وزورا ليرضى قوما بولع مع انه كان

کی اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتوں سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص

الجاهلین العین۔ والله انه جهول لا يعلم لسان العرب وطرق بيانه وليس

جاہل اور اندھوں کی طرح ہے اور بجا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ بھی واقف نہیں اور سوا زبان درازی کے

فيه جو ہر سوی حصائد لسانه ولاجل ذلك لا يوجد في كتبه شيء من غير

اس میں کچھ بھی جو نہیں ایسے اسکی کتابوں میں بغیر گالیان اور بکواس کے کچھ بھی نہیں اور یہ تو اس سے نہ ہو سکا

سببه وهذا انه وما وسعه كتمان الحق وتخطية الاولى الاحق فعلا كالعالم التو

کہ حق کو پوشیدہ اور اس میں کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہو کر دشمنوں کی طرح توہین کی طرف دوڑا ۔

الحاشیہ متعلق صفحہ ۵۰۰ اور الحق الحصة الاولى

وانا نرى ان تكتب ههنا بعض مقالات هل الاراعوا اهل الدماء في تصانيف

اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھیں جو انہوں نے
عماد الدین فنکبہا بعبارة تم الاصلية في اللسان الهندية یعنی اردو ناقلین

پادری عماد الدین کے بارے میں تحریر فرمائی ہیں سو ہم انہیں کے عبادت نقل کرتے ہیں
من رسالة عقوبة الضالين المطبوعة في نصره المطابع دہلی في رده لایة المسلمين

جو رسالہ عقوبت الضالین مطبوعہ نصرہ المطابع دہلی میں درج ہیں اور عقوبۃ الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب
وہو هذا يا معشر النصفين -

نے روایت المسلمین میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے -

رائی ہندو پر کاشل سر و آفتاب پنجاب لاہور کے ان دونوں اخباروں کے مالک اہل ہندو ہیں

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر میں پادری کا کام کرتے ہیں وہیں کے اخبار ہندو پر کاشل جلد ہندو
مطبوعہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۰۱ میں جو امرتسر کے اہل ہندو کی طرف سے جاری ہو لکھا ہے کہ پادری عماد الدین

امرتسری کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایت المسلمین) کچھ اس کتاب سے شورش انگیزی میں کمتر
ہیں کہ جس نے بمبئی کے مسلمانوں اور پارسیوں کے صد سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے تبدیل کر دیا۔

اور دونوں کو ایک سخت ہلاکت کا منہ دکھایا یہاں پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایت المسلمین اور
تفسیر مکاشفات امن عامہ کے غلط اندازی میں کسٹریٹ کا کام رہیں پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہیں یا وہ انکو

سمجھتے نہیں اور صرف مسلمانوں کا انگیزی گونڈے دل پھاڑنے کے غائی پر تصنیف کئی ہیں اگر یہ فرض محال نہ ہو کہ
الزامات سچی بھی سمجھ جائیں تاہم پچار سے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہیں

کیونکہ انہیں ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے ہونا مستثنیٰ کیلئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہندو اخبار آفتاب پنجاب
جلد نمبر ۳۰ سے انتخاب کیے ہیں جس بناء پر اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف مقتبس

فقروں کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارے میں

کرتے ہیں لہذا ملکی صلیحوں کے ہم آواز زیادہ کہتے ہیں کہ اسکی تصانیف سے جسکا حوالہ اور درجہ سے بدشہاس ہیں
 غل پرکتا ہے اور وہ کچھ غیبی دیکھتا ہے کہ وہ تب ہی میں کہ جنکوئی اچھا شہرت انگیز لکھتا ہے وہ یہ کہ وہ یہی نہیں ہوتا
 نہیں ایسے ایسے ملکی شہرہ کے حقیقین جو اس قسم کی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے بقول فلاح بنیامو صلیح کہ اسے سہ ماہی
 کی طرف سے مناسب مقام نہیں ہے۔ یہ بتا دیتے ہیں کہ وہ لکھتا ہے کہ اسے اس طرح کے مدد لائے ہیں غل دیا ہے چنانچہ
 اسی ہندوستان کے اندر نارڈولر کے صاحب صاحب اور زچہل نے ۱۸۹۸ء میں ہندوؤں کی رہم چل رہا کو
 حکامند کر دیا اور ۱۸۹۴ء کے اندر نارڈولر کے صاحب صاحب اور زچہل نے سستی کی قیدی رہم کو قافلوں میں لے کر کے
 سو قوت کر دیا۔ گورنٹ اس بات کو معلوم کرنے کے لیے وہ دس دن کے مسیحی مصنفین میں سے تھام وکس
 پا۔ رمی سادالدین کوئی انگشت لکھتے ہیں اسکی یہ وجہ یہ ہے کہ یہی چاہتا ہے کہ میری تالیف سے عام بدشہاسی
 دلوں میں اگر اور حرارت سے منسوب ہو کر بے دریاغی کرین اور سکات میں مفید شمار ہو جاوے۔ یہی سنا ہے کہ پنجاب
 ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب کے دوسرے حصہ کو اسیدوہ سے نامنتظر کیلئے کہ انہیں پہلے
 حصہ سے زیادہ بیشک باہن درج ہیں اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا انتہی تہم ہوئی عبارت ہندو پرکاش کی۔

یادری صاحبوں کے شمس الماخب الکھنوسہ دی امرکین شہر میں ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء نمبر ۱
 بندے باہتمام یادری کروین صاحب صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ یہ نام نہ مصنف مفید نقل صاحب بہادر سیدی
 اکتوبر ۱۹۵۷ء کے شمس الماخب الکھنوسہ دی امرکین شہر میں ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء نمبر ۱
 حکامیان لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۹۵۷ء کے مذکورہ قدر ہوا تو وہی شخص کے بدشاہیوں اور بیہودگیوں سے
 ہوگا۔ جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور متن میں ستر روپیہ باہراری اور کوٹھی لے چکے
 اعلیٰ کے اندر پامین فوٹیل نکالنے کا کہو لو ہی بنا لیں۔ ایسے لاپھوٹوں کو کیا کہنا چاہیے۔ انتہی۔

بدنہ نقل کا اصل

وما قعرنا كتاباً اغيظ من كتبہ وما رثینا عیباً یا اکثر من عیب کذبہ وما سمعنا
اور سننے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اسکی کتاب سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اسکی جھوٹ
سبباً البر من سببہ ولا خباکخبہ فناوی الی اللہ من جبہ وهو خیر الناس
سے زیادہ ہو اور اسکی گالیوں جیسی کسی کی گالیوں نہیں سنیں اور اسکے فریبوں جیسا کسی میں فریب دیکھا پس اسکو تنبیہ
ونعویہ من غوائلہ ونشکو الیہ من رزائلہ وما نزی ان یزرع عن الغی بغیر
ہم خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لیجاتے ہیں اور وہ سب بہتر مرد گاہے اور اس شخص کی بلاوں ہی ہم اسکی پناہ مانگتے ہیں اور اسکی بدیوں سے
الکی وکذلک انت سیر المفسدین

ہم اکیس طرف نکوا لیا کرتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ یہ شخص غیر مرغی غ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے۔ اور مفسدوں کی یہی خصلت ہو کرتی ہو

وقد صدق فيه آخره الحق والودود الوالي التفسير رجب علی
 " اور اس کے بارے میں اسکے بہائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے یہ سچ کہا ہے چنانچہ کہا
 قال قد صنف ابن خلدون كتابا في رد الاسلام وانشاع دلائل التثليث
 قول ہے کہ جب ہمارا بہائی عماد الدین اسلام کے رد میں کتابیں تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلائل شائع کئے
 فی الخواص والعوام فيما كانت دلائله مجموعا لابطال بعيدة من تنقيب الدليل
 سو اس سبب کہ وہ دلائل مجموعہ ابطال سے تھے اور ان میں کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی، میں بہت
 ند من اغاية الندامة وصرنا هدى الالهة ورحا وسعدنا بعد ما استحياء ان نرى
 ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشاد بھر گئے اور بعد اسکے ہم مارے شرم کے ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمان کو
 وجوهنا المسلمين -
 اپنا منہ دکھا سکیں گے۔

و اما استدلاله من لفظ شديد القوى على الشيطان و هو
 مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القوی
 القوة كله لهذا السحران لاله و ملائک الرحمن فلاجل ذلك خص بهذا الاسم في القرآن
 اس قرآن میں شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتیں ہی پیڑ سے کو مائل ہیں نہ خدا تعالیٰ کو اور نہ اُس کے کسی درشتہ کو مائل ہیں سو ہم اس کو اس
 فلا نفهم سر هذه الاقاويل ولا نجد فيها راحة من الدليل فلعله كان له قوة في الخيل
 قل کا بہید نہیں سمجھو اور ہم اس میں کسی دلیل کی بونہیں پاتے پس اسے شاید اس بی طرح انجیل میں پڑا ہے

او استنبط من قصۃ ابلیس اذا اتی المسیح کالفیل وقادۃ بقوتها العظمی الی الحض

یاس خیال کو یہ کہ اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان باہمی کی طرح اسکے پاس آیا اور ایک بڑے قوت کے ساتھ گھیل

جبال الجلیل وحرہ بالابیل وما استطاع المسیح ان لا یعیل الیہ من قودہ

کے ایک پہاڑ پر اسکو لگیا اور اپنے باپیل کے ساتھ اسکی آدائش کی اور مسیح سی یہ نہ ہوا کہ اسکی طرف جانیں اپنے تین روکے

ولا یخطو الی طوحہ ویاخذ بقودہ ویزیل لظاہ یجودہ بل مشی تلوہ کالضعفاء

اور اس کے پہاڑ کی طرف قدم اٹھارے اور اس کے سر کو کھیلے اور اپنے ہنہ سے اسکی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اس کے پیچھے

المستضعفین فان کان مبدئ الوہم هذا الخیال کما فی احوال فلا نکر واقعۃ

کمزورون کی طرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی خیال ہے ہیکہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکا

المسیح ونون بہ کالامر الصبیہ ونقربان شیطان فی الکالمسیح کان شدید القوی فلذلک

نہیں کرتے اور ہر صحیح کی طرح اسکو مان سکتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسی مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تھا

قادہ الی جبال علیہ وقال اسجد فی اعطیک دولۃ عظمیٰ وملکاً لایملیٰ وطمع فی امک

اسی وجہ سے تو وہ اسکو پہاڑوں کی طرف کینچ کر لگیا اور کہا کہ مجھ کو سجدہ کر تجھ کو دولت اور بڑا ملک دوں گا اور ایک ضعیف

ضعیف غریب ووثب علیہ کذب رغیب واکترکہ الا الی حین ولفظ الحین

غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طمع کی اور حرص کی وجہ سے ہٹنے کی طرح اسپر حملہ کیا اور پھر اس سے دوبارہ آنیکا

موجود فی انجیل لوقا بالیقین فلینظر من کان من المرتابین۔ ولا شک ان الشیطان

ارادہ رکھ کر درہر لگیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا میں بالیقین موجود ہے جبکاچی چاہے وہ کچھ اور کچھ شک نہیں کہ جب شیطان

اذا اتبع بعد زمان فعلم التثلیث عند لقاء ثان واهلک الہا لکین لان اللقاء کان

دوسری مرتبہ آیا تو اس نے تثلیث سکھائی اور مرے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ

من مواعد الشیطان اللعین واما قیاسہ علی افضل الرسل وخیر الانبیاء فقیہ

آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان شدید القوی کا قیاس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس

مع الفارق وبعید عن الحیاہ وقد قال نبی ناصی اللہ علیہ وسلم لعمر القیاس الشیطان

مع الفارق ہے اور ایسا قیاس حیا سے بعید ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تھا کہ اگر شیطان

نے فتح الاسلک فجاخیر فجاخ وثبت من هذا الدلیل ان الشیطان یفر

تجھ کر کسی راہ میں پاد سے تو دوسرا راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

من عمر كالجبان الذليل واما المسيح فيسمى افضل صوابه شيطاناً في الانجيل فانظر الفرق بينهما

حضرت عمرؓ کہتا ہوں ذلیل کی طرح یہاں گتا ہے لیکن حضرت یحٰی نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان نہ پایا جس کے خوف سے وہ کہہ کر ان دونوں پر ہنس دیا

فما بقا من الرب الجليل ولا تبادر الى سبل الشياطين ثم اذا كانت القوة كله للشيطان فما

کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ کی طرف مت دوڑ۔ پہر جبکہ تمام قوتیں شیطان کیلئے ہی ٹھہریں تو

بال الهكم الضعيف الذي ماله قبل هذا السرحان بل تبعه كما مغلوبا محتاج

تمہارے اس کمزور خدا کا کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کر سکا بلکہ ایک مغلوب اور محتاج کی طرح اس کو پیچھے

ذی المکروب وقاده الشيطان بکرم عجيب ودعا الى اغرا غريب والعجب مع

لگ گیا اور ایک کمزور عیب کے ساتھ شیطان نے اس کو کھینچا اور ایک عجیب ہو کر کی طرف اس کو بلایا اور تعجب کہ وہ باوجود

دعوى الاهيَّة وادلال الابنيَّة تبعه بحسن الظن وما فهم انه حول قلب ووعده

خدا ہی کے دعوے اور ابنِ اہل ہوسنیکے ناز کے پیچھے لگ گیا اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور متفقی ہے اور اس کا وعدہ

برق حَلَب وهو رئيس الكاذبين - وانتم تعلمون اليهود كانوا يقولون للمسيح انك

برق بے باران ہے اور وہ جو ہون کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہودی مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خدا تعالیٰ کی طرف

ما ترى الخوارق من الرحان بل من الشيطان ومعك شيطان من الشياطين -

سے نشان نہیں دکھاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے

ثم ان كان هذا هو الحق اعني اذا فرضنا ان القوة كله للشيطان الذليل فما جاء

پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس صورت میں

فانجيل بجمال التفصيل ان يسوع رجع بقوة الروح الى الجليل لا يكون صحيحا بل

انجیل کا وہ فقرہ مسیح نہ ہوگا جو یسوع علیل کی طرف روح کی قوت سے گیا تھا بلکہ

كذاب صريحاً وتخريف المحرفين ويكون المراد من الروح شيطاناً من الشياطين -

کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد شیطان ہے۔

ثم انك ظننت ان القرآن ليس في بلاغته الى حد الإعجاز

پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں

بل يوجد فيه راحة المكلف والارتماز ولا يميز رقيق اللفظ من الجزل والحيد

بلکہ اس میں تکلف اور اضطراب کی ہوا پائی جاتی ہے اور وہ ہزل اور رقیق لفظوں سے غالی نہیں

من الهزل وفيه الفاظ وحشية وكلمات اجنبية وليس بعربي مبين

اور آسین وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہیں اور فصیح عربی نہیں

اما الجواب فاعلم ان هذا القول منك ومن امثالك اعجب العجائب واعظم

سوابق میں تیرا جواب لکھتا ہوں پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور لوگوں سے جو تیری مانند ہیں نہایت عجیب ہے

الغرائب ولا يرضى به احد من المنصفين - لا تعلم يا مسكين انك رجل من

اور کوئی منصف اس سے راضی نہیں ہوگا۔ اے مسکین تو تو نادانوں میں سے ایک نادان

الجهال وما تدري الامكان الضلال ولا تعلم اساليب العرب وطرق بلاد

آدمی ہے اور سچ گمراہی کے فریوں کے اور کچھ تجھے معلوم نہیں اور تجھ کو کچھ ہی خبر نہیں کہ سان عری کے

المقال بل اظن انك لا تعرف حرفا من العربية فكيف اجترأت على هذه الغرض

اسلوب کیا ہیں اور بلاغت کی راہیں کونسی ہیں بلکہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو عربی کا ایک حرف ہی نہیں جانتا پس کیونکر

الكرهية اتصل ايها الجاهل الكاهل على الذي افهم اكا بر بلغاء الزمان وامم

تو نے اس آواز کو وہ یہ جرات کی اسے جاہل کاہل کیا تو اس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑی بڑے بلند زمانہ کو ساکت کر دیا

على فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء ومن به نابع الشعراء

اور زمانہ کے مشہور فصیحوں پر اپنی محبت پوری کی اور ادیبوں کی گردنیں اسکی طرف جھک گئیں اور شعراء میں سے بڑے بڑے شاعر

وجاءوا خاضعين مقررين - اعنت اسبق منهم في معرفت مواد الاقاويل وتميز

اسپہر ایمان لائے اور اقوال اور فروتن بن کر اسکی طرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی میں تو ان سے بڑھا ہوا ہے اور صحیح اور غیر صحیح

الصحيح من العليل وانت من المجنونين - لا تعلم انهم كانوا اهل اللسان وقد غدا

میں فرق کرنے میں تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے

بلبان البيان وكان يصبون القلوب بافانين العبارات وملح الادب نواد

دودہ سے پرورش یافتہ تھے اور نگارنگ عبارت اور عجیب اشارات ہر دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان کو چون میں

الاشارات وكانوا في هذه السلك وعلم محاسنها من الماهرين المست تعلم ان

اور علم محاسن بیان میں ماهر تھے کیا تجھ کو معلوم نہیں

القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا في الراغبة فان العرب في زمانه كانوا فصحاء العصر

کہ قرآن نے اعجاز بلاغت کا دعویٰ کشتی گاہ کے میدان میں کیا ہے کیونکہ عرب اس زمانہ میں فصحاء العصر

اور علم محاسن بیان میں ماهر تھے کیا تجھ کو معلوم نہیں

القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا في الراغبة فان العرب في زمانه كانوا فصحاء العصر

کہ قرآن نے اعجاز بلاغت کا دعویٰ کشتی گاہ کے میدان میں کیا ہے کیونکہ عرب اس زمانہ میں فصحاء العصر

و بلغا عا لدھرو کان مدار تفاخرهم علی البیان و در درہ و شمار الکلام و زہر

اور بلغا در ہر تہ اور نہ کجا ہم فکر نہ کجا مدار فصیح اور باب و اب تقریر دن پرتا اور نیز کلام کے پہلوں اور ہولوں

و کانوا یناضلون بالقصائد المبتکرۃ و الخطب المحبۃ و کان کلہم ان یتکلموا فی

پرتا کرتے تھے اور انکی رائیان نو ایجاد قصب دن اور سب کثیرہ خطبوں کے ساتھ ہوتی تھیں مگر ان کو لطائف حکیمہ

اللطائف الحکیمۃ و ما مست بیانہم رائحة المعارف الہیۃ بل کان مسرح افکار

میں بات کو نکاحا سلیقہ نہ تھا اور ان کے بیان کو معارف الہیہ کی برہن نہیں پہنچتی تھی بلکہ انکے فکروں

الی الابیات العشقیۃ و الاضاحیک الملیہ و ما کانوا علی ترصیع مضامین الحکم

کا چراگاہ صرف عشقیہ شعروں اور ہنسائیوں کے اند فائل کرنیوالے بیوقوف تک تھا اور مضامین حکیمہ کے مرصع نگاری

قادرین و کانوا قد مر نوا من سناین علی انواع النظم و التثنی و لطائف البیان

پروردہ قادر تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور نثر اور لطائف بیان کے مشتاق تھے

و سلموا و قبلوا فی الاقران و کانوا اهل اللسان و سوابق للیادین - فحاطہم

اور اپنے بھیسو نہیں سلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور میدانوں میں سبقت کرنیوالے تھے۔ پس خدا تعالیٰ

اللہ و قال ان کنت فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فا تو اسبوحۃ من مثله وان

انکو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام میں شک ہو جو مجھے اپنی بندہ پر اتارا ہے تو تم ہی کوئی صورت اسکی نہ بنا کر

لو تفعلوا ولن تفعلوا فالتقوا النار الی و قد ہا الناس و الحجارة اعدت للکفرین -

اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز بنا نہیں سکو گے سو اس آگ سے ڈرو جو حکیم فرشتہ آدمی اور پتھر میں اور وہ آگ کا فرد بخو لئے فیکر گئی ہو

و قال قل لان اجتمعت الجن و الانس علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتوا بمثله

اور فرمایا کہ اگر تمام جن و انس اس بات کیلئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لیں تو ہرگز نہیں لے سکیں گے

و لو کان بعضهم لبعض ظہیرا - فحجز الکفار عن المقابلۃ و ولوالدیر کا المغلوبین -

اگرچہ ایک دوسرے کی مدد ہی کریں پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے اور مغلوب ہو کر پیشین پشین ظالمین

ولما عجزوا عن النضال فی البیان ما لوالی السیف و السنان متذہبین و عتبا

اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آگئے تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جھک گئے

و کثیر منهم اسلموا نظر علی هذه المعجزة کلید بن ربیعۃ العامری صاحب المعلقة الرا

اور بہت سے انہیں سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جیسا کہ کلید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ لایعہ کا مصنف

و کثیر منهم اسلموا نظر علی هذه المعجزة کلید بن ربیعۃ العامری صاحب المعلقة الرا

اور بہت سے انہیں سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جیسا کہ کلید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ لایعہ کا مصنف

و کثیر منهم اسلموا نظر علی هذه المعجزة کلید بن ربیعۃ العامری صاحب المعلقة الرا

اور بہت سے انہیں سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جیسا کہ کلید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ لایعہ کا مصنف

فانما ادرك الاسلام وتشرف به واري الاخلاص التام ومات سنة احدى

اس نے اسلام کا دانا پایا اور شرف بسلام ہوا اور پورا قلم کھینچ لیا اورین اکتالیس سو میں فوت

واربعين۔ وكذلك كثير منهم اقروا بآيات القرآن مملون العبارات المهدية

ہوا اور یہ طرح ہوتوں نے انہیں سے قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ حقیت

والاستعارات المستعذبة والافانين المستلحة والمضامين المحكية الموشحة بل من

قرآن عبارات پاکیزہ پیراؤں شیریں استعارات سے بالمال اور بیخ تقریروں اور آراستہ اور عظیم معنوں سے پیرا ہوا ہے بلکہ

امعن منهم النظر فسعى الى الاسلام وحضر ودخل في المؤمنين فلو كان

بسیار بہین نظر غور کی سودہ اسلام کی طرف دوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہوا۔ پس اگر قرآن فصاحت اور

القرآن متنازلا من اعلى مدارج الكمال في فصاحت المقال وبلاغة الاقوال كما

بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متزل ہوتا تو مخالفوں پر بات بہت آسان ہو جاتی۔

الامر اسهل على المخالفين۔ وقالوا ايها الرجل ان الكلام الذي عرضت علينا

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اسے مرد جو کلام تو نے پیش کی ہے اور

والحديث الذي آتيتنا ليس بفصيح بل ليس بصحيح ولا نجد فيه غير المعاني المطروقة

جواب تو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح ہی نہیں ہے اور یہیں معانی مطروقة

الموارد الكلام الرقيق وما جئت بطيب على وفيه الفاظ كذا وكذا وانك اسقطت كلامك باقت

الموارد پاڑ جاتے ہیں اور اس میں الفاظ رقیق موجود ہیں اور تو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطلب سے

عن امرائك ولست من المجيدين۔ فلا حاجة الى ان تأتي بمثله من الاقوال وانتوازن

دور جا پڑا ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام میں نہیں بلکہ اس میں نویسے ایسے لفظ ہیں پس کچھ حاجت نہیں کہ ہم اکی کئی نظیر

في المقال وتخاذلي حذ والمغال فاليك عنا ونجاف واترك الاوصاف فان كلاما

بنادین یا اس سے فعل بغل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہوا اور اپنی کلام کی تعریفیں چھوڑ دی کیونکہ تیرا کلام

سقط عند الادباء المشهورين كالفصحاء الماهرين ولكنهم ماسرو لذلك المسرى وما قد جوافي هذا الدعوى

شہور ادیبوں کے نزدیک ردی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعوے میں انہوں نے کچھ جوج قوج

بل قبلوا على مراتب بلاغت وعجبوا لعلوشان فصاحت وقالوا ان هذا الاسمعي من

نہیں کیا بلکہ انہوں نے قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اس کی عظیم الشان فصاحت سے تعجب میں نہ گوا اور کہا

والکثر هم امنوا باعجازہ واقربا بتناوش بازہ وعجز واعن درک ہذا ذہ وقالوا کلام
اور اکثر انکے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اسکے باز کی سخت پکڑیں ہیں اور اسکی حقیقت کے دریافت کے عاجز
فاق کلمات البشر فکلہ لب و لیس معشی من القشر وعلیہ طلاوة وفیہ حلالة
رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب پر آگیا اور وہ سار کا سارا مغرب ہے اور اسکی ساتھ چھلکا نہیں اور
وہو عندی لا یفقد من شرب الشاربین۔ وما ندسوا بکلمۃ فی قدح شائہ وما فاهول
اسپر ایک آبے تب ہی اور آسہیں ایک عطاوت ہی اور وہ ایک بڑا اندازہ اور کثرت مصفا یاتی ہے جو پینے والوں کے پیئے ختم نہیں تو
بکلام فی جرح بیانہ ونسوا جمال الفکر فی میل نہ تم رجوع امر عویدین نادمین۔ والکثر
اور قرآن کے قدح شان میں وہ کوئی کلمہ منہ پر نہ لائے اور اسکی جمع میں انہوں نے کوئی بات نہ ہو نکالی اور اسکی میدان میں انہوں نے فکر
کانی ایكون عند سماعہ وسیجدون بالکین۔

اڈٹ وہاں تو وہی گروہ تھا کہ شرمندہ ہو کر رجوع کیا اور اکثر انکے قرآن کو شکر کرتے اور سجدہ کرتے تھے۔

هذا ما نجد في القرآن الكريم ولحاديث النبي الشريف الرحيم

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم میں پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

ایمانا و دیالۃ و صدقا و امانۃ و ما نجد کلمۃ خلاف ذلک من اسلاف النصاری او المشرکین

میں پڑھتے ہیں اور جیسے اسکو ایمان اور دیانت اور امانت لکھا ہے اور ہم اسکے برخلاف کوئی ایسا قول ہی نہیں پتے جو ان کے نصاریٰ

وکانوا خیر امنکم فی تنقید الکلمات یا معشر الجاہلین۔ واما ما ظننت ان فی القرآن

اور شکر کرنے منہ سے قرآن کے شان کے برخلاف نکلا ہو اور اسے نادانوں وہ نصاریٰ قرآن کی پرکھ میں تم سے بہتر تھے اور یہ جو تو نے خیال کیا

بعض الفاظ غیر لسان قریش فقد قلت هذا اللفظ من جہل و طیش و ما کنت من

کہ قرآن میں بعض ایسے الفاظ ہیں کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہیں سو یہ بات تیری سلسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت

المتبصرین۔ اعلم ایہا العجول الدیۃ ان مدار الفصاحتۃ علی الفاظ مقبولۃ

کی راہ سے نہیں۔ اسے غبی اور سفلیہ نادان تجرب معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے خواہ

سواء کانت من لسان القوم او من کلم منقولۃ مستعملۃ فی بلغاء القوم خیر جمولۃ و سواہ

وہ کلمات قوم کی اصل زبان میں سے ہوں یا ایسے کلمات منقولہ ہوں جو بلغاء قوم کے استعمال میں آگئے ہوں اور خواہ وہ کہ

کانت من لغت قوم واحد من جماداتہم علی الدوم ادخالہا الفاظ استعمالہا بلغاء

ای قوم کے لغت میں سے ہوں اور ان کے دائمی محاورات میں ہی ہوں یا ایسے الفاظ ان میں لگائے ہوں جو قوم کے بلغاء کو

القوم استعملوها في النظم والنثر من غير مخافة اللوم مختارين غير مضطرين۔ فلما كان

شیرین معلوم ہوئے اور انہوں نے انکے استعمال اپنے نظم اور نثر میں جائز رکھے ہو اور کسی ملامت سے ڈری ہوں اور نہ کسی اضطراب سے

مدارس البلاغة على هذه القاعدة فمن اهل معيار الكلمات الصاعدة في سماء البلاغة

والفاظ استعمال کئے ہوں ہیں سبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ ان عبارات بیضہ کیلئے معیار ہو جو فصاحت کے آسان

المرادة فلا حرج ان يكون لفظ من غير اللسان مقبولا في اهل البيان بل ربما

چڑھے ہوئے اور باندی میں گرج رہے ہیں پس اس بات میں کچھ ہی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلاغت نے اس کو

يزيد البلاغة من هذا الوجه في بعض الاوقات بل يستعملونه في بعض المقامات فيلذون

قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بیا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات میں

به اهل الافانين۔ وكذلك رجل غمر حبل ومع ذلك معاند وعجول فلاجل ذلك

اس طرح کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیں اور نیکین سمجھیں اور تعفن عبارت کے عشاق اس سولت آہٹاتے ہیں مگر تو توای مقترض

ما تعلم شيئا غير حداثته وجمالته وما اتضع قدما الا في دحالك ولا تدري ما لسان العرب

کیسے غبی اور عاجل ہو اور یاد جو رکھے تو جلد باز اور دشمن حق ہو اسی لئے تو بغیر کہینہ اور چہل کے اور کچھ نہیں جانتا اور بغیر گڑبہ کے

وما الفصاحة ولا تصد منها الا الوقاحة وما القنت الا سب المطهرين۔

لہ کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تو نہیں جانتا کہ زبان عربی کبھی شرم ہے اور فصاحت کے کہتے ہیں اور شرم بھائی تہہ میں ہونے اور کسی لیا اور تہہ

فاترك ايها الغافل سيرة الاشرار واسخ وانظر وجهك في

سوائے غافل شرم دین کی حوصلت چھوڑ دی اور کچھ شرم کر اور ذرہ اپنی منہبہ کو لکھو کے شیشہ میں دیکھو

مرآة الافكار هل فخرت شيئا في مدح عمرك من فن الادب اعرفت في طرفة افانين

کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑا ہے یہ رنگینی عبارت کے نشیب فرزند تھو معلوم ہیں

الوهو والحدب اذ الفت قطبين كلمتين ونطست بيتا اويتين فان ادعيت فاست

یا کہی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے پس اگر تو دعوے کرے تو اس شہ

ببرهان مبين۔ وانت تعلم اني خاطبتك في البراهين اذ صلت على القرائن والذ

شعبہ پیش کر اور تجھے معلوم ہے کہ میں نے براہین میں بھی تجھ کو مخاطب کیا تھا جبکہ تو قرآن شریف پر

المتين۔ وما كان خطابي الا لا بد لي على الناس بجمال الشديدي وذهلك البليدي

لہ دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب نہ کرنا صرف اس لیے تھا کہ تاخیر کنندہ میں اور سخت جہل ہیں لوگوں پر ظاہر کر دین

بسی کجاستی ہے دریا کون کونیاں تیار ہو

فقلت ان كنت تزعم انك تعلم العربية فاسرنا مهارتك لادبية ونحن نقص عليك
 پس میں نے کہا کہ اگر تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو عربی جانتا ہے تو میں اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان میں تمہارے
 قصہ فی لسان فاترجمہ فی العربیہ بالحسن بیان ازکنت فیہا من الماہرین سوان
 سنا میں گئے اور ترجمہ پر واجب ہو گا کہ تو اسکی عبارت کو عربی بنا کر دکھلا دے پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقرار ہی ہو جائیں گے
 ترجمت فاک خمسون روبیہ انعاماً ثم بقربفضلك ونكرماک الکراما وغضبتک
 اور تیری تعظیم کریں گے اور پچھو کہ متوجہ فاضلون میں تو تسلیم کریں گے۔

للفضلاء المسلمين المتردین۔ ولکنک سکت کالانعام وما ملت الی الانعام وما
 مگر تو چار پائون کی طرح چپ ہو گیا اور انعام لینے کی طرف رخ نہ کیا اور تو
 بکلمة الخیر والشر خوف من هتاک السائر وفضوح الحصر فثبت انک غی قصیر
 جواب میں چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہانہ نہ کیونکہ اس میں تیری پرورداری اور رسوائی تھی نیز ثابت ہو کر تو ایک غی
 الرمن وما اصابک حطم من اللسن وما حوصت فی الانعام لانک کنت جاہلاً
 کم استعداد آدمی سے اور ترجمہ کو زبان عربی سے کچھ ہی حصہ نہیں اور تو نے انعام لینے کی طرف رغبت نہ کی کیونکہ تو
 کالانعام وما کانک خط من العربیہ بل ما کنت من الما سنین فاعلم قطعی انک لا تعلم العربیہ ولا
 ایک جہل چار پائون کی طرح تھا اور عالموں میں کہ نہیں تھا۔ پس میں نے قطعی علم کے ساتھ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہیں جانتا
 تستطيع ان تخرق فی مساکلہا وتنصلت فی سبلہا وسککها وما فیہا لاجحة لاسع لاجم فہم واسع
 اور ترجمہ طاقت نہیں کر سکے کو چون میں چل سکے اور اسکی تنگ راہوں میں گزر کر سکے اور ترجمہ میں تو صرف نیش نیش نہیں
 فلا تفحس ولا تعل یا اسفل السافلین۔ اعنت مع جہاک هذا لتقدح فی القرآن
 اور ایک قطریہ علم میں کے مینہ میں تیری پاس نہیں ہے پس تو ای اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا کیا تو باوجود اپنی اہل وانی کے قرآن میں
 وتزعم علی کتاب فاق فصاحتہ نوع الانسان ولا تری صور تہ ولا تنظر الی مبلغ
 جرح قدح کرتا ہے اور اس کتاب کا عیب بڑھاتا ہے جسکی فصاحت نوع انسان کی فصاحتوں پر غالب آگئی اور اپنی شکل کو نہیں دیکھتا اور اپنے
 علمک یا مضیع العقل والدين۔ وان کنت تحسب نفسك شیئاً من الاشیاء
 اندازہ علم کی طرف نگہ نہیں کرتا اور دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے۔ اور اگر تو اپنے نفس کو کچھ خیر سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو بہت
 وتظن انک من الادباء فما انا قمت لاس تبرا عز زندک واستشفاف فرندک
 ایک ادیبوں میں سے ہے پس خبر دار ہو جا کہ تیری بہتری کی آگ نکالنے کے لئے میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تیری تلوار کا

وابتدعت هذه الرسالة الجمالة في العربية لهذه الأغراض الضرورية وهي تحتوي على

اور اس رسالہ عجا کر بیئے عربی میں ہی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ تاور اور حکیم بیاضون سے ہے

غیر البیان ودرسه و ملح الادب و نوادره و شمعها بمحاسن الکنايات و تبرصیح

ہیں جو سوتیوں کی طرح ہیں اور نیز ادب کے نکین عبارتوں پر مشتمل ہے اور میں اسکو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیف

لاالی النکات فی العبارات و فیہا کثیر من الامثال العربیة واللطائف الادبیة

سوتیوں سے موش اور مرغ کیا ہے اور اس میں امثال عربیہ بہت ہیں اور لطائف ادبیہ بکثرت ہیں

والاشعار المبتکرۃ والقصائد المخابرة ولم اودعها من الاشعار الاجنبیة بل کلمها

اور اسی طرح اشعار نو طرز اور خوبصورت قصیدے ہی اس میں ہیں اور میں اس کتاب میں اشعار اجنبیہ

نتائج غلطی و ثمار شجر افکری وما فعلت هذا الا لاسدیر به غور عقلک و مقدر

نہیں لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پہل ہیں اور میں نے یہ اسلئے کیا کہ تاثیر عقل کا عمق

فضلك واری مبلغ علمک و عذوبة منطقک و امری الخلق اعنک صادق فی

امیر فی فضیلت کا مقدار آراؤن اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھوں کیا تو اپنے دعوے میں سچا اور اپنے

دعوائک و اهل لبواک و هل لك حق ان تصول علی کتاب الله القرآن و بلاغت و سفر

خود دشمن کا اہل ہے اور کیا نتیجے حق ہے کہ تو کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالیٰ کے صحیفوں کی

الله الرحمان و ریاغته کما انت زعمت او من الکاذبین الدینا لین وانی الهمت من ربی

بلاغت اور آگے میدان کشتی گاہ کی نسبت کچھ جہنی کرے سر میں چاہا کہ دیکھوں کہ تو اپنے دعووں میں سچا ہی یا تو جھوٹ میں

انک لا تقدر علی هذا النضال ویدی الله عجزک و عجزیک و ثبت انک اسیر

ہے اور میری خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا اور تجھ کو کر دے گا اور

بعض الضلال و لو اجتمعت قومک معک علی هذا الخیال فترجعون مغلوبین هذا

ثابت کرے گا کہ تو گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جائیگا۔ یہاں

مع اعترافی بان هذه الرسالة لیست سباق الغایات فی توضیح المقال بل قصتها

میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت میں کوئی اعلیٰ درجہ کے کمال پر نہیں بلکہ میں نے جلد جلد اسکو کھسیٹ دیا ہے

علی جناح الاستحجال واعلم ان الاتیان بمثلها امرهائین علی الادباء بل یکنی فی هذا

اور میری حالت یہ ہے کہ اسکو لفظ سے اسکا اوصاف بہت ہی آسان ہے کہ انکی ادنی التفات

احسن المتفانت البلاء فان اتسعت الادب فليس العجب ان تقول احلى وافصح قلنا
 اذن اتسعت اسکی نظیر بنانے کیلئے کافی ہے پس تو فن ادب میں وسیع ہمارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ
 الى سبع مع انك توف بتائيل جوع لانك لست من اعانتهم بمنع واني
 اس سے زیادہ تر شیریں اور زیادہ تر فصیح بنالیوے اور تجھ کو یہ اجازت یہی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ مل کر لکھ
 ما اتخذت معينا في رسالتی هذه وقلت ما قلت من عند نفسي من فضل ربی
 کیونکہ ہمارے طرف سے مدد لینے کی تجھ کو حاجت نہیں اور میں اس سال میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ میں نے
 في ليام معدودة كالمقتضيين ومعذ لك اني امهلك واخوانك وجميع خلا
 کہا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہو اور باوجود اسکے میں تجھ اور تیری بہائیوں کو
 وقومك واعوانك الذين يقولون انا نحن المولويون الى شهرين كاملين من يوم
 تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور
 المشاعل ترى كمال البراعة فان اتيت بمثلها في هذه الددة التي هي اقل الاجال
 یہ مہلت اشاعت کی تاریخ سے ہر ماہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم میں رسالہ کی مثل بنالائے اور اس مدت میں جو بڑی
 وتواذنتم في كل انواع المقال ونرى ان قولكم تعاذعنا حد والغال فلكم خمسة
 وسیع مدت ہر تینے ہر ایک مہلت اور ہر اذنت کے لفظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور سب کو دیکھ لیا کہ نفع نفع تھے مقابلہ کر دکھلایا تو اس
 الاف روبية انعاما منا وعدا موكدا بقسم الله ذي الجلال والان لم تطأ ثوبا لا يمكن
 صحت ہم نہیں پانچ سو روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اسد علی شاہ کی قسم کے ساتھ سوکد ہے اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر
 الايمانية فنجع ذهب الشرط في خزينة الحكومة البريطانية لتكون من المطمئنين
 اعتباراً آدھے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرادیں گے تاکہ تجھے اطمینان ہو
 ونعاهد الله بحلفتي ان نعطى العبد وحقه عند ظهور غلبة ولو تخلفنا فكذا كان بين
 اور ہم خدا تعالیٰ کی قسم کہاتے ہیں کہ فرق ثانی کو اس کا حق اسکے قلبہ کے وقت فی الفور دیدینگے اور اگر سب سے تخلف کیا تو پھر
 ونحصل الحكومة البريطانية حكما لهذه القضية وخيرا في هذه الخطوط ولما ان
 ٹھہریں گے اور ہم حکومت انگریزی کو اس مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا
 نعطى انعاما كل من بارا كلامنا وازا بوف شرطنا نثارتك ثروتنا كنظم في القدس
 کہ ہر انعام اس کو دیدے جو مقابلہ کے وقت پورا آتا دے اور اس کے شرط کے موافق نظم اور نثر بنالیوے۔ نظم اپنے قدر اور

والعدۃ والبلاغة والفصاحة والتمزام المحل والحكمة هذا عهدنا ولعنة الله على

بلاغت اور التزام حق اور حکمت میں نظم کے مانند ہو اور خدا کی لعنت آپس پر عہد کو پورا نہ کرین

الناکثین۔ والنصارى ان يتعاونوا هذه المقابلة ويقوموا متفقين لتلك المعركة

اور نصارا کا اختیار ہو گا کہ اس مقابلہ میں ایک دوسرے کو مدد دیں اور سب متفق ہو کر اس معرکہ کیلئے آئیں اور بعض

ویکون بعضهم لبعض ظهيرا ويستفسر الجاهل خبيرا وليطلبوا لانفسهم كل نصير

بعض کی پشت پناہ بنائیں اور ایک جاہل خیر آدمی سے پوچھ لے اور دوسرے دوسرے کے نصیر بن کر رہیں

ومعین وبعید وقرین ومسیحهم الذی هو رب فی عینہم ولا رب الا الله قیوم

اپنے لئے بجا ہیں اور یح سے ہی مدد لین جو انکی نظر میں خدا ہے اور کوئی خدا نہیں بجز اسکے جو قیوم

العالمین۔ وليستمد وامن روحهم الذی کان یعلم الالسنۃ ان کا نواصادقین

العالمین ہے اور چاہئے کہ اپنے اس روح القدس سے ہی مدد لین جو بولیاں کھا ہوتا اگر سچے ہیں۔

هذا ما رزينا عليه من طيب نفسنا وانشرح صدورنا ورضينا

یہ بات ہی مسخرم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے رہی ہو گئے اور ہم اس بات پر

بالحکومة البریطانیة ان تكون حکما بیننا و بینہم فان تجد هؤلاء الذین

ہی رہی ہو گئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں حکم بنائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگوں کو اپنے

یصولون علی بلاغة القرآن وفصاحته ویقولون انا نحن المولودون کعلماء المسلمین

تو ان میں صادق پادے جو قرآن شریف کے فصاحت اور بلاغت پر حکم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ہی مسلمانوں کے

ولسنا من السفهاء الجاهلین ولنا ید طولی فی تنقید جدال القول وھزلہ و تنقیح

علماء کی طرح مولوی ہیں اور نادان نہیں ہیں اور فصاحت اور عدم فصاحت میں فرق کرنے کے لئے ہم میں مادہ ہے

رفیق اللفظ و حزلہ صادقین فی هذا الامتحان وسابقین فی هذا المیزان فلتعظم

اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان میں حقیقت پیش دستی لیجائے والے ہیں پس لازم ہو گا کہ گورنمنٹ ہمارا

انعامنا ولیکذب کلامنا ولیشع کمال علمہم فی الدیار والبلدان ولیستھر بکلام

انعام انکو سے دے اور ہمیں کاذب خیال کرے اور انکے کمال علم کو ملکوں اور ولایتوں میں مشہور کرے اور دنیا

الی افاضی البلدان ولتکتب اسماءہم فی الفاضلین۔ وان لم یقدم من العلماء الاولیاء

کناروں تک انکے فضائل مشہور کر دے اور انکے نام فاضلین میں لکھے اور اگر گورنمنٹ انکو یا نہ پاوے بلکہ

بل وجدتهم معشر الجاهل والسفهاء بعيدين عن هذا الزوال مبعدين عن مثل هذا الكمال فخرجون خائبين ٢٤

ان کو ایک جاہل و نادار و پادشہ جو اس قسم کے کالائے حدود و بھوجین میں ہم حکومت برطانیہ
الحکومة البريطانية ان تمنع بعد هؤلاء الذبابین من ان یسموا انفسهم مولوین
کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اسکے ان کذابوں کو سب سے منع کر کے کہ اپنی تہمتیں
و یصلوا علی بلاغہ کلام اللہ مع کونہم جاہلین

مولوی کے نام سے موصوفہ کریں اور باوجود جاہل فہم کو قرآن کریم کی بلاغت پر حاکم کریں

وَأَوَّلُ مَخْلُوقِنَا فِي هَذِهِ الدَّعْوَةِ وَمَدْعُونُهَا هَذِهِ الْمَعْرَكَةُ

اور اس دعوت میں ہمارا اولیٰ الخائب اور اس سرگرمی میں ہمارا اولیٰ مدعو پادری صاحب التوزین عماد الدین فانه ينكر بلاغة القرآن وفصاحته ويرى في كل عماد الدين ہے کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب و قاصد و بقول اتی عالم جلیل ذہین وان القرآن ليس بفسح بل ليس بصریح میں سجائی دکھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صریح ہی نہیں ہے و ما اری فیہ بلاغة ولا احد براعة كما يحسم الزاعمین و یقول انی ساکتب تفسیر اور میں اس میں کوئی بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت میں کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ من عنقریب تفسیر شائع و کذا لک نسمع تقاریرہ فہو یدعی کمالہ فی العربیۃ و یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ گویا او ایسی ہی اور باتیں ہم اکی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی و انی کا دعویٰ کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عیث بحال الوقاحة والفریۃ و یزتری علی کتاب اللہ و علی فصاحته کانه عم امر القیس بشری اور دروغ گوئی کے گالیان نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعویٰ کرتا ہے اور غرور سے عیب جثی کرتا ہے کہ او ابن خالتہ ویسی نفسہ مولویا و میثی کا مستکبرین

گویا وہ امر القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتا ہے اور شکر علی کی طرح ملتا ہے۔

ثم بعد ذلك فغاطب كل متصرف ملقب بالمولوى الذي

پھر اُس کے بعد ہم ہر ایک کرشنن کو چاہتے تھیں مولوی کے نام سے موسوم کیا ہے غلاب

کتبنا اسے فی الہام مشی وند عواکلم للبقابلہ ولام خمسة الاف انعاما متنا
 کہتے ہیں اور ان سب کے نام پہنچے حاشیہ میں لکھ دے میں لکھ رہا ہوں ان سب کو مقابلہ کیلئے بلا تو میں اگر یہ ایسی کتابیں دین

اذا التوا بكتاب لمثل هذا الكتاب كما كتبنا من قبل في هذا الباب والمصلحة
تواری طرف سے لکھا پھر اردو پر انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اصل المقابل کتابت لکھ کر نیا لکھ کر
مناثلة اشهر للمعارضین فان لم یبارزوا ولن یبارزوا فاعلموا انهم كانوا من
طرف ترمین ہینہ ہمت ہو اور اگر مقابل پر نہ آویں اور گزرتہ کو سینے پس یقیناً ہار کر وہ ہارے
الکاذبین۔

ہیں۔

واعلم ان هذا الانعام في صورة اذا التوا برسالة كمثال لسالتنا

اور یاد رکھنا چاہیے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہادی اس سال
وعجالة كمثال عجالتنا واثبتوا انفسهم كما نلین ومشاہدہیں۔ واما اذا ابوا وولوا الذ
کے مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں لیکن اگر بنائے سرانجام کریں اور
كالشعالب وما استطاعوا على هذه المطالب وما تركوا عاداته توہین القرآن
لو بطریق کی طرح پیٹھیں دکھلا دیں اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی
وما امتنعوا من قبح کتاب الله الفرقان وما تابوا من ان یسموا انفسهم مولویین وما
عات کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ازدجروا من سب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وما ازجروا من قولهم
دشنام دی سے رکین اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئیں روکیں کہ قرآن نفع نہیں
ان القرآن ليس بفصير وما تركوا سبيل التحقير والتوهين فعليم من الله الف
ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس ان پر خدا تعالیٰ کی طرف
لعنة فليقل القوم كلهم امين۔

سے ہزار لعنت ہے ہیں چاہیکہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت
۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت
۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت
۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

٢٧٣ لعنت ٢٧٢ لعنت ٢٧٥ لعنت ٢٧١ لعنت ٢٧٤ لعنت ٢٧٨ لعنت ٢٧٩ لعنت
 ٢٨٠ لعنت ٢٨١ لعنت ٢٨٢ لعنت ٢٨٣ لعنت ٢٨٤ لعنت ٢٨٥ لعنت ٢٨٦ لعنت
 ٢٨٧ لعنت ٢٨٨ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٩٠ لعنت ٢٩١ لعنت ٢٩٢ لعنت ٢٩٣ لعنت
 ٢٩٤ لعنت ٢٩٥ لعنت ٢٩٦ لعنت ٢٩٧ لعنت ٢٩٨ لعنت ٢٩٩ لعنت ٣٠٠ لعنت
 ٣٠١ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٣ لعنت ٣٠٤ لعنت ٣٠٥ لعنت ٣٠٦ لعنت ٣٠٧ لعنت
 ٣٠٨ لعنت ٣٠٩ لعنت ٣١٠ لعنت ٣١١ لعنت ٣١٢ لعنت ٣١٣ لعنت ٣١٤ لعنت
 ٣١٥ لعنت ٣١٦ لعنت ٣١٧ لعنت ٣١٨ لعنت ٣١٩ لعنت ٣٢٠ لعنت ٣٢١ لعنت
 ٣٢٢ لعنت ٣٢٣ لعنت ٣٢٤ لعنت ٣٢٥ لعنت ٣٢٦ لعنت ٣٢٧ لعنت ٣٢٨ لعنت
 ٣٢٩ لعنت ٣٣٠ لعنت ٣٣١ لعنت ٣٣٢ لعنت ٣٣٣ لعنت ٣٣٤ لعنت ٣٣٥ لعنت
 ٣٣٦ لعنت ٣٣٧ لعنت ٣٣٨ لعنت ٣٣٩ لعنت ٣٤٠ لعنت ٣٤١ لعنت ٣٤٢ لعنت
 ٣٤٣ لعنت ٣٤٤ لعنت ٣٤٥ لعنت ٣٤٦ لعنت ٣٤٧ لعنت ٣٤٨ لعنت ٣٤٩ لعنت
 ٣٥٠ لعنت ٣٥١ لعنت ٣٥٢ لعنت ٣٥٣ لعنت ٣٥٤ لعنت ٣٥٥ لعنت ٣٥٦ لعنت
 ٣٥٧ لعنت ٣٥٨ لعنت ٣٥٩ لعنت ٣٦٠ لعنت ٣٦١ لعنت ٣٦٢ لعنت ٣٦٣ لعنت
 ٣٦٤ لعنت ٣٦٥ لعنت ٣٦٦ لعنت ٣٦٧ لعنت ٣٦٨ لعنت ٣٦٩ لعنت ٣٧٠ لعنت
 ٣٧١ لعنت ٣٧٢ لعنت ٣٧٣ لعنت ٣٧٤ لعنت ٣٧٥ لعنت ٣٧٦ لعنت ٣٧٧ لعنت
 ٣٧٨ لعنت ٣٧٩ لعنت ٣٨٠ لعنت ٣٨١ لعنت ٣٨٢ لعنت ٣٨٣ لعنت ٣٨٤ لعنت
 ٣٨٥ لعنت ٣٨٦ لعنت ٣٨٧ لعنت ٣٨٨ لعنت ٣٨٩ لعنت ٣٩٠ لعنت ٣٩١ لعنت
 ٣٩٢ لعنت ٣٩٣ لعنت ٣٩٤ لعنت ٣٩٥ لعنت ٣٩٦ لعنت ٣٩٧ لعنت ٣٩٨ لعنت
 ٣٩٩ لعنت ٤٠٠ لعنت

٤٢٥. ٤٢٦. ٤٢٧. ٤٢٨. ٤٢٩. ٤٣٠. ٤٣١. ٤٣٢. ٤٣٣. ٤٣٤. ٤٣٥. ٤٣٦. ٤٣٧. ٤٣٨. ٤٣٩. ٤٤٠.
 ٤٤١. ٤٤٢. ٤٤٣. ٤٤٤. ٤٤٥. ٤٤٦. ٤٤٧. ٤٤٨. ٤٤٩. ٤٥٠. ٤٥١. ٤٥٢. ٤٥٣. ٤٥٤. ٤٥٥. ٤٥٦.
 ٤٥٧. ٤٥٨. ٤٥٩. ٤٦٠. ٤٦١. ٤٦٢. ٤٦٣. ٤٦٤. ٤٦٥. ٤٦٦. ٤٦٧. ٤٦٨. ٤٦٩. ٤٧٠. ٤٧١. ٤٧٢.
 ٤٧٣. ٤٧٤. ٤٧٥. ٤٧٦. ٤٧٧. ٤٧٨. ٤٧٩. ٤٨٠. ٤٨١. ٤٨٢. ٤٨٣. ٤٨٤. ٤٨٥. ٤٨٦. ٤٨٧. ٤٨٨.
 ٤٨٩. ٤٩٠. ٤٩١. ٤٩٢. ٤٩٣. ٤٩٤. ٤٩٥. ٤٩٦. ٤٩٧. ٤٩٨. ٤٩٩. ٥٠٠. ٥٠١. ٥٠٢. ٥٠٣. ٥٠٤.
 ٥٠٥. ٥٠٦. ٥٠٧. ٥٠٨. ٥٠٩. ٥١٠. ٥١١. ٥١٢. ٥١٣. ٥١٤. ٥١٥. ٥١٦. ٥١٧. ٥١٨. ٥١٩. ٥٢٠.
 ٥٢١. ٥٢٢. ٥٢٣. ٥٢٤. ٥٢٥. ٥٢٦. ٥٢٧. ٥٢٨. ٥٢٩. ٥٣٠. ٥٣١. ٥٣٢. ٥٣٣. ٥٣٤. ٥٣٥. ٥٣٦.
 ٥٣٧. ٥٣٨. ٥٣٩. ٥٤٠. ٥٤١. ٥٤٢. ٥٤٣. ٥٤٤. ٥٤٥. ٥٤٦. ٥٤٧. ٥٤٨. ٥٤٩. ٥٥٠. ٥٥١. ٥٥٢.
 ٥٥٣. ٥٥٤. ٥٥٥. ٥٥٦. ٥٥٧. ٥٥٨. ٥٥٩. ٥٦٠. ٥٦١. ٥٦٢. ٥٦٣. ٥٦٤. ٥٦٥. ٥٦٦. ٥٦٧. ٥٦٨.
 ٥٦٩. ٥٧٠. ٥٧١. ٥٧٢. ٥٧٣. ٥٧٤. ٥٧٥. ٥٧٦. ٥٧٧. ٥٧٨. ٥٧٩. ٥٨٠. ٥٨١. ٥٨٢. ٥٨٣. ٥٨٤.
 ٥٨٥. ٥٨٦. ٥٨٧. ٥٨٨. ٥٨٩. ٥٩٠. ٥٩١. ٥٩٢. ٥٩٣. ٥٩٤. ٥٩٥. ٥٩٦. ٥٩٧. ٥٩٨. ٥٩٩. ٦٠٠.
 ٦٠١. ٦٠٢. ٦٠٣. ٦٠٤. ٦٠٥. ٦٠٦. ٦٠٧. ٦٠٨. ٦٠٩. ٦١٠. ٦١١. ٦١٢. ٦١٣. ٦١٤. ٦١٥. ٦١٦.
 ٦١٧. ٦١٨. ٦١٩. ٦٢٠. ٦٢١. ٦٢٢. ٦٢٣. ٦٢٤. ٦٢٥. ٦٢٦. ٦٢٧. ٦٢٨. ٦٢٩. ٦٣٠. ٦٣١. ٦٣٢.
 ٦٣٣. ٦٣٤. ٦٣٥. ٦٣٦. ٦٣٧. ٦٣٨. ٦٣٩. ٦٤٠. ٦٤١. ٦٤٢. ٦٤٣. ٦٤٤. ٦٤٥. ٦٤٦. ٦٤٧. ٦٤٨.
 ٦٤٩. ٦٥٠. ٦٥١. ٦٥٢. ٦٥٣. ٦٥٤. ٦٥٥. ٦٥٦. ٦٥٧. ٦٥٨. ٦٥٩. ٦٦٠. ٦٦١. ٦٦٢. ٦٦٣. ٦٦٤.
 ٦٦٥. ٦٦٦. ٦٦٧. ٦٦٨. ٦٦٩. ٦٧٠. ٦٧١. ٦٧٢. ٦٧٣. ٦٧٤. ٦٧٥. ٦٧٦. ٦٧٧. ٦٧٨. ٦٧٩. ٦٨٠.
 ٦٨١. ٦٨٢. ٦٨٣. ٦٨٤. ٦٨٥. ٦٨٦. ٦٨٧. ٦٨٨. ٦٨٩. ٦٩٠. ٦٩١. ٦٩٢. ٦٩٣. ٦٩٤. ٦٩٥. ٦٩٦.
 ٦٩٧. ٦٩٨. ٦٩٩. ٧٠٠. ٧٠١. ٧٠٢. ٧٠٣. ٧٠٤. ٧٠٥. ٧٠٦. ٧٠٧. ٧٠٨. ٧٠٩. ٧١٠. ٧١١. ٧١٢.
 ٧١٣. ٧١٤. ٧١٥. ٧١٦. ٧١٧. ٧١٨. ٧١٩. ٧٢٠. ٧٢١. ٧٢٢. ٧٢٣. ٧٢٤. ٧٢٥. ٧٢٦. ٧٢٧. ٧٢٨.
 ٧٢٩. ٧٣٠. ٧٣١. ٧٣٢. ٧٣٣. ٧٣٤. ٧٣٥. ٧٣٦. ٧٣٧. ٧٣٨. ٧٣٩. ٧٤٠. ٧٤١. ٧٤٢. ٧٤٣. ٧٤٤.
 ٧٤٥. ٧٤٦. ٧٤٧. ٧٤٨. ٧٤٩. ٧٥٠. ٧٥١. ٧٥٢. ٧٥٣. ٧٥٤. ٧٥٥. ٧٥٦. ٧٥٧. ٧٥٨. ٧٥٩. ٧٦٠.
 ٧٦١. ٧٦٢. ٧٦٣. ٧٦٤. ٧٦٥. ٧٦٦. ٧٦٧. ٧٦٨. ٧٦٩. ٧٧٠. ٧٧١. ٧٧٢. ٧٧٣. ٧٧٤. ٧٧٥. ٧٧٦.
 ٧٧٧. ٧٧٨. ٧٧٩. ٧٨٠. ٧٨١. ٧٨٢. ٧٨٣. ٧٨٤. ٧٨٥. ٧٨٦. ٧٨٧. ٧٨٨. ٧٨٩. ٧٩٠. ٧٩١. ٧٩٢.
 ٧٩٣. ٧٩٤. ٧٩٥. ٧٩٦. ٧٩٧. ٧٩٨. ٧٩٩. ٨٠٠. ٨٠١. ٨٠٢. ٨٠٣. ٨٠٤. ٨٠٥. ٨٠٦. ٨٠٧. ٨٠٨.

واشهد الاحرام والفساد اني اضع البركة واللعنة امام النصارى اما البركة
اور من مانا دن اور سيدون کو گواہ کرتا ہوں کہ میں آج بركت اور لعنت نصارى کے آگے رکھتا ہوں بركت
فينا لهم بركة الدين عند مقابلة الكتاب وبنالون انعاما كثيرا مع الفقه والغلاب
سے مراد دنیا کی بركت ہے کہ مقابلہ کی وقت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے
اوينا لهم بركة الاخرة عند التوبة وترك توهاين القرآن وترك صفت السنن واما
یا بركت سحر اور توہم کی بركت ہے کہ توبہ اور ترك توہم قرآن سے انکو ملیگی مگر لعنت انپر صرف اس حالت میں
اللعنة فلا يرد عليهم الا عند اعراضهم عن الجواب ومع ذلك عدم امتناعهم عن
دارد ہوگی کہ جب المقابل رسالہ بناسکیں اور باوجود اسکے قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے ہی
الشم والسب والقدح في كتابه بالارباب رب العالمين۔

بازہ آوین

واعلم ان كل من هو من ولد الحلال وليس من ذرية البغايا

اور جانا چاہئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور

وفصل الدجال فيفعل امر من امرين ائتلف اللسان بعد وترك الاقتران المين

دجال کے نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اسکو دوسرے غلوئی

ولما تأليف الرسالته كرسا لتناو ترصيع المقالة لمقاتلنا ولكل الذي ما از دج من القديح في اللغة

اور اقتران سے ازا جائیگا یا ہمارے اس سال بسیار سال بنا کر پیش کر دیا مگر وہ شخص کہ جنورہ تو ہمارے سال جیسا

القرآن وما امتنع من الانكار من فصاحة الفرقان فعليه كما قلنا وكتبنا في

رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قبح سے باز آیا اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بجا کرنے سے اپنوتیں روکا پس اس پر

هذا القرطاس وعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

وہ سب بائین دارد ہوگی جو ہم اس سال میں کہہ چکے ہیں اور اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت اور نیز اس کے تمام فرشتوں اور آدمیوں کی

فليقل القوم كلام امين امين

پس چاہیہ کہ ساری قوم کہے امین امین آمین

قصیدہ فضائل القرآن شاکلہ اللہ الرحمن

قصیدہ قرآن کے فضائل اور کتاب اللہ کی شان میں

لما اری الفرقان ^۱ ۱۰ تریدی من طغی
 جب قرآن نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر ایک طاغی نیچے گر گیا
 واذا اری وجہا ^۲ ۱۱ بانوار الجمال مصبعا
 اور جب قرآن نے اپنا سیاہ چہرہ دکھایا جو انوار جمال سے بھینچا تھا
 من کان فی عین الفی ^۳ ۱۲ فالی محاسنہ صغی
 جو شخص غفلت تہاہر قرآن کے محاسن کی طرف مایل ہو گیا
 عین للعاف کلہا ^۴ ۱۳ آتلا حب مبتغی
 ہم سب کے لئے شہ قہر تعالیٰ نے قرآن کو دیا
 اقبل عیون علوہ ^۵ ۱۴ او اعرض مستولغا
 اے دلہن کے چہرے قبول کر یہ عیاں بیاب کی طرح کنہ کر
 ما عا دالقرآن فی ^۶ ۱۵ للبد از شہا بزرغا
 قرآن نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ پہچانے جو جوانی میں ہلکا رہا
 قد کنکروا جہلا و ما ^۷ ۱۶ بلغوا علما مبلغا
 مخالفین نے جہل سے انکار کیا اور اہل حق کے مقام جہت تک کا علم پہنچا
 نور علی نورہک ^۸ ۱۷ یوما فیو الشفا
 اکی ہدایتیں نور علی نور میں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے
 فیہا العلوم جمیعہا ^۹ ۱۸ وحلیہ بالمراتغیا
 اس میں تمام علم ہیں امتین علوم کا دورہ ہے ایک لہر جو اوپر کا حکم کرتا ہے
 اعطی الوری بدلائہ ^{۱۰} ۱۹ معاء معدا سیعاً
 اس نے اپنے برون کے ساتھ خلقت کو اپنی خوشگوار پلا دیا

من کان نابغ وقتہ ^۱ ۱۰ جلاء الموطن الثغیا
 جو شخص اپنے وقت کا نابغ اور جگہ کو تہاہر کندہ بان ہو کر میدان آیا
 فدی المعارض تہ ^۲ ۱۱ الغا الفصاحت والغا
 تو معارض سمجھ گیا کہ قرآن کے معارض میں فصاحت بلا سحر ہے لغو
 الا الذی من جملہ ^۳ ۱۲ ابغ الضلالا و بغی
 ان وہ باقی رہا جو گمراہی کا دھندہ بنا اور ظلم اختیار کیا
 لا یثبت یحدا ^۴ ۱۳ الدخا م کلہا موغیا
 اور اس کے بحر ذخا میں اس کو نہ رہیں دی جاتی حکمت و ہدایت
 واتبع ہدا او ^۵ ۱۴ اعصا نکت ملغا متغا
 اور اسکی ہدایت کا دھندہ روا نہ رہا۔ یا اگر تو حق بخش گواہوں کی گواہی نہ دے
 قتل العدل رعبا و ان ^۶ ۱۵ بالعدو مستغا
 دشمنوں کو اپنے عیب سے قتل کیا اگرچہ دشمن ذرہ ہنر آتا
 حتی انشوا کا لغا ^۷ ۱۶ و اضرموا نار الوغا
 یہاں تک کہ مقابلہ سے نوید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو ہلکا
 من کان منکر نورہ ^۸ ۱۷ قد جثتہ متفرغا
 اور جو شخص اس کے نور کا منکر ہے میں اکی لئے نابغ ہو کر لگا
 فیہا المعارف کلہا ^۹ ۱۸ ہو قلبہا بل ابلغا
 اور اس میں تمام معارف اور ان کا گنواں بلکہ اس سے زیادہ ہے
 اروی الخلاق کلہم ^{۱۰} ۱۹ الا لہما ابدغیا
 اور تمام خلقت کو سیراب کیا مجھ کے جو نیم نور ہی ہو لگا

من جاء متخفراً واری ملک اومیر غا

جو شخص اس کے آگے تکبر سے غولان آیا اور اپنی کار میں اور شتر

سیف کیسے ضرر من بار اوجاء متغشفا

و ایک تلوار پر جو اس کو نہ توڑتی ہے جو اس کے مقابل پر آیا

ویل لکھار لد یغ لا یفارق ملدغا

اس کا فرار گزیرہ پروا دیا جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے لگا

من فر من فیضانه الاعلیٰ وما فرغا

جو شخص اس کے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بہاگا

فترا مغلوباً علی ترب الموانع

پس تو اس کو دیکھو گا کہ وہ مغلوب ہو گیا اور ذات کے خاک پر بیٹا

اسد یمنق صولہ ان راع جمل اور غا

و ایک شیر جو اس کا سلاسل اسٹ کو ٹھوڑا کر دیا جو اس کے

ویل لمن بزغت له شمس فعدا امیر غا

اس شخص پر دیا جس کے لئے سورج بھگا اور سورج اس کے دشمنی کر دیا

ماکان قلباً تائباً بل کان لحماً اسلغاً

وہ جمع کر لیا اور دل نہیں تھا بلکہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداڑہ

واما قول المعترض الفتان ان ذی مرة اسم الشیطان قال

مگر معترض فتناہ گیز کا یہ قول کہ ذی مرہ شیطان کا نام ہے اور جو کہنے کہا

ان المرۃ ہی مادۃ الصغراء وباطل کل ما یخالغہ من الارواح فہذا کلمۃ کذب و دجل و تلبیس

کہ مرہ مارہ صغرا کہتے ہیں اور اس کے برخلاف ہر ایک کا باطل جو پس یہ اس کا نام کذاب و دجل و تلبیس

و یغذ بالہ من الدجالین المفتنین بل الامر الصیحہ الذی یوجد لظاہرہ فی کلمات

ہے اور دجالوں اور فتناہ گیزوں سے خدا کی پناہ بلکہ وہ صریح جسکی نظیریں ال زبان کے بلغیوں اور

بلغاء لسان العرب و نوابغ ذوی الادب ان اصل المرۃ احکام القتل و ادارۃ الخیو

نصیوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ تاگ کو جب بٹ ویکر پختہ کرتے ہیں تو اس پختہ کرنا

عند الوصل كما قال صاحب العروس شارح القاموس ثم نقلوا هذا اللفظ من الاحکام

نام مرہ ہے اور مرہ کے معنوں کا اس سے کہ اس قدر تاگ کو بٹ چڑایا جائے اور مردہ جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہ معنی ہے

والادارة الى نتیجته اعنی الى القوة والطاقۃ فان الجبل اذا احکم قتله فلا بد من ان

تاج العروس شارح القاموس کو ہیں پہلے لفظ کو مردہ اور بٹ چڑانے سے منتقل کر کے اس کو نتیجہ کی طرف اور بیوقوف اور طاقت کم

یتقوی بعد ان یشد و یسوی و یکن کشی قوی متین۔ ثم نقل منه الى العقل لنقل

جو بٹ چڑانے کے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگ کو بٹ چڑایا جائے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ چڑانے کے بعد اس میں قوت اور طاقت پیدا ہو جائے

العقل الى المحقل لان العقل طاقۃ تحصل بعد امرار مقدمات واحکام مشاہدات

پہلے لفظ عقل کے معنوں کی طرف منتقل کیا گیا جیسا کہ عقل کا لفظ جو بیوقوف میں خوش الحین ہے عقل معنی کہیت و سیر کی طرف منتقل ہو گیا

تجلیہا الحسن المشترك من الحواس بأذن رب الناس وحسن الخالقین۔ ثم نقل هذا
 کیونکہ عقل ہی ایک طاقت ہے جو حکم کرنے مقدرات اور نچتہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور جس مشترک مشاہدات
 اللفظ فی المرتبة الرابعة الى مزاج من الامزجة اعني الصفراء التي هي احدى الطبائع
 حواسی باذن رب الناس ای ہے۔ پہر یہ لفظ مرتبہ رابعہ ایک بدن مزاج کی طرف منتقل کیا گیا یعنی صفرا کی طرف جو طبائع رابعہ
 الامزجة تشتمل قوتها ولطافت مادتها ولكنها مصدر افعال قوتہ ووجہا الخبيرة
 میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی اخلاط سے بڑھ کر ہے اس پر اس طرح صاحب کمال مصدر
 وشجاعة وكل امر مخالف عادات الجبان ويوافق سير الشجعان فتفكر ان كنت من الطامع
 افعال قوتہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اس سے ایسے امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں پس تو فکر کر اگر طالب حق اور
 واما نظيره في اشعار بلغاء الجاهلية ونبغاء الازمنة الماضية
 لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعرا و فصحاء کے اشعار میں سے اسکی نظیر طلب کرے پس

فكذلك ما قال امرئ القيس في قصيدته الملامية

یہ ہے اسی شعر امرئ القیس کے قصیدہ لامية کا کافی ہے کیونکہ اسے کہا ہے

دیر کخذ سوف الولید امرۃ تتابع کفیه بخیط موصل

نمرہ یعنی بٹ دیا اور مروڑ دیا

وكذلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبي الذي هو نابغ في اللسان العربي وقال في

اسی طرح عمرو بن كلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ ہی اپنے وقت کا بدیم گوشااعر تھا۔ اور اس نے

القصيدة الخامسة من السبع المتعلقة وعن نكتته نظير المعنى الادارة وهو هذا۔

یہ شعر قصیدہ خامسہ سبع متعلقہ میں کہا ہے کہ امرت یعنی چکر دیا جائے اور پھرایا جائے

تري النحر الشجير اذ امرت عليه لما له فيها مهينا

ومن عجائب لفظ المرأة اشتراكه في العربية والهندية في معنى الادارة واحكام لفظ

اور لفظ مرۃ کے عجایب میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینا اور مروڑ دینا میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے

بالمبالغة فان الهندي يقولون للامراء مروڑنا كما لا يخفى على الهنديين۔ وهذا شو

کیونکہ ہندی لوگ امراء کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ ہندیوں پر پوشیدہ نہیں اور یہ صریح

صریح من غیر شائبہ المہین لاستخراج اصل حقیقۃ الذی ہوا اثرین اللہین
ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج اس سے ہوا ہی جو دوزخ لان میں اثری اور این
وفیہ نکتۃ تفسیر المحققین۔
نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے

واما لفظ ذی مرۃ بمعنی العقل فان کنت تطلب من انظیر مع تصحیح
لیکن لفظ ذی مرۃ جو بھنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اسکی نظیر معلوم کرنا
النقل فاعلم ان صاحب تاج العروس شارح القاموس من فسر لفظ ذی مرۃ بمعنی
پس جانا چاہئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مرۃ کو بھنے ذی عقل تفسیر کیا ہے
ذی الدہاء وقال یقال انه لذو مرۃ ای عقل فی مثل العرب العبراء وان لم یفک
اقتضیٰ کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انہ لذو مرۃ اور مراد اس سے انہ لذو عقل کہتے ہیں اور اگر تیرے لئے
ہذا المثل مع انہ ہوا اصل وتطلب من انظیر اخر من الايام الجاهلیۃ والازمنة للماء
یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایام جاہلیت کا کوئی شعرا کی تائید میں طلب کرے تو یہ
فاقرعہذا البیت من صاحب القصیدۃ الرابعۃ من السبع المعلقۃ وكان من نبغاء
بیت غم سے پڑھ جو سب سے معلقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادب اور زمان اور فصاحت
الزمان وفي البلاغة امام الاقران وزاد عمرہ علی مایۃ وخمسين۔ وهو هذا
اقران میں سے تھا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تھا

رجعاً بامرہا الی ذی مرۃ حصد ونج صرمۃ ابرامہا
وہ دونوں ذی مرۃ کی طرف یعنی ذی عقل کی طرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کر نیسے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے ہیں

واعلم ان هذا القصائد معروفۃ بنایۃ الاشہار کا لشمس فی نصف النهار وقد اجمع
اور جاننا چاہئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج دوپہر کی وقت اور تمام جماعت

کافۃ الادباء وجہا بذالشعراء علی فضلہا وکمال براعتہا والتفق عامۃ البلغاء علی
فصیح شعرا نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں

حسنہا ونباہتہا واختارہا الحكومة الانکلیزیۃ لطلبا عمداً منہا وسبقاً کو الجہا
اور سخی حسن اور خوبی پر شعرا کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیم میں کالجوں کے پرنسپل والوں

وشر باء کیا لہما لتکمل القارون ولا ینکروا الا الذی مثاک غبی وشتی کجین

معلوم ہے کہ پہلے پیروالوں کیلئے انکی تکمیل تعلیم کی ضرورت سے داخل کیا گیا اور اس کوئی شخص ایسا نہیں کیا جو اس شخص کے جوتیری جیسا ہے
 هذا ما هو ونا لا لزامک وانما لک من نظائر المتقدین وکلام

یہ وہ نظائر شرعاً متقدین ہیں جن سے تیرا الزام اور انجام متصور ہے مگر وہ امر
 المشہورین المقبولین واما ما یظهر من سیاق کلام اللہ وسباقہ من عقل حقا

جو کلام الہی کی سیاق سباق اور اس کے مرتبہ کے لڑیوں کے حق سے معلوم ہوتا ہے
 فهو طریق اقرب من ذلک للمستترشدین۔ فانه تعالى كما وصف روح القدس

تو وہ طریق ہدایت طلبوں کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے جیسا کہ روح القدس کو
 بقوله ذم مرة کذلک وصفه في مقام آخر بذی قوۃ فقال ذوقوۃ عند ذی العرش

ذی ترہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح وہ مقام میں ذی قوۃ کے ساتھ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ذوقوۃ عند
 ملکین۔ فقوله في مقام ذم مرة وفي مقام ذوقوۃ شرح لطیفاً فانین السببان۔

ذی العرش کہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا ایک مقام میں جبرائیل کو ذوقوۃ کہنا اور دوسرے مقام میں دوزمرہ کی جگہ ذوقوۃ کہنا دنیا فخر
 وکذلک جہت سنۃ اللہ فی القرآن فانه یفسر بعض مقاماتہ ببعض الخواص لا طینان

کے معنی کی ایک شرح لطیفہ جو تبدیل بیان ہو گی گئی ہے اور اس طرح قرآن کریم میں اس قدر شائے کی ہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات پر
 ولیم کتابہ من تحریف الخائنین۔

اس کو بعض آخر کیلئے بطور تفسیر میں لکھ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنے والوں کی تحریف سے بچا دے
 ولقد کرم اللہ تعالیٰ فی کتابہ الحکم وسفرہ المکرم صفات اخوۃ

اور خدا تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفوں میں روح القدس کے اور صفات
 للروح الامین وہین عبارتہ وصدقہ وامانۃ وقرہ بہ من رب العالمین فلا یحسبہ

ہی بیان کیوں ہیں اور اس کی پاکیزگی اور اس کی سچائی اور اس کی امانت اور اس کو قرب ذکر کیا ہے پس اس کو شیطان
 شیطانا الا الذی هو شیطان لعین۔

دوبی سمجھو گا جو خود شیطان ہے۔
 ومن اعتراضات هذا العاصی الغافل عن من یوحی الخوفون

اور مجاہد اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے۔

بالنواصي انه يظن ان كان القرن اخطاء في بيان مذهب النصاري وعقائدهم وما فهم

ایک یہ ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ گویا قرآن کریم نے مذہب نصاریٰ کے بیان کرنے اور ان کے عقیدوں کی تفسیر

مقصد علمائهم وعز الیهم ما یخالف عقیدة السیحیین - فاعلم ان بیانہ ہذا جہتک

میں غلطی کی ہے اور گویا قرآن شریف نے نصاریٰ کے حامیہ کے مطلب کو نہیں سمجھا اور انکی طرف سے اعتراض کیا جو انکو عقاید کے

عظیم و کذب مبین۔ والحق ان القرآن لما جاء كانت النصیحة فی فروق متفرقین

مخالف ہو سنا چاہئے کہ یہ بیان اسکا سر اسرہتبان اور صریح جہوشہ ہو اور حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوا تو لفظ کوئی فرق

فبعضهم كانوا عبيد ون السليم وبعضهم معاملة وبعضهم كانوا يسرون لتصاديرها

تھے اور بعض حضرت مسیح اور انکی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض انکی تصویروں کے بھی پوجا رہے تھے اور انکی ایسی پرستش

ويعيدونها لعبادة رب العالمين وكان الحجاج بينهم قد احتدوا والحجج قد اشتد

کرتے تھے جیسی خدا تعالیٰ کی کرنی چاہئے اور ان میں باہم لڑائیاں اور جھگڑے بہت پتیز ہو رہے تھے اور وہ

وكان كلهم قومًا ضالين - الا قليلاً منهم كانوا موحدين مع بدعات أخرى وكانوا

سب کے سب گمراہ تھے۔ مگر ہڈے اٹھائیں سے موعِد ہی تھے مگر اونہوں نے اور اور بدعات

کالعمین۔ فبین القرآن ما الحی ویکتہم وسمکتہم بیان اجلہ وقال انتم تغیدون انسانا

ساتھ ملا رکھی تھیں اور اندرون کی طرح تھے سو قرآن نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان ہی انکو ملزم اور ناجائز

من دون الله الاغنى وما تعبدون الاكم الاهل فمما يرمون انفسهم بل سكتوا كما لمفحين

کیا اور اپنے افسون فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے بڑبڑا علی کی تم پرستش نہیں کرتے پس وہ لوگ

فوقعت عليهم الحجة وقام البرهان وثبت انهم كانوا يعتقدون كما بين القرآن وكانوا

پس نفس کلم اس الزام سیری ذکر کے بلکہ وہ ایسی ساکت ہوئی جیسا کہ شخص ساکت ہوتا ہے جب پر الزام وارد ہوتا ہے یا اقراری ہو جاتا ہے پس

مشرکین۔ ثم جاء بعدهم قوم آخر من النصارى وقرأوا كتب الفلسفة فبهتوا وصاروا

محبت واقع ہوئی اور دلیل قائم ہو گئی اور ابھی خاموشی سزا بت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد کرتے تھے جیسا کہ قرآن نے فرمایا اور حقیقت مشکوک

کالسكرارى ورؤا انفسهم فى الشرك كالاسارى فتاسفوا على اذهابهم متذممين

ہر بعد ان لوگوں کے گزرجانے کے بعد دوسری نصاریٰ نے یامین ظاہر ہوئے اور وہ اپنی باپ داد کے آثار پر قائم تھے پس انہوں نے فلسفہ کی

فَفَكِّرُوا لِأَصْلَاحِ مَا فُسِدَ وَتَرْوِجِ مَا كَسَدَ فَقْتُلُوا كَيْفَ فَكِّرُوا وَذَكِّرُوا مَا بَدَّلُوا الْآحِلَّ

کتب میں پڑھیں اور اچھے مسائل سے عادت پکری اور اسکو کوچوں سے خریدیں ہو گئے اور پڑتیں دیکھ کر اپنی مذہب میں خطا کی جگہ فراموشی کی

المقال مع اتحاد المال فتعسا القوم ظالمين - وخشيم ما غشيم من آفات المضل

اگر خدا نے آخر تباہی ڈالی انہوں نے اصلاح کیلئے صرف کلمہ تیرین سو میں اور ناپاک عقائد میں سے کچھ ہی تبدیل یا غلط تقریر کا سراپہ بنا دیا
و بلا قوائی مال الاقوال وما كانوا مستشفين - اسخطوا المولى ليرضوا عبادة ونسوا

اور جو کچھ مال کیسری تھا سو ظالموں کو ملا کی جو کسی گمراہی کی آفتوں نے انکو گھیر لیا اور مال تول میں اپنے پہلے بہائیوں میں متحد ہو گئی
وعبدوا وواعبدوا ونبذوا وراوا وظهرهم تعليم النبيين - ولا شك انهم اتخذوا عيسى

اور تعین نظر سے نہ دیکھا۔ مولا کو بد مذہب کر دیا تاکہ اس کے بند و کور نہی کریں اور خدا تعالیٰ کے وعدہ اور وعید بھلا دے اور نبیوں کی تیل کو اپنی
الها من دون رب العالمين - وهو عندهم مالک يوم الدين ويقولون لا اثر يومئذ

پیغمبر کے سچے پیغمبر یا اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنایا جو اور دئی انکو نزدیک منجز کا
معدن البشرية مع كونه مجسما ومركبا من العظم والحم كالأدميين هذه عقيدتهم وعقيدة

اور کہتے ہیں قیامت کے دن اسکا تم بشریت میں سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سرسره خدای ہوگا باوجود اسکو جو اسکا جسم ہی تھا اور
الذين جلسوا قبلهم في مبادئ الايام امام اعين الاسلام ثم في هذا الزمن انفتحت

جہان اور گوشت بھی جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے یہ انکا عقیدہ ہے اور ان کو گونا گونا عقیدہ جہان سے پیشتر ایک میں چلے اور اسلام کی
اعينهم وقلت ظلمتهم بما شاعت فيهم العلوم العقلية والحكم الفلسفية فمروا سيرة

انہوں کے آگے بنانا سازگار کیا ہے جیسا کہ ہم کچھ پہلے اس زمانہ میں انکی آنکھیں کھلیں اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ میں علوم
مذہبهم واستحقاق مطلبهم فبادروا الى التاويلات مخافة من الملامات والتشنيعات

عقلیہ اور حکم فلسفی شایع ہو گئے سوائے انہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کی طرف مڑے
وتخوفاً من كلمات المستهزئين - لان الفطرة الانسانية تابی من قبول هذه العقيدة

تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنے والوں سے اپنا بچاؤ کریں کیونکہ انسانی فطرت اس کیسے عقیدہ اور خرافات رد
الذنية والخرافات الردية التي هي بدھية البطلان عند الرجال والنساء خصوصاً

کے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مردوں اور عورتوں کے نزدیک بدھ ہی البطلان ہے خصوصاً
في هذا الايام التي مالت العقول السليمة الى التوحيد وذهبت من كل طرف رياح

اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ توحید کی طرف مائل ہو گئی ہیں اور ہر ایک طرف سے تنزیہ الہی کی ہوا
التنزيه لله الوحيد وكسدت سوق المشركين - فاني لاهم ان يخفوها بعد اظھارها

چل رہی ہے اور مشرکوں کے ہاتھ کس پر سون کا مصداق ہو گئے ہیں مگر اب یہ کہاں ممکن کہ وہ لوگ ان عقائد کو انکی شایع ہونے

ونشرها وازاحتقشرها يخفون امر الاشيع في البلاد والارضين - ومثل الذين

بعد پوشیدہ کر سکیں کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہیں جو ملکوں اور زمینوں میں مشہور ہو گیا۔ اور لوگ

بدلوا الطيبات بالخبثات وتركوا الحسنات وبادروا الى السيئات ولا يتقرو

جنہوں نے طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیوں کی طرف دوڑے اور اپنی نعرشوں

الله في اخفاء العثرات وتاويل الخرافات كمثل رجل كان ياكل البراز من مذبح

کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل میں خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے انکی مثال ایسی ہے جیسو اس شخص کی جو سچا

وعجسبه من اخذ به لطيفة جديدة ولا يتنبه على انه رجس وقد كراما من اطعمة

کھایا کرتا تھا اور ایک تہ سو اسکا یہی کام تھا اور اس شخص کو اخذ بہ لطیفہ جدیدہ میں سو سمجھتا تھا اور اس بات سو خبر دینے میں ہٹا کر

الادميين - فلاقاه رجل لطيف ونظيف ومعد لكى وظرف فراه ياكل

تو یہی آدمی آگاہ ہے کہ انسان فحشی غذا پس ایک شخص ایسا کھلا جو ایک بین اور پاک طبع تھا اور نیز دریک اور ظرف ہی تھا پس

الغائط فانه كما يؤتب الحكم لما يطر وقال ما تفعل ذاك انا اكل البراز يا برا لخبث

اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا جو گھوڑے کھاتا ہے تب اس کو ایسی سزائش کی جیسکہ ایک ظالم ظالم کو سزائش کرتا ہو اور کہا کہ ایسا کہ

فتندم وفكر في نفسه كيف يذبح برص هذا الملامة وكيف يخون من شذاعت الفدا

کہا تو گھوڑے کھاتا ہو اور غیثوں کے گھوڑے پر شر مندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کر دوں

فخفت جوابا كالذين يرون اجاجهم كما معين - وقال اني ما اكل البراز وما

اور اس نہ ہمت کے عیب کے کیونکر نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شور کے عہدہ اور بیٹھاپانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں

ان احتازفنا ابالي الافراز وما او عزت الى هذا الامر الذي هو الكبر المكروهات

ایک جواب گھر اور کہا کہ میں گھوڑے نہیں کھاتا اور نہ اس کو اکٹھا کرتا ہوں سو میں کسی کے ڈرائیسی پر واہ نہیں رکھتا اور سنیو اس لہر کی طرف

وان هو الاتهمت مثل عذی البهتانات وانی من المبرئين - وان العد وما

جو اکبر المکر وہاں ہرگز پیش قدمی نہیں کی اور یہ صرف ایک دھوکہ بہتان تراش کی تھمت ہو اور میں اس سے بری ہوں۔ اور دشمن

عرف الحقيقة ونسي الطريقة فاني اكل اجزاء غذائية التي تنفصل من الهضم

مقرض نے حقیقت کو نہیں سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ میں اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں جو ہضم معدے کے

المعدی باذن خالق الاشياء وتند فيها الطبيعة الى بعض الامعاء فتخرج من المبرئ

بے باذن خالق الاشياء لک متوفی ہیں اور ہر طبیعت انکو بعض امعاء کی طرف روکتی ہو پس وہ فضلات مبرز

المعلوم مع قليل من الصفراء فهذا شيء آخر وليس ببران كما هو زعم الاعداء بل هو
 معلوم سے اچھلتے ہیں اور تھوڑا سا صفر ان کے ساتھ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہو گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے
 فذاعاقت مثلنا الطيبين۔

بلکہ یہ تو اکیسٹہ جو چارویں جیسے پاکون کیلئے تیار کی گئی ہے۔

فانقروا هذا المثال وفكروا في سوانح المسيح وفيما قال وكلمنا قال

پس اس مثال کو توڑو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمیں

جیسے نبی اللہ فهو طيب ولكن تعسا للذي لا يفهم الاقوال وانا بنكي على حال

اور جو کچھ عیسیٰ نبی اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر ان پر داویلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو بدل دیا

الظالمين والمؤذنين الكالمين بل ندعو الله ان يهديهم ويحرمهم وهو خير الراحمين

اور ہم ظالموں کے حال پر اور مذکورہ دینے والوں اور دشمنوں کو نیکو کرنے پر دعا کرتے ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ خدا انکو ہدایت دی اور انکو پاک کر دے

والله انا لانضحك بل بنكي على حالكم انكم تستترون الامر وتتكفون ايها الجاحلون

اے ظالمو! تمہیں کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہیں اور ہم تمہیں دکھلاتے ہیں اور تم دیکھتے نہیں اور تم تمہیں دیکھتے نہیں اور تم تمہیں دیکھتے نہیں

ما لكم لا تقمون وانا نزيكم فلا تنظرون وبعظيكم فلا تأخذون وتفترون الكذب

اور تم چوڑھ باندھتے ہو اور ہم تمہیں جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہیں کیا تم اس سے

ولا تستحيون وايظكم الموقظون فلا تستيقظون الانتقون الذي اليه ترجعون

ڈرتے نہیں جسکی طرف ہم پھرے جاؤ گے یا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چوڑھا جائیگا

اوظنتم انكم من المذركين۔

وقد قلت انفا ان القرآن ما بين حال النصارى على نهج واحد بل

اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصارا کا حال ایک طرح سے بیان نہیں کیا بلکہ

جعل بعضهم على بعض كشاهد وقال ان بعضهم يعبدون المسيح ويتخذونه الها عبدًا

بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور انکو خدا بنا کر لیتے ہیں

وبعضهم يعبدون معادله ويحزنونها جزاء فيهم فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبون

اور بعض انکو ساتھ اسکی مان کی ہی پرستش کرتے ہیں اور ان کے جز میں شمول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ ایسا بھی ہے جو موجود ہے اور

رجاء ورحمنا وحبیبون المسیح بشرنا وانا وھذا الفرق الثلاثہ کا لفظ محمد

خدا تعالیٰ کریم ورحمان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ
نبینا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ والقرآن قرء علیہم الی قرون ومثلین
وسلم کے زمانہ میں موجود تھے اور صد سال انہر قرآن پڑا گیا مگر کوئی انہیں سے

نما قال احد منهم ان القرآن یعزو الینا ما یخالف عقائدنا وتعالیم عمائدنا
مستتر نہ ہوا کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقاید منسوب کرتا ہے جو ہمارے عقاید کے مخالف ہیں اور کہیں
ولایفہم سترافنا یخنا ویخفی فی بیاننا تعالینا وان کنت تظن انہ قال احد کمثل ھذا

نہ کہا کہ قرآن ہمارے اقنوموں کے پیروں کو نہیں سمجھتا اور ہماری تعلیموں کے بیان میں غلط کرتا ہے اور اگر
الاقوال او وجدت کتابا شاھدا علی ھذا المقال فاخرج لنا کتابک ان کنت من
تیرا گمان ہے کہ کہیں ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جو ان باتوں پر شاہد ہو تو تیری پر واجب ہے
الصادقین۔ وان لم تستطع فائق اللہ ولا تتبع آراء قوم فاسقین۔

کہ ہماری رو بہ رو کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے اور اگر تو پیش کر کے خود اتالی ہو تو اسے فاسقوں کی راؤں کی پیروی مت کر
واعلموا انکم قد فہمت فی انفسکم فی ھذا الزمان الذی ھو

اور تم خوب یاد رکھو کہ تم نے اس زمانہ میں جو تدبیر اور اسعان کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں
زمان التدبیر والامعان ان عقاید کم خرافات وفیہا آفات وتفتون علیکم الصیاف

سمجھ لیا ہے کہ تمہارے عقاید محض خرافات ہیں اور ان میں ایسے آفات ہیں جن پر تمہارے
والنساء فتریدون ان تلقوا علیہا رداء التاویلات لعلکم تخلصون من الملمات
اور عورتیں بھی ہنستی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ انہر تاویلات کی چادر ڈال دو تاکہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے

من لعن اللاعنین۔ فرینتم الباطل لتدحضوا بہ الحق وکنتم قوم مسرفین۔
پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم حق کو اس کے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک سو

واما خبت عقائدکم فلیس شیء عین علی الناس او یجفی من عین کیسی ذی الفہم
نکلنے والی قوم ہو اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے جو لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دن انکی

والقیاس الساتم تعبدون عیسے فی ھذا الزمان کما کنتم تعبدون فی ایام نزول
اقد قیاس سے چسپ ہو گیا تم حضرت عیسیٰ کی اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کی وقت پرستش

القرآن المستقر تجدونه وتقدرون سونه وتعظمونه كمثل العالمين - الستم تقولون

کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کی طرح اسکی تجسید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک

ان كل امر فوض الى عيسى وهو الله في الاولى والاخرى وهو الذي ترجون اليه

امریئے کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہان اداس جہان میں ہے اور وہی ہر جگہ ہر طرف ہر دور ہر جگہ

وتحضرون لديه ويحكم بينكم ملك اكبر واعظم وتعرفونه بصورته انه ابن مريم

اور میں کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کی طرح فیصلہ کریگا اور تم اسکو اس کی صورت کے ساتھ پہچان لو گے

فوتواندامة يا معشر المشركين - وكيف تخفون شرككم وقد ظهرت الاسرار وابت

کیا بن مریم ہے سو دشمنوں کو شرمندگی سے مر جاؤ۔ اور تم اپنے شرک کو کیوں چھپاتے ہو حالانکہ مجید ظاہر ہو گئے اور

الاخبار واشعتم عقائدكم بالاستعجال وزفتم زيف الرال وانا عرفناكم وعرفنا

نبرین افکار اور گنہیں اور تم نے جلدی سے اپنے عقاید شایع کر دیئے اور ایسے دوسرے جیسا شرمناک کابچہ ڈھرایا اور میری

الكيد والفن فكيف محسن بكم الظن بعد ما كنا حارفين - انكم قوم تصنلون الناس تلبسوا

تکدب پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیوں کر تم پر نیک ظن کریں بلکہ جو ہم شناسا ہو گئے تم وہ قوم ہو جنہوں نے خلق

ليميلوا الى اجهلاككم ويقتلوا عن عبادتكم ويحيثوكم كمنسولين - وانا سمعنا منكم

کہ کہو گے ساتھ گمراہ کر دیا کہ تمہاری باطل باتوں کی طرف دہل کرین اور تمہاری خرافات کو قبول کریں اور جاؤ دزدہ لوگوں کی طرح

سب نبتنا مع الافتراء والمدين - واحرقنا بالنارين وما ننشكو الا الى الله وهو

تمہاری پاس آجائیں اور ہم نے نبی مسلم کی نسبت گالیوں سے اور افتراء اور جھوٹے مذہب کی قسم کی گئی جلاؤ گے اور ایک شتم اور دوسرا افتراء

خير الناصرين -

سب سے کم کیوں نہیں کہتے اور محض خدا تعالیٰ کی طرف شکایت لیجا تو میں اور وہ غیر الناصرین ہے۔

القصيدة الفریدة التي يهدحقا وزيل غين العين ياخذ الصاد
ولو علا القاف

قصیدہ نادرہ جدید کے تودون کو ویران کرتا ہے اور کچھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پہر غزل کی طرح لیتا ہے اور کچھ کو قاف پر چڑھتا ہے

ترکتم ايها النوبي طريق الرشيد ترويرا علي عيسى افترتم من ضلالكم قاريرا

اور نہ انوکھے رشید کا طریق محض روع آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا اہل عیسیٰ علیہ السلام پر حقے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹا باد ہے

فقلتم انه المختار احياءاً وتدميراً
 پس تم کو کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنے کا مختار ہے
 قد اختلف الابرار الحاضی فقام الابرار تذکیراً
 باپ کے اپنے قصہ کو افرختہ کیا پس یہاں نصیحت دینے کیلئے اٹھا
 احب الوالد المغتال اهلًا كما وتحسیراً
 بہپ مرنے والے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا
 وقتلته انه رحالاً مورالیه توقیراً
 اور تمہیں کہتا کہ سب اختیارات تمہارے گئے
 وقتلته انه الحامی ونفی منه تحفیراً
 اور تم کو کہتا ہے مرد گار ہے اور ہم اس سے دور رہیں گے
 وما فی نور ناریب ولن تخفوه تغیراً
 اور ہمارے دل میں کئی دغا نہیں ہیں تم انکو ایسا پوشیدہ نہ کر سکتو
 وهذا حق لنا حق وطهرنا نظیراً
 اور یہ چار حق ہیں اور پاک کی گئی ہے
 ومن تلبیسهم قد حرفوا الالفاظ تغسیراً
 اور انکی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں

هو الله الذي قد قدر الاشياء تقدیراً
 وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کر دیں
 فما نفعتم نصائحہ فقبل الابرار تغسیراً
 مگر تمہیں کئی نصیحتیں اسکو کہہ کر دینے پہنچا یا اللہ نے تمہاری کئی نصیحتیں
 فجاء الابرار کالجی وناذ الخلق تبشیراً
 پس یہاں سب بات دہندہ آیا اور آئندہ لوگوں کو خوشخبری سناتے
 کان اباہ قد شاخا ونازل الابرار تغیراً
 چھوٹا اسیکا پاپا بیٹا ہو گیا اور بیٹے کو پشیمان کر دیا
 وهذا كله شرك فلع كذا وتغیراً
 اور یہ سب شرک ہے پس جو کچھ اس سے دور رہنے کو چاہو
 فمل حریخاف الله لما جئت تغیراً
 اور کیا تم میں کوئی آئندہ ہو کہ اس سے دور رہے جبکہ میں دیکھ رہا ہوں
 ولكن النصاری اثر وخبثا وخزیراً
 مگر نصاری نے غیث اور خنزیر اختیار کیا ہے
 وقد بانتم ضلالہم ولوا القوال المعاذیراً
 اور انکی گمراہی ظاہر ہو چکی مگر وہ اب عذر پیش کریں

الاعلان تنبیہاً لكل من صال على القرآن من النصاری

وغیرہم من اهل العنک

قد کتبنا من غیر مرزبان القراء الکرام قد جمیع التعالیم واکمل التہمید وانہ مشتمل علی احوال الاولین
 والآخرین وہو بطلان کلام لا یمضی فی کل نجات بذیل فضاض وفیہ نصائح من ذوالعین ونقی من

من الذين والشين صحت مطهرة فيها كتب قيمة وحكم معجبة مع حسن بيان وبلاغة ذي شأن
 تسر الناظرين وهما عجايز عظيم بعضا حكمة وبلاغة اعتبارا به وزينة معارفه وبالكورة نكاته ولكن
 النصارى واتباعهم انكروا هذا الكمال - ونحو الشكوك وزينوا الاقوال - وجازوا بمكر مبین - فقل
 بعضهم ان القرآن نصيح ولا تنكر الفصاحة - ولا تختار الوقاحة - ولكن تعلية ليس بطيب ونظيف
 ولا يوجد فيه من وعظ لطيف - بل هو يا مري بالانكر وينهى عن المعروف - وكلما علم فهو سقط
 كما لمريض المأثوم ولا يعلم للصالحين - اقول كلما هو قلتم فهو كذب صريح - ولا يقول كمثل هذا الا الذ
 هو رقيق اذن المغترين - انكم لا تستطلعون بعيون الصدق والسداد - ولا تسلكون الامسالك
 العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف - وما قد يتم بلبان الانصاف - وما اراد الا الظالمين -
 اعرفتم حقيقة القرآن - مع كونكم محرومين من علم اللسان - ومبعدين من سلك العرفان -
 انظروا في البحر سرايا مستورا - مع كونكم عميا وعمورا - لا تعلمون حرفا من العلوم العربية - ولا تملكون فتى
 من البساتين الادبية - بل انكم كاخى عيلة الماشين في ظلام ليلة ثم تلك الدعوى مع مفارقة
 الجهل والضلال والافكار من شمس العلوم بانواع المكائد والاحتيايل كبر عظيم ونسق قديم فبيها
 رينا كيف يهمل الفاسقين -

ايها الجهلاء انتم تصولون على كلام قد اودعت سر المعارف اسرته وما ثورة سمعته
 وشهرته ومشهوره عصمته وطهارته وسلم نصارى ونصرتيه واشتهر تأثيره وقوته فلا ينكره الا من
 فطرته - الا ترون الى قصر شاده القرآن والى علوم اكملها الفرقان - وللى انوار اترع فيه الرحمان
 وولله لا نظيره في احياء الاموات ونفخ الروح في العظام الرفات جاء في وقت انقراض حيل
 الصلحاء وظهر بعد الكفرار الليالي لا يدور حد الخلق كمعروق العظم واخ العيلة او كنائهم في الليلة فتوسر
 وجه الناس ولا كانا في النهار وناولهم ما لا كثير من درر العلم وانواع الانوار فانظر هل ترى مثله
 في تأثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظير انسيبت ظلمت ايام الانجيل اما بذاك خبر من ذاك الجهل
 كيف كانت احاطت الضلالا مت على كل زمان ومكان اما لاحظت او ما سمعت من ذى عقل
 كانهم كانوا المخطوطين للحد ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد واكلمهم منلا لا تم كبت اكلته الدود
 ودم ايمانهم كمثل ما يخز العود اما قررت احوال تلك الزمان الست تذكرها وعيناك قهلان

فأي شيء نور الزمن بعد الظلام وذكر الله بعد ذكر الأصنام وجاء بشر من تسليم بعد جيم حاع
 إلى الحماة فاعلم أنه هو القرآن المبارك الذي نجا الخلق من حق الاجترار ونشر الاموات من الرجام
 وانزل الجود بعد أيام الجهم فمن هذا نفهم وجوه ضرورة القرآن ومنها فعمل نوع الانساق وان كنت
 لا تترك الادلال بالانجيل والا غتر ان يصحت عليك ولا تتوب من اقاويلك فيها انا ادعوك
 للنضال وللفرق بين الهدى والضلال مستعيناً بالله من شر الدجال فهل لك ان تصدي
 لهذا المضمار ليستبد حقيقة الاسرار انك تريد ان تقوض مجد القرآن وبنائه ونريديك تمزق
 الانجيل ونريك ادراكه والله انا من الصادقين ولست من الكاذبين المزورين والله ان
 انجيلكم للوجود غبار وتباب ودمل وليس معكم الحكمة بل سامروم هذا رقتنريد وملاحه
 عار وجرحه مجار وانا لا اغد فيه خيراً بل شر ارضيوا وغوخذ بالله من شره وكحال خثرة وغولق
 على عقل الملاحين - كتاب مضل يدعو الناس الى الخطيئات بل المهلكات ويفتح عليهم ابواب
 الهنات والشتيا والاباحات وعبادة الاموات ويجعلهم من المشركين - واشتد في بعض المقالات
 رايين في الاخرى وما تمالك ان يقصد في مشبهه ومختار وسطا كذوى النهى ولاجل ذلك طعنوا
 فيه فلاسفة القوم ووخزوه بأسنة اللوم وقالوا لا حاجة الى ردة فانه كاف لرد نفسه من زاهيات
 على قوتهم وهم من النصارى وذاك بر عصيتهم بل من حكماؤهم كمثل هؤلاء من جهلهم وتجب كبريائهم ملين
 داعي الاسلام افضل الرسل وخير الانام وخاتم النبيين -

فيا ايها الاعداء من النصارى وفي الشرى كالاساى لم تتكلمون كالسكار
 وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذي بارا بارز والنضال انكنتم من اهل الكمال ومن الصادقين
 واعلم ان تحقيق الحق من كرم الطبع والصول من خير حق من سير السبع غدا وعن اللذع والقدح وعلل
 الى التناضل والتلع وغيره فكم بعض حكماءكم في هذا الامر ونعا هذا الله انا نقبل كل احكام من غير
 العدم فهل لكم ان تبرزوا لنا قاييم الانجيل وكلها هو فيه من لطائف الاقاويل وكذلك نكتب لكم معاد
 القرآن ودقائق محفظ الله الرحمان فيزنها الحكم بميزان العقل والذهاء ويحكم بين الخصماء فان كنا نحن
 المغلوبين فنقبل لانفسنا ان نعذب كالجرمين ونقتل كالفاسقين الكاذبين - وان كنا من الغالبين
 فلا نطلب من التنصيرين الا ان يكونوا من المسلمين -

فإعدوا الحق انك مدحت الانجيل فمهرت ونحت الغفيرة فأعزيت واطهرت فمهل
 الدعوى فإرو بعد الاقرار انك اذ كان لغر وقد جاء وقت اقتضا حثك فلا تستر وجهك بوشاحك
 ولك من الورق الفين ان كنت تثبت فضل الانجيل بغير المدين وانى لك هذا يا رئيس المزددين - ايها
 النصارى ما تنصرون لتتوبوا العين بل تجمع العين وحذبات الاجوفين وتركتم تكاليف الصلاح لمطبا
 البغقان ولذات الراح وقد حوت في قلوبكم مريع اللذات لا تعلم عيسى طريق النجاة وتستولفون الاكف
 بزعم الطيبين ليرثعوا على يدكم انا قسيسين - ويلاكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الويل
 واستسقيتم الطل وما فكرتم في عيسى وصرفتم العزم عيسى ولعل - اروني كتابا تعلقتم باهداه او اسمعوا
 معنى محاسن الفرقان ونخب عجابه وتوبوا من ذكركم من الانجيل ولطائف ادا به اهو يتأبه الفرقان
 في بيان النكات او يتعاضد في الدرجات او يتوازن في دقائق الكلمات كلا ان القرآن قد انفرج
 في كمال الصفات ومعارف الالهيات وامرأة الوسط الذي هو من اعظم الحسنات فما اللبس بالتم
 وجمع الظلام اعظم الكتاب الذي ملو من المذكرات جازع القصد ودعا الى السيئات اهو غترتم
 بزخرفة محاله ومدحتموه قبل اختبار حاله مع انكم ربيتم الله لا يعلم طرق الكلمات ولا سبل المجاهدات
 المرصلة الى ربك بكنائس ولا يفصل بحكام الرب ولا يرغب في العبادات بل يدعو الناس الى التمتع
 والراح والراحة وينهب حرارة الايمان ويناد ربهم انقى من الراحة - فاذا كرها المرب ايها الغافلون
 وشمروا ايها المقصرون - وحققوا ولا تتبعوا الظنون وتدبروا وامعنوا كاهل الانظار ولا تغالسا
 كتمال الطر ارفعوا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تنصلتوا النصلات الفرار ولا توشروا
 حر الطير على برد الصبر وسير الموديقه كل الثمار قوموا الاستمرار السعادة واتوا بصدا الامارة
 واعلموا ان الله يعلم ما تاترون وما تطهرون وما تتخافتون وقد ختمكم مواهبه في الدنيا فلم تنسوا
 الآخرة كالمزدين - اتخبرتم الدنيا وما هي الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجعون الى الله رب
 العالمين - فتتارقون شهواتكم كمفارقة القشر لللب تحرقون بنار الحسرت والحجب وتدخلون
 في غيابة الحجب فخذوا عين - وما كتبت الا لاستبصار اعزذكروا استشفاف فتردكم لا كشف ما
 التبس على الناس وانجي الخلق من السواس الخناس فانزعوا عن الغي وارجعوا من شذر كرا الى الطي
 فان العاقل يقبل الحق ولا يتأخر من عصا ولا يحتاج الى العصا انريدون ان تمسكوا ريق الانجيل

وقد مزقه سيف الله الجليل فلا تعرضوا كالفنيين الخيل ولا تغتوا في الارض مفسدين - اتريدون
 ان ترفعوا ما هوى وتوقعوا ما مزق الله واوهى فلا تخاربوا الله كالحجائين - وغلسوا في صياح الله وبأدب
 الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين - وادخلوا البستان واتركوا النيران وانظروا
 الروح والريحان واقطفوا واتقوا الشوك والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا
 آباءكم فلم تستقلوبكم وطاعت اهل اكرم وسينصر الله عبده ودينه
 ولن تضروه شيئا ولن تستطيعوا ان تطغوا نور الله ولو متم
 جهدا وسعيا وهذا اخر كلامنا وخاتمة جولان اقلامنا
 وكفالك انكنت من اهل التفات ومن الطائفتين
 والمحمدية والاولى واخر اوطاها ويا طائفة
 وهو نعم المولى ونعم النصير

فكر في قول يا من انكرني وحركك ملك لله الواحد مع التذكر للمعااهد

ايها العزيز اقص عليك قصتي ان استمعت - وحيدانت لواتبع - قد سمعت كلام
 الذين بادروا الى تكفيرى - ذوضع الى الان معاذيرى - وان شئت فكن عذيرى - لومز اللاشيين
 انى امر من المسلمين اومن بالله وكتبه ورسله وخير خلقه خاتم النبيين - لست من الذين يجترئون
 على خلاف الماثور من خير الكائنات - بل من الذين يخافون ربهم ويظهرون الخطرات بيديهم
 اعطيت مقامات الرجال - وعلمنى ربي فهدانى الى احسن المقال - وجعلنى مهدي الوقت ومن
 المجددين - فما فهم المكفرون كلامى وكفرونى قبل التدبر فى مراعى - نقلت والله لست بكافر
 ويعلم ربي اسلامى فما تركوا قول التكفير - بل اصروا على ما فعلوا وظلموا فى التقرير والتحوير - وقالوا كما
 كذاب - ونترصب عليه العذاب - والله يعلم انهم من الكاذبين المفترين لوجاهل هالين المستعجلين

افتريت عليه بعد ما افنيت عمري في ساعى الدين حتى جاوزت الخمسين - وحامى مقلته ربه
من سبل الشياطين - وما كانت منيتى في مدت عمري الاحاية دين خير الانام واعلاء كلمته
الاسلام وكفى بالله شهيدا وهو خير الشاهدين -

يارب يارب الضعفاء والمضطرين - المست منك فقل وانك خير
القائلين - كثر اللعن والتكفير - ونسبت الى التزوير - وسمعت كله ورثيت يا قدير فافتح بيننا بين
وانت خير الفاتحين - ونحن من علماء السوء واقوالهم وكبرهم وولاهم ونحن من قوم الظالمين -
وانزل نصرنا من السماء - وادبرك عبدك عند البلاء - ونزل رجسك على الكافرين - وصار كاذبا مطروحا
القوم - ومن حرامهم فانصرنا كما نصرت رسولاك ببدر في ذلك اليوم - واحفظنا يا خير الخافقين
لما لك الرب الرحيم كتبت على نفسك الرحمة فاجعل لنا حظا منها وارالنعتر وارحمنا وتب علينا
وانت ارحم الراحمين - رب نجني مما يقصدون مواخظني مما يريدون واخلفني في المنصورين -
رب فترج كربي واحسن تقليمي واظفرني بقصوى طلبى وارني ايام طريبي وكن لي ياربى يا عالمى وارني
وصافى وما فى يا الله المستضعفين - كاذبى كل اخ الترقات - وكفرنى كل سيرة المهلات وما
بقى لي الا ان اتجمع حضرة لك واطلب عونك ونصرتك يا قاضى الحاجات بعلمك تردى نهارى
بعد ان صفت شمسى للغروب - وخبر القلب من الكرب - ووالله ما تارهى لغوت ايام السر
ولا للتنعم والمجور بل للاسلام الذى مال عليه الاعداء - واطلت شمسك وطالت الليلة والبلاء
وظهرت المدا جاة في فرق الاسلام - والتفرقة في امة خير الانام - واما الكفار واخذ بالليام
فقد استظروا في سلك الالتيام - والحسرت الثانية ان فينا العلماء والفقهاء والادباء ولكنهم
فسدوا كلهم واحاطت عليهم البلاء الاما شدع الله ربهم وتقبل منا دعائنا واليك الشكر والتعا
يقولون اننا نحن اعلام الدين - وعمايد الشرع المتين - ولكن ما اذ انهم احدا كذبي مقول جوعى خام
دين نبينا كعب لي بل سقطوا في الشهوات والاهواء والدعوى والرياء وما احبوا اكثرهم
الا فاسقين - وكنت اخل في ريق زمانى انهم او اكثرهم من اعوانى - ولكنهم ولو دبرهم عند البلاء
وكان هذا قدرا من حضرة الكبرياء فالان اقروا كافر الذى بينت في البلاء او كاذبا
يقعدني اهل البر وسكان الصحراء فالان قلت جيلتى وضعفت قوتى وظهر هوانى على قوتي

وعشيرتي ولا حول ولا قوة الا بك يا رب العالمين اليك انبت عليك توكلت وبك
 رضيت رب فاستر عوراتي وآمن روعاتي ولا تذرني فريدا وانت خير الوارثين - بيدك البذل
 والعطاء والعز والعلاء واذا انتيت فلا ياتي البلاء واذا انزلت فلا يزل الضر والعناء واشهد ان
 لا اله الا انت ولا شفع الا انت لا دافع الا انت عليك توكلت وعجزتك سقطت وانت
 كهف المتوكلين - احسن الي يا محسني ولا اعلم غيرك من المحسنين وصل وسلم على رسولك
 ونبيك محمد وعظم شأنه واراد الخلق برهانه انا جئناك لدينه بالكين تعلم ما في قلوبنا وتنظر
 ما في صدورنا وانا معك طمعاً وما نذر عنك صدقاً وروحاً وما كنا ان نهتدي
 الا ان هديتنا وما وجدنا الا ما اعطينا فلاحمد الا لك يرجع اليك
 كل حمد الحامدين - انك ربي رحيم وملك كريم فمن جأوك
 ووالاك واحبك وصافاك فلا تجعل من الخائبين -
 فبشرى لعبادك ربهم وقوم امت مؤمنين سبقت رحمتك
 غضبك ولا تضيع عباد المخلصين

فاحمد لك دائماً وأخراً
 كل حين وأخيراً



الحسين الذي أبزل لسانه وله ولجور وقته واسم

قوله وارى بعض الآيات والحق النكرين والمنكرات فربما

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من اكل من ثماري اكل من ثماري نصر الله الكريم وعون.

الله الرحيم الى ان ظهرت آية الحسوة والكسوة من الله الرحمن الرؤف فالق في روعي ان اولف رسالة

في هذا الباب اية الطلاب فالفتها لله الاخيب الا حق وجعلتها حصة من حقي نور الحق وسما

انعام خمسة الاح الذين يلغون كفراي والذين يكذبون القرآن ويتبعون الشيطان ويتكلمون

في بلاغة القرآن ولا يحسبونه من الله الرحمان ولهم بتأليف هذه الرسالة وحصله

من الخلق والملك والخلق والكشف خديعة على اولي النهي واري الحق لم يزل

وبعد ما اذعنت تأليف هذا الكتاب المحدث من ربابان الكافرين والمكفرين لا يقدرون على ان يؤلفوا

کتاباً با مثل هذا في نثرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامى فليأت عتيل كلوى

فان الله يهدي الى اسواه يهدي اليه ما خيره ولا يهديه معانده ولو كان على الهوا سيرة وهذا الكتاب الذي هو

سُحْبُ الْحَصَّةِ الثَّانِيَةِ مِنْ

فولکل

هذه رسالة العضب الجراز لا فحام كمن غرض البراز واول مخاطبتنا بالاطلاع في عام المنصورك الذين

هم كالانعام وعملهم الذي يرى عنقه كالانعام واخواته الذين يقولون اننا نحن المولودون الماهرون في العربية

العلوم الادبية ثم البطالوى الشيخ محمد حسين مضاف العوام بكلمات السرايب او كما ينجم ثم بعد هؤلاء

كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني استعنت بشي الادب حوت معرفتي من علوم الغيب مع خلافة في الملة

والمشرفان نظرهم هل يقومون في الميدان كقيامهم على منبر الافتراء

ولما كان اول يوم الدين شهدوا انفسهم انهم كانوا من المؤمنين

الحج في المعجم الحديث في بلادنا من سنة ١٣١١ هـ

اعلان

عندنا كتبه الفناها فمن اراد ان يشتريها فليطلب منها هذه

نمبر شمار	نام كتاب	قيمت
۱	براهين احمدية حصه چهارم	۸۰
۲	سوره چشم آريه	۴۰
۳	آينه كمالات اسلام	۴۰
۴	التبليغ (عربي)	۸۰
۵	بركات الدعاء	۲۰
۶	شهادة القرن على نزول المسيح الموعود في آخر الزمان	۶۰
۷	حماة البشري الى اهل مكة ومطعم القرى (عربي)	۴۰
۸	كرامات الصادقين تفسير سورة الفاتحه (عربي)	۴۰
۹	فتح اسلام	۲۰
۱۰	فتح المرام	۲۰
۱۱	الله اوف	۵۰
۱۲	تحفة بغداد (عربي)	۲۰
۱۳	تصديق البراهين الاجريه تصنيف ميرزا محمد باقر الحكيم نور الدين	۴۰
۱۴	فصل الخطاب لمقدمه اهل الكتاب تصنيف ميرزا محمد باقر	۴۰
۱۵	شعنه حق (۸۰) جنگ مقدس (۷۰) تحذير المؤمنين (۸۰)	۴۰

اقم ميرزا احمد موقاديان

اَلْقَائِمِينَ بِرُوحِ الْحَقِّ نُورِ الْحَقِّ كَاوُودُ حُرَّة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَيُّهَا الْحُسُودُ وَالْكُفُورُ مِنْ اَيَّاتِ اللَّهِ الْحَرِيمِ الرَّوْفِ
خوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشان نہیں ہے

الحمد لله المحسن المنان جالی الاحزان والصلوة والسلام على رسول

اُس خدا کے محسن کا شکر ہے جو احسان کر نوا لا اور غم کو دور کر نوا لا ہر اور اسکے رسول پر درود و سلام جو

امام الانس والجان طیب الجنان القائد الى الجنان والسلام على

اِس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کہنچنے والا ہے اور اسکے ان اصحاب

اصحابہ الذين سعوا الى عيون الايمان كالظمان ونور فاني وقت ترو

پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسے کے طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں

الليالي بنيري اكمال العمل وتكميل العرفان۔ والذین هم شجرة

علمی اور علی کمال سے روشن کئے گئے اور اُسکی آل پر درود جو نبوت

النبوة كالاغصان ولشامة النبي كالريمان۔ اما بعد فاعلموا

کے درخت کی شاخیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کیلئے ریمان کی طرح ہیں۔ اسکے بعد اسے یہاں

بمعشر الاخوان وصفوة الخلان ان ايام الله قد قسرت وكلمت الله فقلت

اور دوست تو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن قزاق کی آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہو گیا اور

ویدت وظهرت الایقان المتظاهرتان والخسف المنیران فی رمضان
 روشن ہو گیا اور وہ ایسے نشان ظاہر ہو گئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف کسب
 وجاء الماء لاطفاء الذیران فطوبی لکم معشر المسلمین وبشری لکم
 رمضان میں واقع ہو گیا اور آگ کے بجھانیکے لئے پانی آگیا سوائے مسلمانوں تمہیں مبارک ہو اور اے مومنوں کے
 یا طوائف المؤمنین۔

ٹولو تمہیں شارت ہو۔

القصد فی الخسوف والكسوف واقضيتها القتل السرحان

خسوف کسوف کے بارے میں ایک فصدہ جس کو مینے بھیڑے کے قتل کرنے اور برہ کے بچانیکے لئے

وتنجية الخروف

بے تامل کہہ دیا ہے۔

يقولان لا تترك هدى وتدين

اور زبان حال کہہ رہی ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑو اور سزا دینا

هما العدل قد فاما فحل من مؤمن

وہی گواہ سابق میں جو شہادت دی ہو کیلئے کہہ رہی ہیں کہ کوئی یا کون

واين المفر من الدليل البين

مگر رو تن دیں سے انسان کہاں بہاگ سکتا ہے

فساداً وكبراً مع دعاوى التشنج

اور چھوڑنا محض فساد و کبر سے تھا بارود کو چھوڑنا سنت ہو گیا

وانى اراهم كالا سير المقرن

میں انھوں نے قیدی کی طرح دیکھنا ہوں جو بزر بخیر ہوں

والمهتّم الدنيا عن المولى الغنى

اور دنیا نے ان کو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیا

يذكرنا ايام نصر المهجمن

جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلانا ہے

غسنا التائران هدايت للكون

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کیلئے آ رہا ہے

واغما كالشاهد ين تظاهرا

لورہ دونوں گواہ کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں

وقد فرقوى نخوة وتعصبا

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی

وتركوا حديث المصطفى خير الورى

اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حد کو چھوڑ دیا

وما بقى للنوى مفر بعد

اور اسکے بعد نادانوں کے لئے کوئی گریز گاہ باقی نہ رہا

وقد نبذ والتقوى وراء ظهورهم

اور انہوں نے تقویٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا

والله ان اليوم يوم مبارك

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے

وهذه أعطاء من قدیر مکنون

اور یہ اس قادر کی عطا جو نیست و نیست گریو اللہ ہے

فماضت دموع العین فی تأثر

سو متاثر ہوئی دھری سے میرے آنسو جاری ہو گئے

قد انکسف الشمس الضیاء لنا

سورج ہماری روشنی کیلئے کسوف پذیر ہوا

تری أنوار الدین فی ظلمتها

تو اسکی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے

ولیس کسوفاً تری مثل عند

اور کسوف نہیں جو دم الاغون کی طرح مجھے نظر آتا ہے

وحرثها غیظ تری فی خلدھا

اور اسکی سرخی ایک غصہ ہے جو اسکی رخساروں میں نمودار ہے

ظلام میسر بملاء العین قرۃ

ایک روشن کرنیا لاندہ میرا ہے جو اکبر کو ہٹانے کے بغیر

ولو قبل رؤیتہ اناب مخالفی

اور اگر اس سے پہلے میرا مخالف حق کی طرف رجوع کرتا

ولکنہ عادا و قتل قلبک

مگر اُس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو قتل کر دیا

ریت ذوی الاسر لا ینکرؤنی

میں نے اہل الاسراؤں کو گون کو دیکھا کہ وہ تو میرا بھائی نہیں کہتے

فان كنت تبغی الله فاطلب ضیاء

سو اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو تو اسکی ضیاء مانگو

بقی خاطر الدنیا الدنیا مآلھا

دنیا ناپاکار کا طالب دنیا کے مال کو بھگت رہتا ہے

وفضل من الله النصیر المہور

اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار و نصیحت کو اسکی پوری

اذا ما ریت حنان رب محسن

جبکہ میں نے خدا سے محسن کی یہ سنجھاٹ دیکھی

لیظهر ضوء ذکا عند محسن

تاکہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو

ولما تهاکنا تهاکنا ارض فخر

اور ایسا ہی اُسکو اس شانہ میں جو اسپر پڑا اور وہ ایسا دیر

بل احمر وجه الشمس غضبا علی الد

بلکہ ایک کینہ پر غصہ کرنا ہی وہ ہے سورج کا جہر میں نکو

علی جہلات القمر فانظروا من

اور یہ غصہ خود کی ہی ہو کہ دن بریں پس دیکھا اور غور سے دیکھا

ولیس فی عطاش الحق کاس التیقن

اور حق کے طالب نے کو یقین کے پائے پلائے

لهدی الی الاسرار قبل التفکر

تو شہ منہدہ مونیس پہلے حتمانی بہیدون کو ہالیتا

فقلنا اهلک فی جہلک المتان

سو ہم نے کہا کہ بے ستھم جہاں میں مرجب

وادی لونه یعوی لوجع الشک

اور ایک غبی آدمی جو عقل کی ریت سے محروم ہو اپنی داری کی دور

وان كنت تبغی الخیر فی الحج فامتن

اور اگر تو حج میں فرما کر چاہتا ہے تو نماز میں جا

ومن ازمع العقی فی الله یقتنی

اور جو غمانہست کا نصہ کرے وہ غافل ہے کہ خیرہ اکھٹا

اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار و نصیحت کو اسکی پوری

اور یہ غصہ خود کی ہی ہو کہ دن بریں پس دیکھا اور غور سے دیکھا

اور ایک غبی آدمی جو عقل کی ریت سے محروم ہو اپنی داری کی دور

اور اگر تو حج میں فرما کر چاہتا ہے تو نماز میں جا

اور جو غمانہست کا نصہ کرے وہ غافل ہے کہ خیرہ اکھٹا

وقد ظهر الحق الصريح ونور
حق صریح اور اسکا نور ظاہر ہو چکا

فلا تتبعوا جهلا ولا تصدقوا
سو غلطی جہالت سے نہ متبع نہ کی جاوے اور نہ سچی باتوں کی پوری بات نہ کرو

ايضا في الخسوف والكسوف لدعوة الصالحين والامم
ایضاً فی الخسوف وکسوف لدعوت الصالحین و الامم

ظهر الخسوف وفيه نور فلهذا
خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے

هبت رياح النصر من محبوبنا
ہبت ریاح النصر من محبوبنا

مردی ہوائیں ہمارے دوست کی طرف سے چلیں

في ليلة قدت ثياب غمامها
فی لیلۃ قدت ثیاب غمامها

اس رات میں غوف ہوا جس کے بدل کے کپڑے پٹے ہو گئے

فمن معين الصادقين مبدك
فمن معین الصادقین مبدک

ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے

ورف الكسوف خسوف من يتنا
ورف الکسوف خسوف من يتنا

غوف کے بدلے ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

شمس الضحى برزت بر عتب مبارك
شمس الضحی برزت بر عتب مبارک

سورج ایک جناں گل میں پامی ہوئی طرح ظاہر ہوا

سقطت على راس الخائف حقة
سقطت علی راس الخائف حقة

خائف کے سر پر ایک پتھر پڑا

انا صفنا عن تفاخس قولك
انا صفنا عن تفاخس قولك

مجھے اسکی بدگوئی سے اعراض کیا

لكن مؤيدنا الذي هو ناظر
لكن مؤيدنا الذي هو ناظر

مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے

نصر من الله القريب بفضله
نصر من اللہ القرب بفضله

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے

خير لنا ونحن نأمر بك
خیر لنا و نحن نأمر بك

یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہم آپ کی طرف سے حکایت کرتے ہیں

مشمول شوق برزت حر العدا
مشمول شوق برزت حر العدا

یہ شمالی ہوائیں جن جنوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

بحرق الواحد كان فيهم مرجح
بحرق الواحد كان فيهم مرجح

اور باوجود ایک جگہ ہوا میں تپتی ہوئی دھواں کی طرح

حكم محين الكاذبين قهرا
حكم محين الكاذبين قهرا

ہم میں اندھلے دشمنوں میں ثالث ہو جو جھوٹوں کو دھوکے میں لے کر دھکے

ليهاين فتانا شرير مفسدا
ليهاين فتانا شرير مفسدا

تاکہ خدا تعالیٰ مفسد شریر مفسد کو روک دے

أفتلك ام سيف مبدك مجرد
أفتلك ام سيف مبدك مجرد

کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو پہنچی گئی۔

كالتهمرية ثجة او كالمدي
كالتهمرية ثجة او كالمدي

جیسے تھے تھمرے کی طرح یا کاروون کی طرح آکر کو توڑ دیا

قلنا جهول قد هدى مقلدا
قلنا جهول قد هدى مقلدا

ہم نے کہا کہ ایک بے وقوف ہو جوتا بے کاری ہو کر رہا ہے

ما شاء ان يؤدى العبد مؤيدا
ما شاء ان يؤدى العبد مؤيدا

اچھے ہوا جو ایک سے مدد کو اسکی تائید یافتہ کو دیکھ کر

ان المهامين لا يؤخرون وعدا
ان المهامين لا يؤخرون وعدا

خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا

قَضَى الْمَنَازِعُ وَشَهِدَ الظَّاهِرُ

فیصلہ ہو گیا اور وہ گواہوں کی گواہی جو ایک دوسرے کو قوت دیتی ہیں

قَمَرٌ كَمَثَلِ حَامَةٍ يَدَّ لَا إِلَهَ

چاند اپنے نازین کبوتر کی طرح ہے

قَطَعَتْهَا تَهْدِي الْقُلُوبَ كَانَهَا

اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ

أَوْ مِثْلُ وَاقِئَةٍ أَسِيفٍ تَوْرَهَا

یا اس عورت نگار بند کی طرح جس کا نقش یہ کر نکھار دھوان

يَا أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ بِعَبَلَةٍ

اے مجرم لوگو جو شاہکاری اور سنگ باطل الزام لگاتے ہو

كُنَّا نَرَى أَسْفَا تَأْجُلُ بِهَمِّكُمْ

ہم افسوس ہو تمہارے بے فوالوں کی جاعنون کو دیکھا کرتے تھے

وَقَدْ اسْتَبَاحَ الْغُولُ جَوْهَرَ عَقْلِهِ

اور ایک دیونے اپنے جواہر عقل کا استعمال کر لیا

إِنَّ السَّعِيدَ هِيَ مَلَقَطُ الْهَمِّ

سید آدمی عقل حاصل کر نیکی لئے آتا ہے

أَنَّا سَلَخْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي

ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

الْقَمَرِ سَهْرِيَّةً وَمِثْلَ عَشِيَّةِ

رمضان کا چاند اس بول کی طرح ہے جو شام تازہ اور صبح کا بول کی طرح

هَذَا مِنْ اللَّهِ الْمُهَيَّمِ إِلَيْكَ

یہ خداوند کی طرف سے ایک نشان ہے

فَلَسَعُوْا زُرَافَاتٍ وَوَحَدًا نَّالَهُ

پس بڑے بڑے اور اکیلے اکیلے اس کی طرف دوڑو

لَيْسَ كَتَمُوكَ الْمَوَالِي الدَّاسِمَا

تا خدا تعالیٰ ایک بڑی جگہ والو اور تنگ کرداروں کو

شَمْسٌ بِتَبَشِيرٍ تَشَابَهَ هَذَا

آفتاب بشارت دینے میں ہر دو سے مشابہ ہے

زَبْرٌ تَجِدُ نَقُوشَ شَمْسٍ مُّقْتَدَا

کتا میں ہیں جو ہمارے آفتاب میں سورج کے نقشوں کی طرح

خَدَّ الْخَدِّ وَدِدٍ وَوَجْهًا عَيْدًا

اس خد پر بریگا گیا جو وہ نشان نقش افندہ اس کی طرح

حَسَدًا تَجْرِمُ فِيمَكُمُ وَتَقْدَا

تمہارا بادل نابود ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

فَالْيَوْمَ صَفَّ الْمُسَدِّينَ تَبْدَا

پس آج مسدد کی صفیں متفرق ہو گئیں

حَتَّى انْتَشَى مِنْ أَمْرِكَ مُتَرَدِّدًا

یہاں تک کہ وہ اپنے مطلوب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

وَلَقِيطَةُ الشَّيْطَانِ زُرَى عِلْدًا

اور شیطان کا پردہ لحدانہ طور پر عیب جوئی کا رہتا ہے

فِيهِ الْخُسُوفُ مَعَ الْكُسُوفِ تَفَرَّدَا

جس کا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

وَالشَّمْسُ غَادٍ مُّذِنْ قَطْرَ النَّدَا

اور سورج آسمان کی طرح ہے جو صبح آتا ہے اور شام کو چھوٹتا ہے

لَيْسَ مِنْ تَرْكِ الْمَدَى مَعْدَا

نہ اس کو ہلاک کرے جو عہد اہلیت کو چھوڑتا ہے

مُتَنَدِّينَ وَبَادِرِينَ إِلَى الْمَدَى

اور جو ایک تمہارا دورا نہر زندگی کی حالت میں ہوا اور نہر کی طرف چلے جائے

ظہرت خطایکم وخصصہ قضا

تمہاری خطا ظاہر ہو گئی اور ہمارا پیچ کھل گیا

صلت دیار الہند ارض ظہور

ہند کی زمین اس شان کے ظاہر ہوئی کہ مقام قرار پئے

فازبت لا وہام قص جناحها

پس وہ ہون کے کہیوں کے پر ہٹ دئے

فتیان عن یام فیج اعوج

پس ٹہرے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو

کانت شرعینا کززع معجب

ہماری شریعت ایک عجیب انگیز کھیتی تھی

فایکوا الشکل فی الزوا یا مستحل

پس اس عورت کی طرح جس کا رشتہ چلتا ہو گوشہ نہیں سمجھو کہ

لیسکت الرحمن غی کا مفید

تاکہ خدا تعالیٰ دروغ گو کو ملزم کرے

رحا علی قوم اطاعوا احمل

اس قوم پر رحم کر کے جنہوں نے نبی صلی علیہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کی

حج خلون تغافلوا و تمردا

وہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور سرکشی میں گزر گئے

فیہا تعرت مثل ازعر اسر بک

جگہ پر ہون میں ایسی برنگی اسکی ظاہر ہوئی جیسے جانور پیلانہ ہون

العیون بالیة علی اطلالہا

آنکھ اٹکی آثار عمارت پر رو رہی ہے

یا رب فاعمر خربہا متوحدا

اے میرے رب اب تو ہی اسکو ویرانہ کو پہر آباد کر

واما تفصیل الکلام فی ہذا المقام فاعلموا یا اہل لائسہ

اب ہم اس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اسے اہل اسلام اور رسول

واتباع عن غیر الانام ان الایۃ التي کنتم توعدون فی کتاب اللہ العلام

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری کرمیا الوہمیں معلوم ہو کہ وہ شان جس کا قرآن حکیم میں تم وعدہ دئے گئے تھے

وتبشرون من سید الرسل نور اللہ منزل الظلام اعنی خسوف

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت دی تھی یعنی رمضان

التایین فی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن قد ظہر فی بلادنا

شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان میں قرآن نازل ہوا وہ نشان چارے ملک میں

یفضل اللہ المنان وقد انخسف القمر والشمس و ظہرت لائسہ

بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے

فاشکروا لله وخروا له ساجدين -

پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اُسکے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو

وانکم قد عرفتم ان الله تعالى قد اخبر عن هذا النبأ

اور تمہیں معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس واقعہ عظیم کے بارے میں اپنی کتاب

العظیم فی کتابہ الکریم وقال للتعلیم والتفهیم فاذا برز

کریمین خبر دی ہے اور سمجھانے اور بتلانے کیلئے فرمایا ہے

البصر وحسفا لقمر وجمع الشمس والقمر وقول

اور عائد گریں ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کیئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گزرنے لگیگا

الانسان يومئذ ابن المفسر فتفكروا فی هذه الایة بقلوبکم

تبہ اس مرد انسان کہے گا کہ بہانے کی جگہ کہاں ہے دایں نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے

واظهر فاته من آثار القيمة لا من اخبار القيمة كما هو اجمالی واظهر

ساتھ فکر کرو کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہی قیامت کو واقعات میں سے نہیں ہو سکتی یہ تاکہ عقلمندوں کے

عند العاقلین - فان القيمة عبارة عن فساد نظام هذا العالم

جو ایک نہایت صاف اور روشن ہے - وجہ یہ کہ قیامت آس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اس قدر کا نظام

الاصغر وخلق العالم الاکبر فکیف يقع في حالة الفلك الخسوف الذي تعرفون بالقيصر والاشک

توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر پیدا کیا جائے پس کیونکر فک نظام کی حالت میں وہ خسوف کسود و مکتا ہی جس کے

علل واسبابہ وتفهیمون مواقعه وابوابه وکیف یظهر امر لازم

علل اور اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اُسکے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تمہیں سمجھے ہوئے ہیں اور وہ امر جو

لنظام بعد فک النظام والفساد التام فانکم تعلمون ان الخسوف

نظام عالم کا ایک لازم مذاقی ہے کیونکہ بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ خسوف اور

والکسوف ینشأ عن من اشکال نظامیة واولیاء مقررۃ منتظمة

کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اولیاء مقررۃ منتظمہ پر

على اوقات معينة وایام معروفة مبینة فکیف تعزى وقوعها الى

موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن ہستیا کی گئی ہیں پس کیونکہ ان کو اگر

لا انساب فيها ولا اسباب ولا نظام ولا احكام فانظروا انكنتم ناظرين

پھر اسی کی طرف منسوب کیا جائے جس میں نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو اگر کچھ سوچ سکتے ہیں

ثم من لوازم الكسوف والخسوف ان يرجع القمر والشمس وضعهما

پھر لوازم خسوف اور کسوف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سورج اور چاند اپنی اصلی وضع کی طرف رجوع کریں

المعروف يعود الى سيرتهما الاولى وفي هو يتحد داخل هذا المعنى

یہ اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آدین اور خسوف کسوف کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی

واما تكوير الشمس والقمر في يوم القيمة فهي حقيقة اخرى ولا يرد فيها

مگر تجویر شمس و قمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے اور تجویر کے وقت نور

نورهما الى حالة اولى بل لا يكون وقوعه الا بعد فك النظام والفساد

شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں آئیں گے بلکہ تجویر کا وقوع تک نظام اور فساد

التام وهذا هو المقام وما ساء الله نخسوفاً وكسوفاً بل ساء تكويراً

اور انتہا نام کلی کے وقت ہوگا اور اسکا نام خدا تعالیٰ نے خسوف کسوف نہیں رکھا بلکہ اسکا نام تجویر یا کسٹا کر

الاجرام كما انتم تقررون في كلام الله العلام فثبت من هذا الكلام عند

جیسا کہ تم خدا تعالیٰ کے کلام میں چرچہ کرتے ہو پس اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت

الخواص والعوام ان ما ذكر من الاية في هذه الاية فهو يتعلق بالدين

جو گیب کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف میں بیٹھے اس آیت میں لکھا ہے وہ دنیا سے تعلق رکھتا

لا بالاخرة وعنده الى القيمة بناء على الرواية خطا في الدلالة بل هو

ہے نہ آخرت سے اور قیامت کی طرف اسکو منسوب کرنا اور کسی ولایت کو پیش کرنا خطائی الدرايت سے ہے بلکہ وہ آخر

خبر من اخبار الزمان وقرب الساعة واقتراب الان كمال ينفع على

زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں میں سے ایک خبر ہے جیسا کہ تدبر کر میوالوں پر

المتدبرين - ويؤيده ما جاء في الدارقطني عن محمد بن زين العبد بن صالح

پوشیدہ نہیں اور اسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ

لمهدينا اثنين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف القمر

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کہیں نہیں ہوئے تھے کسی دوسرے کیلئے نہیں ہوئے تھے جو کہ زمین آسمان پیدا کیے

الاول ليلة رمضان وتكسف الشمس في النصف منه واخرج مثله

کہ رمضان کی رات کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا
البدیع وغیرہ من المحدثین۔ وقال صاحب الرسالہ الحشریۃ

اور اسی کی مانند بدیع اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا کہ اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔ اور صاحب رسالہ حشریۃ شاہ فیض الدین
شہادہ فریج الدین ہلوی الذی هو جلیل الشان من علماء الملة ان

صاحب دہلوی بھی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اس نے کہا ہے کہ ایک
جماعت من اہل مکہ تعرفون المہدی بالتفريس التام وهو يطوف بين

جماعت اہل مکہ میں سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لیں گی اور وہ اس وقت رکن اور مقام
الکرن والمقام فیما یعونہ وهو کمرع من بیعت الانام وعلامة هذه القصة

میں طواف کرتا ہوگا تب اس حالت میں اسکی بیعت کرینگے اور وہ کمرع کہتا ہوگا کہ کوئی اس سے بیعت کرے
عند حدثی الملة ان القمر والشمس ينكسفان في رمضان خلا قبل

اور اس قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین ملتے روایت کی ہے کہ چاند اور سورج کو اس رمضان میں گرہن لگے گا جو اس
تلك الواقعة وأما نحن فما أطلعنا على مسانيد تلك الآثار وطرق

واقعہ سے پہلے گزر چکا ہو گئے ان روایتوں کے اس سید پر اطلاع نہیں پائی اور ان روایات کی توثیق
توثیق هذه الاخبار الاعلى القدر المثلث الذي عرفناه بتواتر الروايات

کے طریقے ہمیں معلوم نہیں ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمیں علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے
وحسن الدرایة ومشاهدة الواقعة وقيام البرهان وقد وافقه نص

جسکو ہم تواتر روایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قایم ہوئیے دریافت کیا ہے اور خصوص
القرآن ولو باجمال البیان ومعد ذلك نرى هذه الآثار وقد ظهر

قرآن کریم کے موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان میں ہی ہو اور باوجود اسکے ہم ان نشانوں کو دیکھ رہے ہیں اور
اهل مكة علي يصدق هذه الاخبار وقعت في مكتوب انهم ينتظرون

اہل مکہ میں ایک جوش پیدا ہوا ہے جو ان خبروں کی تصدیق کرتا ہے اور میں نے ایک خط میں لکھا ہے کہ وہ خوف
المخسوف والكسوف بالانتظار الشديد ويرقبونها رقبۃ هلال العيد

اور کسوف کے سخت انتظار کر رہے ہیں ایسی انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے۔

من فم الامن فم غير جاهل او ذى غير متجاهل ولا تسمعها من افوا

جو آگے جو غبی جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ دانستہ اپنے تین جاہل بناتا ہو اور عقلمندوں کے سامنے

العاقلین۔ فان كنت في شك فارجع الى القاموس وتاج العروس والصالح

تو ایسا کلمہ نہیں سنیکا۔ اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح

وكتاب ضخيم للمسمى لسان العرب وجميع كتب اللغة والادب شعاع

اور ایک بڑی کتاب مسمی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعران کے

الشعر وقصائد النبغاء ولك من الف من الورق المروج انعامان

شعر اور قدما کے قصیدے غور سے دیکھو اور ہم ہزار روپے نام ترجمہ کو دیکھو اگر تو ایک بر خلاف

ثبت خلاف ذلك كلاما فلا تخرف كلام سيد الانبياء وامام البغداد

ثابت کر کے پس تو سید الانبیاء کی کلام اور امام البغداد کے کلموں کو انکے اصل

والفصحاء واتق الله يا مسكين ولا تجترع في شأن ارفع العجم والعز

سنون سے مت پرہیز۔ اور اے مسکین خدا تعالیٰ سے ڈر اور اس کا ل کی شان میں دیری بہت کر

ومقبول الشرق والغرب ايفتي قلبك ورضى سربك بان الاعرف

جو عجم اور عرب سے زیادہ نصیح اور شرق و غرب میں مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتویٰ دیتا ہے کہ تیرا دل اس بات پر

الذي اعطى له الجوامع والكلام الجامع وجعلت كل ما ملوثة من

رہنی ہے کہ وہ معرف اور نصیح جسکو کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اسکو ملا اور تمام کلمات اسکی فصاحت

غرا الفصاحة ودرر البلاغة والنوادر العربية واللطائف الادبية والنبوء

اور بلاغت کے موتیوں سے اور عربی کے نادر مضمونوں سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مفردوں

اللغوية والحقائق الحكيمة هو بيتلي بهذا المعثر ويترك جزل اللفظ ونجما

سے اور حقائق حکیمہ سے پڑتے ہی اس لغزش میں مبتلا ہو اور صحیح اور نصیح لفظ چھوڑ کر ایک غیر محاورہ

رقيقا سقطا غلطاً غير المختار بل يخالف مسلمات القوم ومقبولات

اور ردی اور غلط لفظ استعمال کرے بلکہ مسلمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے

بلغاء الدار و بصيرة خيطة الصالحين۔ والله ما يصد بهل الخطاء لمبين

زبان کے معتبر بل لغتوں کو چھوڑ کر اور ہنسی والوں کی جگہ ہوجائی اور کچھ آیہ خطا لمبین اور لغزش

والعشار للمهين من فطنة خامدة وروية ناضبة فكيف يصد من فارس

ذیل کرنے والی کسی شخص عقل اور علمی رائے سے ہی صادر نہیں ہو سکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت

ذات الميدان بل سيد الفرسان ما لكم لا تنظرون عزة الله ورسوله يا معشر

کے میدان کا سوار ہے بلکہ سواروں کا سردار ہے نہیں کیا سو گیا جو تم، اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اور

المجاثرين انجلت اليكم واعز اليكم من خاتم النبیین الا تعرفون ان هذا لفظ

دلیری کریموں کے گرد ہو کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پایا نہیں کیا تم

في هذا الصل منكر مجهول لا يعرف استعماله في كل من اهل اللسان وما اوردته

نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اسکا استعمال ثابت نہیں

قط بليغ ولا غير بليغ في موارد البيان وما اخذ عند اضطرار غي حاطب ليل

اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یا بس جمع کرنے والے نے ہی

فكيف سلطان الفصاحت وسيخيل وقد سبريدك غور عقلكم ومقلد

اضطرار کیوقت اس لفظ کو نہیں کہا پس کس طرح اکی زبان بر جباری ہوتا جو سلطان الفصاحت اور سبیل اللہ اور اس لفظ سے تمہاری

نقلكم ومبلغ علمكم وفضلكم وحقيقة انكم وعنده حقيقة حد بكم فانكم عزوم

عقلین آدمی گئیں اور تمہاری نقل کا اندازہ ہو گیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے

الى سيد الانبياء ما لا تعزى الى جهول من الجمل لا تكاد السموات

بالعقل حقیقت سب کچھ گئی کیونکہ تنہا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جس کو نسبت دی جو کسی جائز سے جا بل کی طرف منسوب نہیں

تنشق من هذا الاجزاء فالتقوا الله ذا الكبرياء وليوادعوة الحق

کر سکتے قریب سے جو اس شوقی اور جرات کی شہادت سے آسمان پہلے جان سو تم خدای بزرگ سے شدد اور حق کی دعوت قبول کر

تلبية اهل الاهتداء قد وقع واقع فلا تميلوا الى المراء واتبعوا قول النبي

جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہو رہا ہو چکا اب تم جھگڑے کی طرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی پیروی

الذي اشارته حكم وطاعته غمرو لا تكونوا من الاشقياء ولا يفرطو حكم

کر دینی اشارت حکم سے اور فرمانبرداری انکی غنیمت سے اور بد بختوں میں سے مت بنو اور چاہے کہ تمہارے دہم

الى الالفاظ من غير دواعي كاشفة الخفاء بل فتشوا الحقيقة واعرفوا

الفاظ کی طرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دور نہ جائیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور انکی نیست

ایمان بدی عقل و فرما

اسے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعویٰ کرتا ہے

اتحسبنا غضب اللہ زرقا

کیا تو خدا تعالیٰ کی غضب کے آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے

الی ما تو ثرت و عثا و

کب تک تو وہم اور پہلنے کی جگہ کو اختیار کرے گا

اتجعل لہم قہرا للہ سما

کیا تو خدا تعالیٰ کے قہر کے تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا یقال ان الخسوف فی اول وقت لیلة رمضان ما ظہر الا فی البینا و مایا

یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اس کے قرب و جوار کے ملکوں میں ظاہر

من البلدان و ماری اثرہ فی غیر ہذا الاماکن فماتم البرہان لانقول

ہوا ہے اور اس کا نشان دہے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دیس ناقص رہی کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس

ان المقصد ایضا محد و فی ہذا البلدان فانہا ہی المظہر للمسیح الموعود

پیشگوئی کا مقصد ہی انہیں ملکوں میں محدود ہے اس لئے کہ یہی ملک مسیح موعود اور

والمہدی المسعود و اما الدیار الاخری فلا مہدی فیہا ولا عیسى ولا جمل ذلك

مہدی آخر الزمان کیلئے محدود ہے مگر دوسرے ولایتیں پس انہیں نہ مہدی ہے نہ عیسیٰ اور اسی جہت

ما ظہر الخسوف و لا الکسوف فی حیار العرب و بلاد الشام لیزیل اللہ ظنونا العن

سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ عوام کے ظنون کو دہ

وہ یطل خیالات المبتلین - والستر فی ذلك ان ملکنا البینا کما فی علم اللہ

کرو سے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دہرا دے اور اس میں ہرگز یہ ہے کہ ہمارا پنجاب خدا تعالیٰ کے علم میں

مولد المسیح الموعود و المہدی المسعود فلما اللہ ازہدی

مسیح موعود اور مہدی مسعود کا مولد تھا پس خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا

الخلق الیہ بتخصیص الامارات و تعیین العلامات ليعرفوا المدعی بالایات

کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کر کے خلقت کو اس کی طرف رہنمائی کرے تاکہ لوگ سچیت اور

والدعی بالکرامات و اما اذا فرضنا ظهور آیات المہدی فی ملکنا ہذا

اور مہدویت کے مدعی کو اسکے نشانوں اور کرامات سے شناخت کر لیں لیکن اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ یہ ملک ہذا نشان

و ظهور المہدی فی بلاد اخری فہذا لیس من المعقول و لیس لہ اثر فی المنقول

تو یہ سے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو خیال معقول نہیں ہو اور منقول میں

ومعنا لك لا يوجد فيها من ادعى انه هدى الزمان ومرسل الرحمان فتعائن

اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور جو اس کے دوستوں میں سے ایسے شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے ہدی الزمان اور مرسل

بدلیل الخلف صدقہ عند دوی العرفان فی امتبع العثرات والمعائب امعن

الرحمان ہونکا دعویٰ کیا ہو پس اس خلف کے دوستوں کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہو اس کے لغزشوں اور غیروں

فی هذا بالفکر الصائب لعل الله یخلصک من شبکة الشیطان بسقیہ

کے پیروی کرنا اسے اس کلام میں اسی طرح غور کرنا خدا تعالیٰ تجھے شیطان کے جال سے غلامی بخشنے اور یقین

کاس الیقین۔ ولا ترکن الی اخلاء دنیاک فانهم یعادونک اذا الله عاداک

کے پیارے ملاوے اور اپنے دنیا کے دوستوں کی طرف مت تھک کیونکہ جب خدا تعالیٰ تجھ دشمن

فتبقى عندک امردودا وتصیر من المملومین۔ وکمن ندای + ادار والکثوسا

قرار دیگا تو وہ بھی تیرے دشمنی کریں گے تو پھر تو مخدول مردود رہیگا اور ملامت زدہ ہوگا۔ اور بہت سے حریفان شراب ہیں جو

وفی لخر الامر + شجوا الرؤسا + الی ما کنذا حی شریرا عمو سلفی ع واذکر

اور آخر میں ایک دوسرے کے سر توڑے۔ کہاں تک تو شریر ظالم سے بدارات کریگا سو چھوڑا دے اس کو یاد کر

قطریرا عبوسا + ولا تخش قوما یبیدون جسمنا + وخف قهرا بید النفوسا

جو قطریرا اور عبوس ہے اور ان لوگوں کو موت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں اور اس کے ڈر جو جان کو ہلاک کرتا ہے

فثبت من هذا التحقیق اللطیف ان لفظ النصف الذی جاء فی حدیث الامام

سراسر تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث امام باقر میں آیا ہے

التقی العفیف لیس المراد منه کسوف الشمس فی نصف ذلک الشهر الشریف کما فی بعض

اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہوگا جیسا کہ بعض

من ذوی الراۃ الضعیف واصرر علی الغبی الضعیف والمعاند العزیز وما فکرنا

ضعیف الراسۃ آدمیوں نے سمجھا اور اس پر ایسا ہی اصرار کیا کہ جیسی ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہے

کالمعاقلین المنصفین۔ بل المراد من قوله وتنکسف الشمس فی النصف منه ان یظهر

اور عقلمندوں اور منصفوں کی طرح نہیں ہوگا بلکہ اس کا یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے مراد ہے کہ

کسوف الشمس من نصف الیام الا نکساف ولا یجاء نصف النهار من یوم ثان فانه حل

سورج گرہن جسے سورج سے ظہر ہوگا کہ امام کسوف کو نصف نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سورج گرہن

اس میں سے ایک ہے

نصف سے کا دن میں سورج گرہن کی حدیث

فَمَا قَدْ أَفْلَحَ الْخُسَافُ الْقَهْرُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ أَيَّامِ الْخُسُوفِ كَذَلِكَ قَدْ لَانَ كَسَافُ الشَّمْسِ فِي

پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدمہ کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن ہوا ایسا ہی یہ ہی مقدمہ
نصف من ایام الکسوف وقع كما قد سکا خبر خیر الخبیرین۔ ولا یطهر علی غیبہ احدًا

کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سرحد وقت نصف میں واقع ہو میں گرہن ہو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے
الامن ارتضیٰ من سؤل وهذا بناء عظیم من انباء الغیب وارفیع من مبلغ العقول فلا

پسندیدہ لوگوں کے جنکو وہ صلاح خلق کے لئے یہ ہمارے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں
انه حدیث من خیر المرسلین۔ وله طرق أخرى تشهد علی صحته وصدقہ القرآن

کہ یہ حدیث من غیر اصل علی علیہ وسلم ہے جو غیر المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور ہی طریق ہیں جو اسکی محبت
فلا ینکرہ الا الملحد الفتنان ولا ینکرہ الا من کان من الظالمین۔ وقال المعانہون

پرالت کرتے ہیں اور قرآن نے اسکی تصدیق کی ہو پس بجز محدثہ انگیزہ کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے کوئی کذب
والعلماء المتعصبون ان هذا الحدیث لیس بصحیح بل هو قول کذاب فیجزم ما لہم بذلک

اور متعصبانہ دن اور متعصبوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ کسی ہونٹے و شرم کا قول ہے اور ان لوگوں کے
من علم کبریت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذابا وکذا بوا ما اظهر اللہ صدقہ وحقہ

پس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو انکے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے
ماکان حدیثا یفتری ولكن عیت علیہم وطیع علی قلوبہم طبعًا یا حسرًا علیہم لم ینکرو

میں بیشکی تذبذب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افتراء ہو کہ
الحق معاندین۔ ما لہم لا یتقون یوم الدین ما لہم لا یفکرون فی انفسہم انه حدیث قل

سین بکی بنیائی جاتی رہی اور انکو دنوں پر مٹہر لگ گئی ان پر حسرت ہے کیونکہ وہ معاند بنکر حق سے انکار کرتے ہیں کیونکہ جزا
انار صدق ولا یصدق اللہ قول الکذابین وما کان اللہ لیطلع علی غیبہ کاذبا دجالا حدیث

کے دن وہ نہیں ڈرتے کیونکہ نہیں سوچتے کہ یہ ایک حدیث ہے جسکی سچائی ظاہر ہو گئی اور خدا تعالیٰ جو انکو حق کے قول کو کہی سچا نہیں کرتا
المصافین وقد علمت ما جاء فی کتابہم وکیف یکذبونہ وان ظہر صدقہ بشہادۃ

اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے دجال کو جو سچوں کا دشمن ہے اپنے غیب پر اطلاع فرمادے اور اس بکر میں جو کچھ قرآن میں ہے سچو معلوم ہے
واضحۃ انه کلام رسول صدق امین۔ وکان الامام محمد بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور کیونکہ انکار کرتے ہیں مالا کہ پیشگوئی کا سچا ہونا صاف گواہی دیتی ہے کہ یہ حدیث رسول صادق امین کی ہے۔

میں بیشکی تذبذب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افتراء ہو کہ
الحق معاندین۔ ما لہم لا یتقون یوم الدین ما لہم لا یفکرون فی انفسہم انه حدیث قل
سین بکی بنیائی جاتی رہی اور انکو دنوں پر مٹہر لگ گئی ان پر حسرت ہے کیونکہ وہ معاند بنکر حق سے انکار کرتے ہیں کیونکہ جزا
انار صدق ولا یصدق اللہ قول الکذابین وما کان اللہ لیطلع علی غیبہ کاذبا دجالا حدیث
کے دن وہ نہیں ڈرتے کیونکہ نہیں سوچتے کہ یہ ایک حدیث ہے جسکی سچائی ظاہر ہو گئی اور خدا تعالیٰ جو انکو حق کے قول کو کہی سچا نہیں کرتا
المصافین وقد علمت ما جاء فی کتابہم وکیف یکذبونہ وان ظہر صدقہ بشہادۃ
اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے دجال کو جو سچوں کا دشمن ہے اپنے غیب پر اطلاع فرمادے اور اس بکر میں جو کچھ قرآن میں ہے سچو معلوم ہے
واضحۃ انه کلام رسول صدق امین۔ وکان الامام محمد بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور کیونکہ انکار کرتے ہیں مالا کہ پیشگوئی کا سچا ہونا صاف گواہی دیتی ہے کہ یہ حدیث رسول صادق امین کی ہے۔

وفلذ الامام الكامل زین العابدین فی سلسلۃ الحدیث رجال من الصالحین الذین
اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ امام زین العابدین کا گوشہ بگریہ اور نیز حدیث کے سلسلہ میں پچھ آدمی موجود ہیں
کانوا یعرفون الکاذبین وکذبہم وما کانوا مستعجلین۔ وما کان لهم ان یکتبوا حیل
ایسے آدمی جو جھوٹوں اور ان کے چوٹ کو ساخت کرتے تھے اور جلد بانیہیں تھے اور ایسے نبیر تھے کہ وہ ایک حدیث کو اپنے
فی صحاحہم وہم یعلمون انہ لا اصل لہ بل فی رواۃ رجل من الکذابين الذجالین یخلطوا
محلح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث جو میں ہر اور ان کے بعض آدمی کذبہ و جالین
الحدیث بالطیب بعد ما کانوا علی خبثہ مستیقنین وان کان هذا هو الحق فما بال
کیا انہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے خبیث پر یقین کرتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا
الذین خلطوا قد رگ بالماء المعین متعبدین۔ وہم کانوا اولی عالم بأحوال الرواة الفیرین
کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آبِ حیات کے ساتھ ملا دیا اور وہ مغتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے۔
اہم صلحاء عند کم کلابہم اول الفاسقین۔ ومن اظلم من افتری علی اللہ کذبا
کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں نہیں بلکہ اول درجہ کے فاسق ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ
او کان معین روایات الکاذبین افانت تشہدان الدارقطنی وجميع روایات هذا
باندھنا ہے یا جھوٹوں کی روایتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث
الحدیث وناقلوہ فی کتبہم وخالطوہ فی الاحیاء من اول الزمان الی هذا ولان
کے اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ سے اس زمانہ
کانوا من المفسدین الفاسقین وما کانوا من الصالحین۔ و انت تجد کتب القوم مملوۃ
مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے اور تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث
من الحدیث الذی سمیۃ موضوعا فی مقالک مع زیادۃ علمہ منک ومن امثالک
سے پر پائیگا جکا نام تو موضوع رکھتا ہے باوجود اسکے جو ان کا سلم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے
ومع زیادۃ اطلاعہم علی حقیقۃ اشتہرت علی خیالک فلا تتبع جذبات لفسادک
زیادہ ہے اور پھر درجہ تجھ سے زیادہ تر اصل حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا غالب نہ ہو
وفکر المتقین۔ افانت تشک فی حدیث حصصت صحیحہ وتثبت
اور یحکمت برہم کیا تو اس حدیث میں شک کرتے ہو جکا صحیح ہوا کھل گیا

طعن کرتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے اہلین القم اور وہ مورد اللوم اور فی روایتہ احد من
 اور یہی ہیکل ظاہر ہو گئی ہے کہ وہ قوم کی نظر میں ضعیف ہے اور ملامت کی جگہ ہے اور اسکے راویوں میں
 المطعونین اور ان کے مقام الشک و کنت من المجنونین۔ وقد صدقہ اللہ وانا الدلیل
 کون مطمئن ہے کیا یہ مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہے اور خدا تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی
 وری الروایۃ ما قبلہ وارا نور صدقہ اجل و اصفیٰ قبل بقی شک بعد ما را عظمیٰ استخوان
 ہے اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کے سچائی کے ذریعہ کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں
 فی خمس الضعیف یجعلن التوکل الذی اتعامتہ او کنت من العین۔ اتقبلون شہادۃ
 پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم ذر کو اندھیرے
 الجلسان ولا تقبلون شہادۃ الرخاں وتسعون معتدین۔ اءنت تعتقد بان اللہ یظهر
 کبیر طہرتے ہو کیا تم تکلف بیانہ بری حقیقت میں نہ ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو اور رحمان کی قبول نہیں کرتے
 علی غیبہ الذابین المفترین المزورین اتشک فی الاخبار بعد ظہور صدقہا
 اور مدعی برہنہ ہونے ہو کیا تو اعتقاد کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مغتری اور
 واذا حصص الصدق فلا تشک الا من کان من قوم حادین۔ وهذا امر لا یحتاج الی
 مزبورین کیا تو ان خبر میں شک کرتا ہے جس کا صدق ظاہر ہو گیا اور جب صدق ظاہر ہو گیا تو صرف ہی لوگ شک کریں جو حدیث میں
 التوضیح والتعریف ولا یخفی علی الزنی الخفی علی کل من امعن کل متدبرین۔ ثم اعلم
 اور یہ وہ امر ہے جو توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو ایمان نظر اور ہر
 یاذا العینین ان لفظ النصف لفظ ذو معنیین فکان لفظ الاول یدل علی اول
 کہ دیکھے۔ پھر اسے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں دو معنیوں سے ہے پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہر معنی
 وقت اللیلۃ بالمعنی المعروف ومعذالک علی اللیلۃ اولیٰ من ایام الخسوف فکذلک لفظ
 معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے اور سانچہ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے
 النصف یدل علی نصف ثانی من نصف الشہر المعروف بمعذالک علی وقت منصف لایام
 سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ سے جو درسمہ نصف پر مہینہ کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ ہی اسکے سورج
 الکسوف واول نصفی النهار فی الثامن والعشرین۔ واما ایام الکسوف من موعلام
 کہ مہینہ کے اس وقت منصف پر دلالت کرتا ہے جو سورج کے دھن کو اپنے وقوع سے نصفاً نصف کر دیا اور وہ مضان کی اہل ایام میں سے ہے

فَاعْلَمْ أَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ الْبُحُورِ ثَلَاثَتَا يَوْمٍ وَهِيَ مِنَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنَ الشَّهْرِ الْقَمَرِيِّ وَالْوَاقِعِ

اور کسف کے دن کی بابت اگر سوال ہو تو جانا چاہئے کہ اہل بحور کے نزدیک تین ہیں یعنی تائیس ہوا تین تاریخ تک

وَالْعِشْرِينَ - وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي أَحَدٍ مِنْهَا عِنْدَ اقْتِرَانِ الْقَمَرِ عَلَى شَكْلِ خَاصٍ بَعْدَ تَحْقِيقِ اجْتِمَاعِ

اور کسف میں سورج گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اس وقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ

کما شہدت علیہ تجار البجہین - فَاخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْأَنَامِ ابْنَ

بحور میں تجار البجہین کہہ دیتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن

الشَّمْسُ تَنْكَسِفُ عِنْدَ ظُهُورِ الْهَيْدَرِ فِي النِّصْفِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي الثَّامِنَ وَالْعِشْرِينَ قَبْلَ

مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسف کے نصف میں ہو گا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں وہ پہرے سے ہے اور

نِصْفِ النَّهَارِ وَلَكِنْ لَمْ يَظْهَرْ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى أُولَى الْأَبْصَارِ فَاَنْظُرْ كَيْفَ تَمْتَلِكُ كَلِمَةً بَيْنَنَا صِدْقًا

اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں پس دیکھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَعْدًا فَاتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُنْكَرِينَ - وَمَنْ هُنَا بَانَ أَنَّ الَّذِي خَالَفَ هَذِهِ الْبَيَانَ وَزَعَمَ

بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہو گئی پس خدا سے ڈرو اور شک کرنا اور اللہ میں ہمت ہو اور اس جگہ سو یہ بات کھل گئی کہ جس

أَنَّ الشَّمْسَ تَنْكَسِفُ فِي السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ أَوْ فِي نِصْفِ مَضَانٍ فَقَدْ مَانَ وَمَا فُهِمَ قَوْلُ رَسُولِ

شخص نے اس کے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ سورج گرہن تائیسویں تاریخ میں ہو یا پندرہویں

اللَّهُ صَلَاحٌ وَمَا مَسَّ الْعُرْفَانَ بَلْ أَخْطَأَ فِيهِ مِنْ قَلَّةِ الْبَصَائِعِ وَالْعِيْلَةِ كَمَا أَخْطَأَ فِي الْخَبَرِ

میں ہو اس نے بڑی غلطی کہائی ہے اور جھوٹ بولا ہے اور حضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب

فِي أَوَّلِ اللَّيْلَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمَصِيبِينَ وَمَا قَلَّتْ مِنْ نَفْسِي بَلْ هَذَا النَّهَامُ مِنَ تَابِ الْعَالَمِينَ

غلطی کی ہے جیسا کہ خوف قمر کو چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا ایسی ہی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا

وَذَلِكَ عَصْرٌ مَجْمُوعٌ فِيهِ النَّاسُ كَمَا جُمِعَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ وَقَرَّبَ الْبَاسُ فَقَوْمًا مَتَنَّبِهِنْ أَيْهَا

اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں سب آدمی جمع کئے جائیں گے جیسا کہ سورج اور چاند جمع ہو گئے اور غمی سے کا وقت نزدیک کیا گیا پس ہر لوگو کو غلطی

الْأَنَاسُ مَا لَكُمْ لَا يَتْرَكُ النَّعَاسُ مَنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَالْهُزْوَالُ فَاْمَكْرُ وَكُلُّ الْمَكْرُوكِ

ہو کر اٹھو کیا سب کہ تمہیں نیند نہیں چڑھتی اور جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے لہذا وہ نہیں ہو جس تم ہر یک کو

مَنْكُمُ الْجِبَالُ وَلَنْ تَعْجَزَ وَاللَّهُ يَا أَبْنَاءَ الضَّلَالِ إِنَّهُ عَزِيزٌ ذُو الْحِلَالِ جَعَلَ عَلَى قُلُوبِكُمُ الْكِنَافَةَ

اور تمہاری گردن میں پہاڑ نہیں ہو سکتے اور تم سے گمراہی کے بیٹے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب و صاحب برتری ہے تمہارے

فلا تفقهون اسرارہ وکنتم قوماً محجوبین۔ انما استزلکم الشیطان ببعض السبب
 اس کے بروڈا اللہ کے لئے تم اس کے بھید کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جس پر پورے پورے ہو میں شیطان نے تم کو تمہارے
 فافہمتم الحق وارتدتم وطفقتم تتبعون بشس القرن۔ وان کنتم لا تقبلون ما ظہر
 بعض گناہوں کی وجہ گرا یا سوتے حق کو سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پوری کرنے لگے اور جو امر ثابت و ظاہر ہو گیا
 مکنرو قیہ و تظنون انہ حدیث غیر صحیحہ وانہ لیس من خیر المرسلین فانوا
 تم اس کو ایک جیسا کی طرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں
 بنظیر من مثله فی حج خلون من قبل زماننا الی اواننا انکم صادقین۔ وارونا
 پس تم گزشتہ زمانوں میں سے اسکی نظیر ماؤ اگر تم پیچے ہو اور جو کوئی ایسی

کتابا فیہ ذکر رجل ادعی انہ من اللہ الرحمان وانہ المہدی المسعود القاسم
 کتاب و کہلا و حسین ایسے آدمی کا ذکر ہو جو نے دعویٰ کیا ہو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں
 من الحسن المثنان وانہ المسیح الموعود لا طفاعناثرة اهل العدمان۔ وانہ ارسلک صلا
 اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور اہل ظلم کا شعلہ دور کر نیکی کے لئے آیا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
 الزمان لیجد الدین و یعلم طریقی الایمان ثم کان دعواہ مقارن ہذا الایۃ من الحکم
 پہنچا گیا ہوں تاویں کو زندہ کروں اور ایمانی طریقے سکھادوں پس اسکا دعویٰ اس شان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور
 المثنان و جمع اللہ فی ایام ادعائہ الخسوفین فی رمضان صادقاً کان او من الکاذ
 خدا تعالیٰ کے زمانہ میں سورج گرہن کر دے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

وان لم تاتوا بمثلہ ولن تاتوا ابداً ولا تملکون الا زبداً فاعلموا انہ ایتۃ لی من اللہ
 اور اگر تم اسکی مثل پیش نہ کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ سے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہو گا پس جانو کہ وہ
 الولی ہو ربی ایدنی من عندہ و علمنی من لدنہ و تولانی و فتح علی ابواب علم
 میرے لئے خدا سے قریب سے ایک نشان ہو وہ میرے پاس ہے اس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھ کو دست بچا اور اس
 الذین خلوا من قبل وجعلنا من الوارثین۔

مجسوران رہتا ہوں ان کے علوم کہو لہذا میرے گزشتہ میں اور مجھ و لدنوں میں سے کیا

ہا انتم کذبتہ بالیۃ اللہ وما استطعتم ان تاتوا بمثلہا و منکم
 تمہارا حق خدا تعالیٰ کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تمہاری بھی کی تم اس نشان کی نظیر پیش نہ کر سکتے

قوم صدقوا بعد ما اٰمعتوا وخذ قوافی الفرقین احق بالامن یا معشر
 بعض تم میں سے وہ ہیں جنہوں نے غور کر لیا کہ بعد تصدیق کی پس اسے جلد باز و سوچا اور غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے
 المستعجلین۔ الا تخافون انکم کذبتم وحدثت المصطفیٰ وقد ظنر صدقہ
 تربیترہا من کونہا گروہ سے کیا تم ڈرتے نہیں کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کو جھوٹا یا مالانکہ اسکا صدقہ چاشت گاہ
 الشمس المضحیٰ استطیعون ان تخرجوا النامثله فی قرون اولیٰ اتقوون فی
 کے آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا کیا تم اسکی نظیر پہلے نبیوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا تم کسی کتاب میں پڑتے
 کتاب اسم رجل اذنی وقال انی من اللہ الاعلیٰ واخلسف فی عصرہ القمر
 ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور
 والشمس فی رمضان کما ریتم الان فان کنتم تعرفونه فبینوا یا معشر المنکرین
 سورج کا گروہ ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا پس اگر یہ جانتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں
 وکوالف روبیۃ من الورق المروج انعاماً منی فخذوا ان تثبتوا واشہدوا علی
 ہزار روپہ انعام ملیگا اگر ایسا کر دکھاؤ پس ثابت کرو اور یہ انعام ہے کہ لو اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس
 عہدیٰ ہذا واشہدوا وہو خیر الشاہدین۔ وان لم تثبتوا ولن تثبتوا فالتقوا
 عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم ہی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکتے
 النار التي أعدت للمفسدین۔
 تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

واظفاً لظی الطغویٰ وفارق ضلیلاً

اور زیارتی کے شعلہ کو چھو اور جولا ئی کی آگ پر نیلا ہونے سے بچا۔

ولا تذکرین لیسرا وعسرا ما ضلیلاً

اور گزشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر

وبادر الی الرحمن واطلب تقاضیاً

اور وہ جان کی طرف بہتقدم آتا اور کوشش کر کہ وہ تجھ پر غنی ہو

ولکن فی شوارعہ ضلیعاً ناضیلاً

لیکن اس کے شوارعہ میں ضلیعاً ناضیلاً

قضى ببيتنا المولى فلا تقضيا

خدا تعالیٰ نے ہم میں فیصلہ کر دیا پس فیصلہ کر نیوالی کی فرمائش

ورودع وجود الظالمین وجودہم

ظالموں کے وجود اور انکی بخشش کو رخصت کر دیئے چورہ

وفاذر ذرا اهل الہوا ورضاءہم

اور اہل ہوا کی پناہ اور رضامندی کو چھوڑ دے

ولا تشظین مثل الشذا او ضالہ

اور نہ غم میں جھڑکے اور نہ گم ہونے سے ڈرے

وان لعنك السفهاء من طلب الهدى

اور اگر سفیہ لوگ ہوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فكن في مرضى الله بالعزاضيا

سو خدا تعالیٰ کی عینامندی حاصل کرے کیونکہ لعنت پر نہیں ہوتا

ثم اذا كانت حقيقة الكسوف بالتعريف المعروف انه

پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ اس

هيئة حاصلة من حول القمر بين الشمس والارض في اواخر ايام

ہیئت حاصلہ کا نام ہے کہ جب سورج اور زمین میں چاند مائل ہو جائے اور یہ مائل ہو جائے

الشهر فكيف يمكن ان يتكلم الفصح العجم والعرب بلفظ مخالف حاورا

ہینہ کے آخر ايام میں ہو پس کیونکہ ممکن ہے کہ وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہے

القوم واللغة وكيف يحول ان يتلفظ بلفظ وضع لمعنى عند اهل

اور وہ ایسا لفظ ہو لے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب کے بالکل مخالف ہو اور جائز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے

اللسان ثم يصرفه عن ذلك المعنى من غير اقامة القرينة وتفصيل البيان

نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے موضوع ہے پھر اس کو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنی سے پھیرا جائے

فان صرف اللفظ عن المحاوراة ومعانيه المرادة عند اهل الفن واهل اللغة

کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ اور معنی ہر نو مستعمل سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہیں مگر اس حالت میں

لا يجوز الا باقامة قرينة موصلة الى الجرم واليقين. وقد ذكرنا ان القرآن

کہ کوئی قرینہ یقینی قائم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن اس بیان کی تصدیق

يصدق هذا البيان ولو كان الخسوف والكسوف في ايام غير الايام

کرتا ہے اور اگر کسوف خسوف ایسے ايام میں ہوتا جو اس کے لئے سنت قدیمین

المعتادة بالتقليل او الزيادة لما سماه القرآن خسوفا ولا كسوفا بل حكى

میں ہے تو قرآن امر کا نام خسوف کسوف نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ

بلفظ آخر وبينه بيان اظهر ولكن القرآن ما فعل كذا كما انت تسمي بل سما

بلفظ آخر وبتنہ بیان اظہر لیکن القرآن ما فعل کذا کما انت تسمی بل سما

الحسوف خسوف الیقہم الناس امرًا معروفًا نعم ما ذکر الکسوف باسم الکسوف

خسوف ہی رکھنا تاکہ لوگوں کو سمجھا دے کہ یہ خسوف معروف ہو کوئی اور چیز نہیں مان قرآن نے کسوف کو کسوف کے

لیشیر الی امر زائد علی المعتاد المعروف فان هذا الکسوف الذی ظہر

لفظہ بیان نہیں کیا تاکہ ایک امر زائد کی طرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن

خسوف القمر کان غریبا و نادرة الصور فان كنت تطلب علی هذا انشا

کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اس پر کوئی گواہ طلب کرتا ہے

او تبغی مشاہدا فقد شاهدت صورة الغریبة واشکال العجیبة ان كنت

یا شاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے پس اس سورج گرہن کی صورت غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہو

من ذوی العینین ثم کفالك فی شهادته ما طبع فی الجردین المشہورین

پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار

المقبولتین اعنی الجردیة الانکلیزیة بانیر و سول ملتری کنت المشاہدین

یعنی پانیر اور سول ملتری گزٹ میں لکھے گئے ہیں اور وہ دونو

فی مایح سنہ ۱۸۹۴ء والمشتہرتین - واما تفصیل الشہادتین فہوان

پرچے مارچ ۱۸۹۳ء کے ہینڈ میں شائع ہوئے ہیں - اور ان کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ اندون

هذا الکسوف الواقع فی ۶-ابریل سنہ ۱۸۹۲ء متفرد بطرائفه ولمیر مثله

ابرہوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے عجائبات میں متفرد اور غیر معمولی ہے یعنی ایک ایسا کسوف

من قبل فی کوائفه واشکالہ عجیبة واوضاع غریبة وهو خارق للعادة ومخالف للمع

جو انکی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور انکی حکیم عجیب اور اسکی وضعین غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے

والسنة قثبت ما جاء فی القرآن وحی خاتم النبیین ولا شک ان اجتماع الحسوف والکسوف فی شہر رمضان

پس اس سورہ غیر معمولی ہوا ثابت ہوا اجماع بیان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیاء میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں کہ کسوف خورسین

مع هذه الغریبة امر خارق للعادة واذا نظرت مع جلا یقول انی انا المیہ الموعود والمہدی المسعود

یعنی ان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہوا ایک امر خارق عادت ہے اور جیکہ اسکے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہے کہ میں مسعود موعود

والمہدی المسعود کان ظہورہ مقارنا لهذه الایة فلا شک انہا الیوم اسمع اجتماع

اور ہندوئی ہوں اور خسوف کسوف کے ساتھ اسکا ظہور معارف میں ہے کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امر الیہ ہیں جو پہلے کسی ہندو میں سے نہیں ہوئے تھے

یہاں پر ایک اور بات لکھی ہے کہ

وقوعه فی حین من الاحیان۔ ثم لما ظهرت هذه الایة فی هذه الدیار وهذا

کہ کسی وقت پہ اس سے یہ خوف خوف مدعی مہدویت کے وقوع میں آچکا ہے یہ جیکہ نشان اسی ملک اور اسی مقام
المقام ولم یظهر اثر منہا فی بلاد العرب والشام فهذا شهادة من الله العلام لصدق
میں ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ کا نشان پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا کہ

دعوات اہل الاسلام تقوموا فرادی فرادی واتركوا من بخل وعاد سے

صدق دعویٰ پر ایک نشان ہے جس میں تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص بخل اور دشمن ہو اس کو چھوڑ دو

ثم تفكروا ودعوا عنادا ولا تلقوا بأیدیكم الى التمسکة ولا تقصدوا الفساد ولا تعزوا

پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلک مت کرو اور عہدی سے

مستعجلین۔ یا عباد الله رحمکم الله اتقوا الله ولا تتکبروا و افکروا وتدبروا

گنہگار مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک

ایجاز عندکم ان یکون المہدی فی بلاد العرب والشام وأیتہ تظهر

جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے

فی هذا المقام وانتم تعلمون ان الحکمة الالہیة لا تبعد لایت من اہلها

ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الہیہ نشان کو اُس کے اہل سے جدا نہیں کرتی

وصاحبها ومحملها فکیف یکن ان یکون المہدی فی مغرب الارض وأیتہ

پس کیونکہ ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان

تظهر فی مشرق فافکفوا کما کف هذا انکم تم من الطالبین۔

مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم معذرتکم لا یغنی عنیکم ان بلاد العرب والشام خالیة عن

پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے مدعی کے وجود

اہل هذه الادعاء ولن تسمع اثر منہ فی تلك الارحاء ولكنکم تعلمون انی

سے خالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں

اقول من بضع سنین بامر رب العالمین انی انا المسیہ الموعود والمہدی

کئی برس سے بامر رب العالمین کہتا ہوں کہ میں ج موعود اور مہدی

المسعود وانتم تكفرونني وتلعنوني وتكذبوني وجاءتكم البينات وازالت

مسعود جون اور تم مجھے کافر ٹھراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کہلی کہلی نشانیاں تمہارے پاس

الشبهات تم كنت على التكفير مصرين - اعجبتم ان جاءكم منذمكم

پہنچیں اور تمہاری شبہات دور کئے گئے اور ہر تم کافر ٹھرانے پر اصرار کرتے ہو کیا تم نے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک شخص

على راس المائة في وقت تروى المصائب على الملة واشتداد العلة ولكنتم

۱۱۱ صدی کے سر پر آیا اور اس وقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتیں اتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی

ننظرون من قبل كانتظار الاهلة وقد جاءكم في ايام احاطة الضلال

اور تم اس میں سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظار کی جاتی تھی اور آئینہ والا اس وقت تمہاری پاس آیا کہ جب

وتغير الحالات بعد ما ترك الناس الحقيقة وفارقوا الطريقة الانتظرون او

مگر اہلین محیطہ ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اس وقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو چھوڑ دیا اور طریقت سے دور

كالعين الا تذكرون ما قال عالم الغيب هو اصدق القائلين وبشركم

جاڑے کیا تم دیکھتے نہیں یا تم اندھوں کی طرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب نے کہیں اور اس نے تمہیں ایک

بامامات في كتابه المبين وقال ثلة من الاولين

آئینہ والے امام کی قرآن کریم میں خبر دی ہے اور کہا کہ ایک گروہ پہلون میں سے اور ایک

وثلة من الاخيرين وكل ثلة امام فالظروا هل فيه كلام فابن تفر

گروہ پہلون میں سے ہوگا اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچو کیا اس میں کوئی کلام ہے ہر سو

من امام الاخيرين -

امام الاخيرين سے کہاں پہا گئے ہو۔

القصيدة

طوبى لكم يا جمع الخلائ

تمہیں اسے جماعت دوستان مبارک ہو

ويد الصراط لمن له العيان

اور جو شخص صراط پر رہتا ہو اس کے لئے راہ کہل گئی

بشرى لكم يا معشر الاخوان

تمہیں اسے جماعت برادران بشارت ہو

ظہرت بروق عنایت الخائن

خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی

التَّيْرَانِ بِهَذِهِ الْبِلْدَانِ

سورج اور چاند کو ان ملکوں میں

وَبَشَارَةٍ مِنْ سَيِّدِ خَيْرِ الْوَرَى

اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَلَهَا كَصَاعِقَةِ السَّمَاءِ مَبَاطِ

اور انہیں صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے

الْيَوْمَ يَوْمٍ فِيهِ حَصْحَصُ قَنَا

آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہو گیا

الْيَوْمَ يَبْكِ كُلُّ أَهْلِ بَصِيرَةٍ

آج ہر ایک اہل بصیرت رو رہا ہے

وَمَصْدَقًا لِّوَارِنَا نَبِيَّنَا

اور وہ سچے نبی کے بیٹے نیوالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو تصدیق کرتے ہیں

الْيَوْمَ كُلُّ مَبَايِعَ ذِي فَطْنَةٍ

آج ہر ایک دانا بیت کرنے والا

الْيَوْمَ مِنْ عَادَارَى خُسْرَانِهِ

آج ہر ایک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا

الْيَوْمَ كُلُّ مُوَافِقِ ذِي قَرَبَةٍ

آج ہر ایک موافق ذی قربت نے

ظَهَرَتْ كَمَثَلِ الشَّمْسِ حُجْرَتُنَا

آفتاب کی طرح ہمارے صدق کی محبت ظاہر ہو گئی

مَاتَ الْعَدَا بَتَفْكَنَ وَتَنَدَّمَ

دشمن شرمندگی اور ندامت سے مر گئے

اللَّهُ أَكْبَرُ كَيْفَ أَبَدًا

کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکہ اس نے نشان کو ظاہر کیا

خُسْفَا بِأَذْنِ اللَّهِ فِي رَمَضَانَ

بازن اللہ رمضان میں گرجن لگ گیا

ظَهَرَتْ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْأَدْرَانِ

ایسے پاک طور پر ظاہر ہو گئی کہ کوئی میل اس کے تھیں نہیں

وَتَشْدُرُ كَتَشْدُرِ الْفَرَسَانِ

اور سواروں کی طرح ایک رعبناک گردن کشی ہے

قَدَمَاتُ كُلِّ مَكْذِبٍ فَتَانِ

اور ہر ایک کذب فتنہ انگیز مر گیا

مَتَذَكَّرًا لِّمَلَأِ حَمِّ الرَّحْمَانِ

اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے

وَمَعْظَمًا لِّمَوَاهِبِ الْمَنَانِ

اور بجا پیش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہیں

أَزْدَادِ إِيْمَانٍ عَلَى إِيْمَانِ

اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہو گیا کہ گویا نیا ایمان پایا

وَالنَّاحِ مَقْعَدُهُ مِنَ التَّيْرَانِ

اور اس کا آگ میں ٹھکانا ہونا ظاہر ہو گیا

قَدْ شَدَّ رِبْطَ جَنَانِهِ بِجَنَّةِ

اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کر لیا

أَوْ كَأَخْبُولِ الصَّافِنَاتِ بِشَيْءٍ

یا اپنی شان میں ان گہوڑ و کھیلچے جتدم کے مقابل کچھ نہ

وَالْحَقُّ بَانَ كَصَارِمٍ عَرِيَانِ

اور حق ایسا کھل گیا جیسے کہ تنگی سے عریاں

كُشِفَ الْغُطَا بِأَنْوَارِ الْبَرَاهِينِ

برہان کو روشن کر کے پردہ کو کھول دیا

هل كان هذا فعل رب قادر

کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے

هذا نجوم او من الجف الذي

کیا یہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے

فارجع الى الحق الذي اخبر العباد

سو اس خدا کی طرف رجوع کر جس نے دشمنوں کو رسوا کیا

اليوم بعد مرور شهر صيا منا

آج رمضان کے گزرنے کے بعد

اليوم يوم طيب ومبارك

آج دن پاک اور مبارک ہے

من حارب المقبول حارب

جس نے مقبول سے جنگ کیا اپنے پورے جنگ

من كان في حفظ الاله وعونه

جو شخص خدا تعالیٰ کی حفاظت اور مدد میں ہو

كيد وجميعا كلكم لاهل

تم سب ملکر میری امانت کے لئے کوشش کرو

قومو التحقيري بعزم واحد

تم میرے حقیر کو نیکو لئے ایک ہی قصد ساتھ کھڑے ہو

كونوا الذين ثم صولوا بالمدى

تم بہتر بنو جو جاؤ پہر کا ردون کے ساتھ حملہ کرو

هل يستوى اهل السعادة والشقا

کیا سعید اور بد بخت برابر ہو سکتا ہے

الموقت يدعو مصلحا ومجدا

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلاتا ہے

ام هل تراه مكائلا لانسان

یا تو اس کو انسان کا فریب سمجھتا ہے

فكبرت فيه كف ترقتان

جس میں تو نے مفرقین فتنہ انگیزوں کی طرح فکر و کام کیا

واهان كل مكفر لك

اور ہر ایک کافر تیرا ہوا لے لعنت کر نیوا کی کو بعزت کر دیا

عيد لا قوام لنا عيدان

اور لوگوں کے لئے ایک عید ہو اور ہمارے لئے دو عید

يخزي بايته ذوى الطغيان

اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کر رہا

فهوى شقافى هو الخسران

سو وہ بختی سے زبان کاری کی گڑھے میں گرا

من يهلكه وان سعى الثقلان

اس کو کون ہلاک کر سکتا ہو اگر وہ چن و انس کوشش کریں

ثم انظروا الكرام من صافاني

پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہو جس پر مجھ پر دیتی ہے

ثم انظروا اعظام من والاني

پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھ پر عزت بخشا ہے جس پر مجھ پر کچھ ہے

ثم انظروا اقدام من نلجاني

پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا ہمارے

افانت اعنى اواخ الشيطان

کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بہائی

فارنوا بنظر طاهر وجنان

سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

اتظن ان الله يخلف وعده

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کرے گا

يا ايها الناس اتركوا طرق اليا

اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو

يا ايها العادون في جهلائكم

اے وہ لوگوں جو باطل باتوں میں مدد گز گئے ہو

لا تغضبوا المولى وتوبوا واتقوا

اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو

القمر هدىكم الى نور الهدى

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے

ظہرت لكم آيات خلاق الورد

تمہارے فائدہ کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہوئے

هل هذه من قسم على منجم

کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے

هذا حديث من نبى مصطفى

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

جنت الفتوح وبان صدق كلام

فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا

افبعد ما كشف الغطاء بقى اليا

کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی

ما كان قط ولا يكون مثله

اس مہینہ کی طرح نہ ہوا اور نہ کہی ہوگا

شهدت بيد المولى قبل منكم فتى

خدا تعالیٰ کے اہتہ نے توڑ ہی دیدی پس کیا کوئی مردی

افانت تنكر موعد الفرقان

کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

كونوا لوجه الله من اعوانى

اور خالصانہ میرے انصار میں سے بن جاؤ

توبوا من الافساد والطغيان

فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

وكنائف خروا على الاذقان

اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوکیوں پر گرو

والشمس تدعوكم الى الايمان

اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بتا رہا ہے

في ملككم لمؤيد مسجدين

وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سجائی کیلئے ظاہر ہوئے

اواية عظمى عظيم الشان

یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

كهف الانام وسيد الشجعان

پناہ خلقت کی اور سردار بہادر دروہ کے

وتبثت طرق الهدى ومكاني

اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

ويل لجهنم مصر حاني

اُس شخص پر داؤلا ہے جو گتلاخ اصرار کرے یا گنہگار ہو

شهر يهد الوصف في الازمان

اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

يبدى المحبة بعد ما عاداني

جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے

واراد ربی ان یرى اياته

اور میرے رب نے ارادہ فرمایا کہ جو اپنے نشان کو ظاہر کرے

اتی امری کالبیت من اذانی

جس نے مجھ کو کہہ دیا میں اس کو مردے کی طرح دیکھ رہا ہوں

هذا زمان قد سمعتم ذکره

یہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سن چکے ہو

من فاتته هذا الزمان فقد هوى

جس کو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا

کمر من عدو ليشتمون تعصبا

بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں لگاتے ہیں

وخیالهم یطفو کحوت میت

وہ ان کا خیال مردہ مچھلی کی طرح تیرتا ہے

شهدت لهم شمس السماء مثلها

انکے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی

خرجوا من التقوی وترکوا طرقة

تقویٰ سے خارج ہو گئے اور تقویٰ کی راہ چھوڑ دی

یا مکفری اهل السعادة والهدی

اے کفری لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو

توبوا من الهفوات یغفر ذنبکم

اپنی لغزشوں سے توبہ کرنا تمہارا جو گنہ بخشے جاوے

قد جاء مہد یکم وظهرت اية

تمہارا مہدی آگیا اور نشان ظاہر ہو گیا

عندی شہادت فہل من مومن

میرے پاس گواہان ہیں پس کوئی ایمان لائیو والا ہے

وعزق الرجال ذالہذین

اور رجال فضل گو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

لا تسمع من اصواتہ اذانی

اور میرے کان اسکی آواز نہیں سنتے

من خیر خلق الله والقرآن

کس سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن

واختار جہلا وادی الخذلان

اور اپنی جہالت سے وادی خذلان کو اُنسے پسند کر لیا

ویرون ایاکی ونور بیانی

اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں

لا یظرون مواقع الامعان

خود کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے

قمر فیرتابون بعد عیان

اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہیں

بوساوس دخلت من الشیطا

باعث ان وسوسوں کے جو شیطان کی طرف سے ہیں

اليوم أنزلتم بدارهوان

آج تم ذلت کے گہر میں امارے گئے

والله بر واسع الغفران

اور خدا تعالیٰ نیکو کار وسیع المغفرت ہے

فاسعوا بصدق القلب یفتیانی

سو اسے میرے جو انون دلی صدق سے کوشش کرو

نور یری الدانی فہل من دانی

اکیں ہی جو نور دیکھ لیں حال اس کو کچھ نہیں کیا کوئی نزدیک آنے والا ہے

ظہرت شہادات فبعد ظہورها
گو ایہ بیان ظاہر ہو گئیں سوائے ظہور کے بعد

هذا وان النصر من رب السما
یہ رب البار کی طرف سے مدد کا وقت ہے

نزلت ملائكة السماء لنصرنا
ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے

دخلت بروق الدين في رضى العدا
دین کی دشمنی دشمنوں کے زمین میں داخل ہو گئی

افترقبون كظالمين جهالة
کیا تم ظالموں کی طرح محض اپنے جہالت سے

لستم باهل للمعارف والهدى
تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں ملے گی

لا تعرفون نكات صحف الهنا
تم ہمارے صحف کے صحیفوں میں جو معارف ہیں انکو پہچانتو نہیں

قد جئتكم مثل ابن مريم غربة
میں ابن مریم کی طرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں

السيف انقاسي ورحي كلمتي
میرے انقاس میرے تلوار میں اور میری کلمات میری غریزہ میں

حق فلا يسمع الوري انكاره
یہی سچ ہے پس انکا ریش نہیں جاسکتا

يا طالب الرحمان ذي الاحسان
اے خدا ذوال احسان کے طلب کر نیوالے

بادزالی سا خبر نك مشفق
میری طرف دروز کہ میں تجھو شفقت کی اہل خبر دروزنگا

ما عذر لكم في حضرة السلطان
اے اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کرو گے

ذی مصیبات موبق الفتان
جسکے تیرے خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

رعب العدا من حسكر روحاني
شکر و دعائی سے دشمن ڈر گئے

وبدا الهدى كالدرر في المعاني
اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کی طرح ظاہر ہو گئی

رجلا حريص السفك والاختان
ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خون ریزی کا حریص اور

فتلا عبا بالدين كالصبيان
سو بچوں کی طرح دین کے ساتھ کہیلے رہو

تتلون الفاظا بغیر معانی
اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

حق وربی لیسمعن ویرانی
یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

ما جئتكم كحارب بسان
اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

فاترك مراعا الجمل والكفران
سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چھوڑ دے

قم والهأ واطلبه كالظمان
شیفتہ کی طرح اُٹھو اور پیاسے کی طرح اسکو ڈھونڈو

عن ذالك الوجه الذي صبا
اس منہ سے جو سبھے اپنی طرف کہینچا

احرق قراطیس البغاوة والابا

بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلا دے

اعطيت نوراً من ذكاء مہیمنی

مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے

بارزت للہ المہیمن غیرۃ

میں اللہ کی کیلئے غیرت کی راہ سے میدانیں نکلا ہوں

واللہ انی اول الشعب کان

اور خدا میں سب پہلے دن سے پہلے ہوں

من کان خصی کان رتی خصی

جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہوگا

انی سرثیت ید المہیمن جافظی

میں نے خدا کا اٹھ اپنا محافظ رکھا

من فضله انی کتبت معارفاً

بہ اس کے فضل سے ہے جو میں نے معارف لکھے

یا قوم فی رمضان ظہرت لیتے

اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا

فاقرع اذا ما شئت ایتہ ربنا

پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیت کو پڑھ

ثم الحدیث حدیث ال محمد

پھر حدیث حدیث ال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

هذا کلام نبینا وحیبنا

یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے

هذا شد علی العدا وجموعہم

یہ پیشگیری دشمنوں پر بہت سخت ہے

وا رکن الی الا یقان والا ذکار

اور یقین کی طرف جھک جا

لا ینر وجه البر والعمران

تاکہ میں جنگوں اور آبادیوں کو روشن کروں

ادعو عدو الدین فی المیدان

اور دشمن دین کو میدان میں بلاتا ہوں

وستعرفن اذا التقا الجمع ان

اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونوں لشکر ملیں گے

قد بارز المولے لمن بارانی

خدا اس کے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

ومویدی فی سائر الاحیان

اور ہر ایک وقت میں اپنا موید پایا

ادخلت بحر العلم فی الکینان

اور علم کا دریا کوزہ میں داخل کر دیا

من ربنا الرحمان والدین

خدا سے رحمان اور جزا سے دہندہ سے

خسفا القمر وحقاف عن عدل

اور وہ آیت یہ ہے کہ خف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا

شرح لما یتلی من الفرقان

قرآن شریف کی آیات کے شرح میں

فاقرع الیہ واخل ذکر ادانی

پس اس کی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذکر چھوڑ دی

من وقع سیف قاطع ولسنان

تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

والحر بعد ثبوت امر قاطع

اور ایک آزاد آدمی ثبوت قلعی کے بعد

لا تعرضوا عني وكيف صدودكم

تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکہ تم ایسے پیچھے ہو گئے

ما جاءني قومي شقا وتباعدوا

میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہو گئی

اني رثيت بهجر قوم فارقوا

میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہو گئی

وسالت ربي فاستجاب لي الدعاء

اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی

ان العدا لا يفهمون معارفي

دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے

لا ينظرون تدبرا وتفكرا

اور تدبیر اور تفکر سے نہیں سوچتے

ان العقول على النقول شهود

عقلین نقول پر گواہ ہیں

ان النبی ملک يد الاقلوبنا

عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں

ان العدا يشوا اذا الشفاهد

دشمن نوید ہو گئے جبکہ ہایت کھل گئی

يا لا عني خف قهر رب قادر

اے میری حسرت کر نہ والے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر

والله اني صادق لا كاذب

اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب

يهدى ولا يصغي الى بهتان

ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کی طرف کان نہیں دھرتا

عن مرسل يهدى الى الفرقان

کنانہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہو

فتركهم مع لوعة الهجران

پس میں نے باوجود سوزش بھائی باز نہیں چھوڑ دیا

حالا كحالت مرسل كنعاني

وہ حالت کیجی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

فرجت حملوا من الاخران

پس میں غموں سے نجات یافتہ ہو گیا

ويكذبون الحق كالنشوان

اور مستون کی طرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

وتابطوا الاوهام كالآوتان

اور دھمبون کو بتوں کی طرح اپنی بغل میں رکتے ہیں

تحتاج ائقال الى ميزان

بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

ونرى بريق الحق بالبرهان

اور حق کی روشنی ہم پر ان سے ہی دیکھتے ہیں

فاليوم ليس لهم بذالك يدان

پس آج انھوں کے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

والله اني مسلم ذوشان

اور بخدا میں ایک مسلمان ذی شان ہوں

شهدت سماء الله والملكوت

آسمان اور رات دن نے گواہی دی

وَدَعَتْ اِهْوَانِي لِحُبِّ مَحِيْمَةٍ

حرم ہوا کو میں نے خدا تعالیٰ کیلئے رخصت کر دیا

وَتَعَلَّقْتُ لِنَفْسِي حَضْرَتَ مَلِكِي

اور میرا نفس حضرت پر درگاہ سے تعلق پکڑ گیا

لَا تَجْلُوا وَتَفَكَّرُوا وَتَدَبَّرُوا

مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو

اِنْ كُنْتَ لَا تَبْغِي اِلَهْدِي وَتَكْذِبِ

اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہو

وَالْعَنَ وَلَعَنَ الصَّادِقِينَ وَسَيِّئِهِم

اور لعنت کرتا رہ اور سچوں کو لعنت کرنا

لَنْ تَجْزُوا بِمَا كُنْتُمْ رَبِّ السَّمَا

تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے

النَّظَرُ كَأَنَّ اَشْمَ قَمَرًا مُنْصَفَا

سوچ اور چاند کو منصف ہو نیکی حالت میں دیکھو

يَا لَاعْنِي خَفَ قَهْرُ رَبِّ شَاهِد

اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ جو گواہ ہے خوف کے

قَمَرُ الْقَدِيرِ وَشَمْسُهُ بِقَضَاءِ

چاند اور سورج کو گرہن لگا

لِلَّهِ اَيَّاتٌ يَرْهَاهَا بَعْدَهَا

ان دونوں کسوٹوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں

هَذَا مِنْ اِلَهِ الْكَرِيمِ الْحَسَنِ

یہ خدا کے کریم محسن کی طرف سے ہے

مَنْ كَانَ فِي بَيْتِ الشَّقَاءِ مَتَهَا فِتَا

جو شخص بد بختی کے گھونٹن میں گرے والا ہو

وَتَرَكْتُ دُنْيَا كَرِّ لِعُطْفِ عَنَانِي

اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وَتَبَيَّرْتُ مِنْ كُلِّ نَشَبٍ قَانِي

اور ہر یک مال قانی سے بیزار ہو گیا

وَالْعَقْلُ كُلُّ الْعَقْلِ فِي الْاَمْعَانِ

اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

فَاَضْرَبْتَنِي بِجَوَارِحِ وَلِسَانِ

سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دھبہ پہنچا

مَتَوَارِثٍ مِنْ قَادِمِ الْاَزْمَانِ

قدیم زمانہ سے لوگوں کی ورثہ چلی آئی ہے

لِلَّهِ سُلْطَانٌ عَلَى السُّلْطَانِ

خدا تعالیٰ کا تسلط ہر یک تسلط پر غالب ہے

هَذَانِ لِلْكَذَّابِ يَخْضَعَانِ

کیا ان دونوں کو اکب کذاب کے لئے گرہن لگا

وَمِنْ اَيَّاتِ مِنَ الْاِحْسَانِ

اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

خُسْفَا وَانْتَ تَصُولُ كَالسَّحَابِ

اور تو اسی بھیڑے کی طرح حلہ کر رہا ہے

هَذَانِ قَدْ جَاءَكَ كَالْعَنَانِ

یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں

فَاَسْتَقِظُوا مِنْ رَقْدِ الْعَصِيانِ

سو تم نادمان کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

لَا يَنْصُرُنِي بَلْ يَهْلِكُنِ كَالْعَانِي

اسکو نہ نہیں دے جاوے گی بلکہ وہ قی کی طرح مرے گا

لا تحسبوا بر الفساد حدیقا
تم ایسے مانو کہ فساد کا بھگت خیال کرو
لا تظلموا لا تعتدوا لا تحسروا
ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو
لا تکفروا یا قوم ناصر دینکم
او میری قوم دین کے مانی کو کافر مت ٹھہرو
قد جئتکم یا قوم من رب الوری
اسے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کی طرف آیا ہوں
ارسلت من رسلنا من قبعتکم
میں خدا تعالیٰ کی طرف بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف آیا ہوں
هذا مقام الشکر ان مغیثکم
یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریادوں سے
یا قوم قوموا طاعة لاما مکر
اسے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے جاؤ
قد جاء يوم الله فارنوا واتقوا
خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو

لا یلکم غول دنی مفسد
تمہیں کوئی مفسد کہین اپنی بے ہمتی روکے
قد قلت مرتجلا فجاءت هذه
میں یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہوا اور یہ قصیدہ
ما قلتها من قوتی لکنها
میں اسکو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر

یارب یارب کہا بوجہ حمل
اور خدا محمد صلیم کے منہ کیلئے اس میں برکت وال

عذب الموارد مٹھرا لاصدک
جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پہلدار ہیں
وتباعد عن ذالک اللهم ربک
اور اُس لہیان سے دور رہو

واخشوا الملک وساعة القیان
اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے
بشری لتواب اذا لاقائے
اس توبہ کرنے والے کو خوشخبری ہو جب مجھ سے ملے

فاسعوا الی بستانه السراین
پس خدا تعالیٰ کے تر و تازہ باغ کی طرف دوڑو
قد خصکم بعنایت وحنان
تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

وتباعدوا من معتدل حسان
اور اُس شخص سے دور رہو جو حدی تجاوز کرنا والا اور لعنت کرنے والا ہے
ولتستروا بملحف الایمان
اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کرو

عن ربکم یا معشر الحدیثین
اسے نو عمر لوگو

کالدرا وکسیلک العقیق
مترقی کی طرح ہو یا اس جو نیکی طرح جو کھٹائی سے نکلتا ہے
دور من المولی ونظم بنانی
موتی خدا تعالیٰ سے ہیں اور میری ہمتوں پر دیکھو ہیں

ریق الکرام وغیبة الاعین
جواب کریں جو افضل اور برگزیدہ دن سے برگزیدہ ہیں

ثم اعلم ان الله نفي في روعان هذا الخسوف والكسوف في رمضان آيتان مخوفتان لقوم اتبعوا
 پر جان خدا تعالیٰ نے میرے دلیں پہنکا کہ یہ خوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں انکو ڈرنیکے
 الشيطان وآثر الظلم والطغيان وهيج الفتن واجتو الافتنان وما كانوا منتبهين فخو
 لظہار ہر کسے جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کیا سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کو ساتھ بخود آتا ہے
 الله بهما وكل من تبع هواه فترك الصلوة وعصى الله امران فیتاذن الله لئن استغفروا لیغفر
 اور ہر ایک ایسے شخص کو جو اسے جو حرم ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور چھوڑ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ
 لهم ویری المن والاحسان ولئن ابوا فان العذاب لكان وفيهما آتتا للذین اختصموا من خیر الحق
 معافی چاہیں تو انکو گناہ بخیر جانیں اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت ہو گیا اور انہیں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود
 وما اتقوا الرب الی ان رقدید للذی ابی واستکبر وما ترک الحرام فاتقوا الله ولا تغتوا فی الاصل
 ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لئے ہند پیر جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں ڈرتا
 مفسدین۔ وما لکم لا تحافونه وقد ظهرت آية التوفيق من رب العالمین۔ وقد ثبت فی الصحیحین
 خود اسکو درد اور زمین پر ڈالتے مت پرورد۔ اور انہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سو ڈرتے نہیں لاکہ ڈرائی کی نشان ظاہر ہو گئے اور صحیح مسلم اور بخاری میں ہے
 عن نبی الثقلین امام الکونین صلی اللہ علیہ وسلم فی الدارین انه قال لتقیم اهل الايمان ان
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا

الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان موت احد ولا حیاة ولکنما آیتان من آیات یخوف
 کہ شمس اور قمر دونوں نشان خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کیلئے انکو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ
 الله بهما عبادہ فاذا ریموها فافزعوا الی الصلوة فانظر کیف وصاسید الشات خاتم
 کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دونوں کو ساتھ ہی بندہ بخود آتا ہے پس جب تم انکو دیکھو تو جلدی سو نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھو کہ کیونکر بخیر
 النبیین۔ وفي الحديث اشارة الی ان تلك الآیتین من الرحمان خصوصتان لتوفیق عباد
 مسلم نے خوف کسوف کو فرمایا اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گناہ کو ڈرنیکے لئے ہیں اور سقوت ظاہر ہونے
 الزمان لا یظہران الا عند کثرة المعاصی فخلو الخلق فی العصیاء وکثرت الخبیثات والخبیثین
 ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں ہیں جہل جاہلین اور پلید بہت ہو جائیں
 ولاجل ذلک امر صلعم عند رؤیتہما الفعل الخیرات والبیادۃ الی الصالحات من الصلوات

والصلوات بأحاض النيات والدعاء والبكاء كالقائمتين والقائمتان والرجوع الى الله والذكر
 جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور روزہ اور اسد تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام
 والتضرعات والقیام والركوع والسجودات والتوبة والانابة والاستغفار وطلب المغفرة من الغفار والخشوع
 اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور خشوع اور اہتمال اور انکسار اور اہی
 والاہتمال والانکسار ومثل ذلك على حسب الطاقة من الاحسان وفك الرقبة والعنافة ومساك البتة
 حب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غمخواری
 والغرباء والتذلل لكل التذلل في حضرة الكبرياء رب السموات الارضين في مكان السر في
 اور جناب الہی میں تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی سجاوڑی میں جو نماز اور خشوع اور اہتمال ہی ہیں
 هذه الاعمال والخشوع والاہتمال ان الشمس والقمر لا تنكسفان الا عند آفة نازلة وداھية منزلة
 ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہوئی ہو اور کسی بیت
 وعند قریب التام الباس لنفاد اسباب الشر الذي هو مخفية عن عین الناس يعلمها رب العالمين
 کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر اسباب شر کے جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف انکو خدا تعالیٰ جانتا ہے
 فمقتضی رحمۃ اللہ تعالیٰ وحکمتہ الہی تری اللطف والجمال ان يعلم الناس عند كشف طرقي تدفع
 پس خدا تعالیٰ کی رحمت اور اسکی پر لطف حکمت تدفع کرتی ہے جو کسی کسوف کی وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھاتا جو کسوف
 من حیاتہ وتزیر سیاتہ فعلمهم هذه الطرق على لسان خير المرسلين - ولا شك ان الحسنات
 کے موجب کو دور کر دین اور اسکی بدیوں کو مٹا دین پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریق سکھلا دیے اور کچھ شک نہیں کہ بدیوں
 يذهب السيات وتطفى نيرانا دمع المستغفرين - واذا عمل عبد عملا صالحا باحاض لنسبة
 نیکیوں سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہتے والوں کو انگوٹھ کو پہناتی ہیں اور صیقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے
 وكما الطاعة وارضى به سبه تجعل الاذية فيدارض هذا العمل الذي كسبه الشر الذي اعتقد سببه
 اور خدا تعالیٰ کو اس سے خوش ہو کر دنیا سے دور کر دینا اور اسکی بدی کا مقابلہ کرنا ہی جسکو اسباب مہیا ہو گئے ہیں پس خدا تعالیٰ اس
 فيجعل الله من المحفوظين وهذا من سنت الله ان الدعاء يرد البلاء ولا يلقى دعاء وبلاء الا ان
 عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے اور یہی خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کہیں بھی
 الدعاء يغلب باذن الله اذا ما خرج من شفاعة الابرار فطوبى للذالحين -
 دعا کا غلبہ باذن اللہ اگرچہ شفاعت الابرار کے بعد ہے اور دعا اور بلا کہیں بھی

واذا كان كسوف احد من الشمس والقمر والاعلى آفات الزمان ومن حجب نفع البلاء

اور جبکہ ایک گرہن ہی ارتقہ یافتہ پر دلالت کرتا ہے تو اس کا کیا حال حسین دونوں گرہن
والخسران فبال زمان اجتمع فيه كسوفان فاتقوا الله يا معشر الاخوان ولا تكونوا من
مع ہو گئے ہوں سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غافل مت ہو

الغافلین۔ لا يقال ان النیرین ینکسفان من اسباب اثبتت بالبرهان وفصلت فی
یہ کہنا بیجا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں
الکتب بتفصیل البیان فالہا وآفات تتوجه الی نوع الانسان عند كثرة العصیان لان

درج ہیں پس آنکھوں آفات سے کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی شامت آتی ہیں
الامر الذي مثبت عند اولی العرفان ہوان الله خلق الانسان لیدخلہ فی المحبوبین

کیونکہ فارزون کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسے پیدا کیا ہے کہ اسکو محبوب
المقبولین اور مردودین المطرودین۔ وجعل تغیرات العالم دالۃ علی خیرہ وشرہ ونفعہ
میں یا مردودوں میں داخل کرے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیرات عالم کے انسان کی نیر وشرہ اور نفع

وضرہ وجعل العالم له کمثل البشرین والمندمرین۔ وکلما امر الله من عذاب
اور ضرر پر دلالت کرنیوالے پیدا کئے ہیں اور اسکو لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کی طرح بنایا ہے اور ہر ایک وہ عذاب
وتعذیب اهل الزمان فلا یذل الا بعد ما اذنبت ایدی الانسان واصر علیہ کاصر اهل

جو خدا تعالیٰ نے انسان کو سزا دہی کیلئے مقرر کیا ہے وہ قبل اسکے جو انسان گناہ کرے اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے
الطغیان واعتدی کالمجتزئین۔ وقد جعل لكل شیء سبباً فی العالمین۔ وجعل کل آية
گزر جائے نازل نہیں ہوتا اور خدا تعالیٰ نے عالم میں ہر کچھ کیلئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر ایک ڈرائیو والا

مخوفة فی الزمان تنبہا لاهل الشقاوة والخسران وانذارا للسفرین۔ ومبشرة
نشان بد بختوں اور زیادتی کرنیوالوں کیلئے مقرر کیا ہے اور وہ نشان ان کے لئے

للذين خزلوا بحضرة الوفاء وحلوا محل الصفاء والاصطفاء منقطعین۔ وهذه سنتہ
مبشر ہے جو وفا کے آئینہ پر اتر آئے اور صفا اور اصطفاء میں منقطع ہو کر نازل ہوئے اور یہ ایک سنت
مستمرة وعادة قديمة تجد آثارها فی قرون خالیہ من حضرة متعالیہ تکمالک حباء
قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا گیا۔ اور اسی طرح

فی کتب الاولین۔ وانکنت فی شک فالنظر الاصحاح الثانی من صحف یوئیل والشکا

پہلی کتابوں میں آیا ہے اور اگر تجھ شک ہو تو دوسرا باب یوئیل نبی کی کتاب کا اور

والثلاثین من حزقیل واقع الله ولا تتبع سبیل البحرین۔

بتیس باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈرو اور بحر موی راہ کی پیروی مت کر۔

وحاصل الکلام ان الخسوف والكسوف آیتان مخوفتان واذا اجتماعا

اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرائیوالے نشان ہیں اور جب یہ دونوں

تہدید شدید من الرحمان واشارة الی ان العذاب قد تقرر والکرم من الله لاهل

جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف ایک سخت طور کا ڈرانا ہو اور اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے

العدوان ومعذات من خواصها انما اذا ظهر فی زمان وتجلی البلادان فی نصر الله

بہت نزدیک ہے اب قرا پڑھا کہ اس کے ان خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ دو نو ملک کشی نہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر ٹکا

اهلها المظلومین۔ ویقوی المستضعفین المغلوبین ویرحم قوماً او ذوا کفر

ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں انکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو کفر

والعنوا من غیر حق فی نزل لهم آیات من السماء وحایات من حضرة الکبریا وخر

گئے اور کافر ٹکے گئے اور حق نعت کئے گئے سو انکی تائید کیلئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور عطایت آتی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکر

المنکرین المعادین وحکم بالحق وهو احکم الحاکمین۔ ویقضى بین المتشاجرن

اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے اور نزاعوں کا نصفیہ کر کے تجاوز کرنا

ویقطع دابر المعتدین۔ فتصیهم خجالة واحجام وتندم وانهمام وكذلك یجزی

کی بچکنی کر دیتا ہے سو انکو ایک شرمندگی اور زرد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ

الکاذبین یحب الضعفاء الاقویاء ویحب اصیل المفسدین الذین یتزکون

جو دھوکہ خور اور تباہ ہے کمزوروں اور بے جوتوں کو۔ دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بچکنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح

وصیایا الحق ومواقفها ویقفون ما لیس لهم به علم ویقولون امنا بالقراءات

اور ان کے موقع پہنچتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جکا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لائے

رباھم بمؤمنین یصرون علی امور لا یعلمون حقیقۃً وامروا بالانزام طرق التقوی

حالانکہ انہیں ایمان لے آئے ان امور پر اصرار کرتے ہیں جنکی حقیقت کی انہیں خبر نہیں اور حکم بنا کہ تقویٰ کے طریقوں کو لازم بخور

فتركوها وكفروا عنهم المؤمنین۔ اولئك یئسوا من ایام الله وبشارت انھما
 سوانہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بہائیوں کو کافر ٹھہرایا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دلوں اور انکی بشارتوں سے ناامید ہو
 ونیدوها وطرعا بعد المبعدين۔ وسیعلمون کیف یكون حال المفتین الخاشین۔

اور ان کو بہت دور ڈال دیا۔ پس عنقریب جان لیں گے کہ فتنہ پر دانوں اور غنات پیشوں کا انجام کیا ہے

من خواص هذين الكسوفین انھما اذا اجتماعا

اور اس خوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ

فی رمضان الذی انزل الله فیہ القرآن۔ فیشیع الله بعدھا العلوم

رمضان میں جس مہینہ میں قرآن نازل ہوا سو انکو بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پہیلائے گا

الصادقة الصمیمة ویبطل البدعات الباطلة القبیحة ویھوی الناس الی

اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان

امامہم باستعدادات شتی وتجرى من العلوم الحقہ انھما عظمیٰ ویتوجہ

تجلی دکھلائے گا نہایت ہرمان کی تجلی ہوگی اور زمین میں اسکی مثل نہ پائی جائیگی اور لوگ اپنا امام کی طرف مختلف استعدادوں کے

الخلق من القشر الی اللب ومن البغض الی الحب ومن الجأز الی الحقیقة ومن

ساتھ آئیں گے اور علوم حق سے ہرگز جاری ہونگی اور لوگ چپکے سے منکر کی طرف توجہ کریں گے اور بغض کو حب کی طرف پھریں گے اور محو

التیہ الی الطریقة ویتنبہ الذین اخطاوا مشربهم من الحق والصلو

و حقیقت کی طرف آئیں گے اور آوارہ گردی سے راہ درست کی طرف رخ کریں گے اور جنہوں نے اپنے مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائیں گے

ویرجع الذین سرعوا افکارهم فی مرعی التباہ یتندم الذین ضاع من ایدہم

اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے ہاتھوں سے امام کی تعظیم ضائع ہو گئی وہ شرمندہ ہوں گے اور جنہوں نے

تعظیم الامام ویتطہر الذین تلطخوا من انواع الاثام ویھیج تلك التأثيرات

ان دوزخ کا قدر نہیں کیا وہ نہ است اٹھائیں گے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہو جائیں گے ہر یہ تاثیریں انھما کے

فی قوی الا فلاک بحکم مالک الاحیاء والاهلک فیمتلا العالمین وحل

کے قوی میں جوش میں آئیں گے اس مالک کے حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس یہ عالم توصیف راہ معرفت کے

وانوار العرفان ویحزی الله حماة الشرک والکذب والعروان وتاتی ایام حزیات الله

نور سب پر جائیگا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹ اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کریگا اور بدگماںوں کے مذہب اٹھی

بعد یام الضلال وتجد کل نفس ما تلیق بہا من الکمال فمن کان حریاً بفشار
کے دن آئیں گے اور ہر ایک نفس اس کمال کو پہلے لگے گا جو اسکی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف
التوحید یعطی بہ غرض طری من حقائق الکتاب المجید ومن کان مستعداً للعباد
کے لائق ہوگا اسکو تازہ بہ تازہ حقائق قرآن شریف عطا ہونگے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا
یعطی بہ توفیق الحسنات والطاعات ویجعل اللہ مقام العبد مرکز البلاد و مرجع
اسکو حسنات کی توفیق دی جائیگی اور خدا تعالیٰ محسوس کے مقام کو مرکز بلاد کرے گا اور مرجع عباد
العباد ویبلغ اثرہ الی اقصى الارضین۔

پھر انکا اور زمین کے کناروں تک اسکا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الى الله المطاع

پس خلاصہ کلام یہ کہ اس خوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف

و تحسیر المتکبرین و تسیر المنکسرین و لله فیہا تجلیات جمالیة و جلالیة فلا تجب ان الحضر

لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہوگا اور شکستہ ال راحت پائیگی اور خدا تعالیٰ کو اس خوف میں تجلیات جمالی اور جلالی ہیں

متعالیة فتقدیم القمر علی الشمس اشارة الی تقدیم التجلی الجمالی و انکسار الشمس اشارة

پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے اور پھر اُسکے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کی طرف اشارہ

الی التجلی الجلالی فانقضاء انکتم متقین و فی هذا التجلی الجلالی و الجمالی اشارة الی ان مہدی

ہے اور اس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح آخر الزمان دوروں

آخر الزمان و مسیح تبارک و تعالیٰ و ان یوصف بکل نوع فقر و شقاء و یعطی نصیباً معتدلاً بین کل سعادة و یصیب

نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر ایک سعادت میں سے اسکو نصیب ہوگا۔

یصبغ القمرین و الشمسین و الجلالین و الجلالین باذن احسن الخالقین۔

قمریوں اور شمسوں اور جلالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائیگا

فلا تسمیہ ہوائی بادی الوساوس واعلموا ان مقت الله اکبر من مقت الناس

پس تم دوسو سو کے جنگلوں میں آوارہ مت پہرہ اور دنیا سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے

فلا تتبعوا خطوات الخناس و اتقوا مومنین۔ وادعوا الله ان یمہد لکم فرجاً

پس تم خناس کی پیروی مت کرو اور مومن بخیر سے پاس آ جاؤ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ

وَبَصَرًا وَلِسَانًا وَقَلْبًا وَأُذُنًا وَوَجْهًا نَاوِيهِدِيكُمْ وَجَعَلَكُمْ مِنَ الْمُسْتَدِينِ - عَلَمُوا

اور زبان اور دل اور کان اور وجہ ان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مندوں میں کر دے۔ اے

يَا مُعْشَرَ الْغَافِلِينَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ الدِّينَ وَقَدْ جَرَتْ سُنَّتُهُ وَاسْتَمَرَّتْ عَادَتُهُ

غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سنت اور عادت ہمیشہ جاری رہے گی

لَئِنْ أَذْجَا عِزْمَانُ الظَّلَامِ وَجَعَلَ دِينَ الْإِسْلَامِ غَرَضَ الْمَسْهَامِ وَطَالَ عَلَيْهِ السَّنَةُ الْخَامِرُ الْعَم

ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجائے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ بٹرایا جاوے اور اسپر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں

وَإِخْتِلَافُ النَّاسِ طَرِيقَ الْارْتِدَادِ وَافْسَادُ الْأَرْضِ غَايَةَ الْفَسَادِ فَتُوحِدُ الْقِيَمَةَ

اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کر لیں اور زمین میں فحاشیت درجہ کا فساد ڈال دیں پس قیومت الہیہ قریب

الْإِلَهِيَّةُ إِلَى حِفْظِهِ وَصِيَانَتِهِ وَيُسَبِّحُ عَبْدًا لِعَائَتِهِ فَيُجِدُّ دِينَ اللَّهِ بَعْدَ وَقْدِهِ

فرماتی ہے کہ تادین کی حفاظت کرے اور کوئی بندہ اسکی امانت کیلئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنی علم اور

وَأَمَانَتِهِ وَجَعَلَ لِلَّهِ ذَلِكَ الْمُبْعُوثُ زَكِيًّا وَبِالْفَيَوضِ حَرِيًّا وَيُكْشِفُ عَيْنَهُ وَهَيْبَ لَه

اور امانت کے ساتھ تازہ کر دیتا ہے اور خدا اس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اسکی آنکھ کھولتا ہے اور اس کو تازہ

عِلْمًا غَضًّا طَرِيًّا وَيُعْجِلُهُ لَعُلُومِ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْوَارِثِينَ - فَيَأْتِي فِي حُلِيِّ تَقَابُلِ حُل

تازہ علم بخشتا ہے اور نبیوں کے علموں کا اسکو وراثت بٹراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرائوں میں آتا ہے جو

فَسَادُ الزَّمَانِ وَمَا يَقُولُ الْأَمَلُ لِسَانُ الرَّحْمَنِ وَتُعْطِي لَهُ فَنُونَ مِنْ مَبْدَعِ

فساد زمانہ کے پیرائوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اسے سکھایا ہوا درمبد و فیضان سے کئی

الْفَيْضَانِ عَلَى مَنَاسِبَاتِ فُسَادِ أَهْلِ الْبُلْدَانِ ثُمَّ لَا تَجِبُ مِنْ أَنْ رُوحَانِيَّةِ الْفَقْرِ

قسم کے علم اور سکودائے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق ہوں۔ پھر تو اس بات سے کہہ دیجئے کہ جب تک کہ چاند کی نیمت

تَقْبَلُ بَعْضُ أَنْوَارِ اللَّهِ فِي حَالَةِ الْإِخْصَافِ وَرُوحَانِيَّةِ الشَّمْسِ فِي وَقْتِ الْإِنْكَسَافِ

حالت انخساف میں کچھ انوار الہی قبول کر لیتی ہے ایسا ہی سوچ کی روحانیت ہے۔

فَإِنْ هَذَا مِنْ أَسْرَارِ الْهَيْبَةِ وَعَجَائِبَاتِ رَبَّانِيَّةِ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُرْتَابِينَ -

کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بہیدوں اور عجائبات میں سے ہے پس اس میں شک مت کر۔

وَرَبِّمَا يَجْتَلِجُ فِي قَلْبِكَ إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يَشِيرُ إِلَى رَمَضَانَ فَاعْم

اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گزرے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان

ان الفرقان ذکر علی طریق الجمل المطوی وھو کاف للبصیر الزکی ولا حاجة الی
 ذکر قرآن نے محل طور پر خوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے اور کسی تفصیل
 تفصیل و تبیین -

کی حاجت نہیں۔

واما اذا سئلت شیئاً عن تفصیله فاعلم ان اقل من قلیله فاعلم
 لیکن اگر تو کچھ اسکی تفصیل چاہے سو میں کمتر از کم تجھ بتلاتا ہوں سو جان کہ خدا تعالیٰ نے
 ان الله تبارک و تعالیٰ استس نظام الدین من رمضان فانه انزل فیہ القرآن
 دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس میں قرآن نازل کیا ہے
 فلما ثبتت خصوصية هذا الشهر المبارك بنظام الدین وفيه ليلة القدر
 پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے میں لیلۃ القدر
 وهو مبدء لانوار الدین المتین وثبت ان العناية الالهية قد توجهت
 اور وہ مبدء دین کے افوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عناية الہیہ رمضان میں ہے نظام خیر کی
 الی نظام الخیر فی رمضان واجرت فیضان فبان ان الله لا يتوجه الی
 طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداء فیضان کا اسی مہینہ سے ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ
 اعانت النظام فی آخر ايام الظلام الافی ذالک الشهر المبارك للاسلام وقد
 اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور توجہ بچان چکا
 ان الانکشاف والانکشاف توجہ جمالی و تجلی جلالی وفيه انوار لثلاثة ثانیة
 ہے کہ خسوف اور کسوف جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہ تجلی نشاء ثانیہ اور تبدلات

وتبدلات روحانية وهولبتة اولی لتاسیس نظام الخیر و تعمیر المساجد و تخریب
 روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور
 الدیر و تغلب القوی السمائیة علی القوی الارضیة والانوار المسمیة علی الجبال
 دیر کے غلبے اور زمین آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آجائیں گی اور سچی نور و جالی جیلوں سے
 ویری الله خلقه من اجا و اجا فیدخلون فی دین الله افواجا و کازقا مقصیاً من العالمین
 بڑھ جائیں گے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو کہیں دشمن چمرا دے گا پس وہ فرج و فرج دین الہی میں داخل ہونگی۔

القصيد

قد جاء يوم الله يوم الطيب

خدا کا دن آگیا جو پاک دن ہے

سبقت يد اجبارنا سيف العدا

ہمارے جبار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے

وانا المسيء فلا تظن غيرة

اور میں ہی سچ سوچو ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر

هل غادر الكفار من نوع المذی

کیا کفار نے کسی قسم کا ذکر اٹھا رکھا ہے

حلت بارض المسلمين جوعم

مسلمانوں کی زمین میں آنکھ گروہ نازل ہوئے

اتي امر ابناءهم وفسادهم

میں ان کے بانیہ اور فساد دیکھتا ہوں

عين جوت من قطر دمع عينها

آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے

من كل قنات وجبل شاهق

تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے

وعلى قنات الشاهقات مصيبة

اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت

ريح المصائف قد طالت لهما

گرمی کی ہوائ نے اپنے شعلے لمبے کر دیے

ما بقي من سبب ولا من رمة

کوئی بچا سبب اور کوئی بچا سبب باقی نہ رہا

بشرى لذي سر شد يوم طلبك

اُس شہید کو خوشخبری ہو جو کھرا ہوا ہے اور اسکو ڈھونڈتا ہے

فتری العدو والنكس كيف يترك

پس تو دشمن ضعیف کو دیکھتا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

قد جاء لك المهدى وانت تكتن

تیرے پاس مہدی آئے اور تو تکذیب کرتا ہے

أم لا ترى الاسلام كيف يذو

یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

ونحيثهم يوذى النية ويا شبك

اور انہیں یہ جو پلید ہے وہ نبی مسلم کو کہہ دیتا اور عیب نکالتا ہے

ويذو بوحى والوجه يتقبك

اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں چراغ ہوتا ہے

قلب على جسر الغضا يتقلبك

دل فروختہ کو یلوں پر جو غصہ کی لکڑی کے پل پر رہا ہے

وشواخ نسلا ووطيئ الجنب

اور اونچے پہاڑوں سے دشمنوں کو دور دیر کی سرحد پہنچ گئے

عظمى أفان الوهد منهم تهربك

پس شیب اونچے جہیز سے کہاں بھاگ جائیں

من سومها وسهامها انتعجبك

آپ کے چلنے اور اسکی لہر سے ہم تعجب کرتے ہیں

إلا الذي هو قادم ومسبب

مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شَبَّوْا نَظْمَ الطُّغُوْیْ فَبَعْدَ ضَرَامِهِ

انہوں نے حد سے بہتر کی آگ کو ٹھکرایا سو کہہ کر کہنے کے بعد

حَرْقَ كَجَبَلٍ سَاطِعٍ اسْتَمَامَهُ

یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اُسی چوٹی ہے

اَلْیَّ اِیْرِیْ اَقْوَالِهِمْ کَا سِیْنَةٍ

میں انکی باتوں کو برہمنوں کی طرح دیکھتا ہوں

اَوْ کَا بِنِ عَمِ الْمَرْهَفَاتِ کَلَالَةٍ

یا وہ دور کے رشتہ ستمواروں کے چمیرے پہاڑی ہیں

ظَلَعُوْا اِلَیْ ظَلَمٍ وَرِیْغِ حِشْدَنَةٍ

کیونکہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کی طرف مائل ہو گئے

وَارِیْ الدِّیْنِ الْغُولُ یَهْوِیْ نَحْوَهُمْ

اور میں کیونکہ دیکھتا ہوں جو انکی طرف جھکتا ہے

اَبْلَ مِنْ الْفَاقَاتِ اَحَقَّ صِلَیْهَا

ایک اونٹ ہے جو فاقوں سے اسکی کمر دہلی ہو گئی

لِیَسُوْا مِنْ الْاَسْرَارِ فِیْ شَیْءٍ هَدٰی

اسرار دہانے میں سے انکو کچھ بھی حصہ نہیں

مَا اَمْنُوْا حَتّٰی اِذَا خَسَفَ الْقَمَرُ

ایمان نہ لائے یہاں تک کہ چاند گرہن ہوا

یَسُوْا مِنْ الرَّحْمٰنِ وَالْکَلَمِ الَّذِیْ

خدا تعالیٰ سے زوید ہو گئے اور نیز ان کلموں سے

اَوَّلَمَ تَکُنْ تَدْرِیْ قُلُوْبُ عَلَی الْهَدٰی

کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہیں انکے دل نہیں جانتے

اَوَّلَمَ تَکُنْ عَیْنُ الْبَصْرِ رَقِیْبِنَا

کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاثر نہیں رہی

هَاجَ الدِّخَانُ وَکُلَّ طَرَفٍ یَشْغَبُ

دھواں اُٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

فَیَنْ تَبِیدَ الْکَاثِنَاتِ وَتَنْهَبُ

یہ وہ فتنے ہیں جو ہلاک کرتے جاتے اور لٹھیتے جاتے ہیں

تُوْذِی الْقُلُوْبَ جُرُوحًا وَتُعْذِبُ

دلوں کو آنکھ زخم دیکر دیتے ہیں اور عذاب پہنچاتے ہیں

اَوْ کَالسَّهَامِ الْمَصْمِیَّاتِ تَنْتَبُ

یا وہ اُن تیروں کی طرح جو خطا نہیں کرتے ہلاک کر دیتے ہیں

وَالِیْ کَلَامٍ یُّوْذِیْنِ وَیَحْرِیْبُ

اور اس کلام کی طرف مائل ہو کر ہے جو کہہ دیتی اور غصہ لاتی ہے

وَالِیْ اَشْأَابٍ قَوْمٍ یَتَاشَبُ

اور اُن جماعتوں میں ملتا ہے۔

فَاخْتَارَ اَدِیَارَ اَلْقُوْتِ یُکْسِبُ

سو اس نے گرجا اختیار کیا باقوت حاصل کرے

مَا اَنْ اِیْرِیْ مِنْ بِالْدَّقَائِقِ یَا مُرَبِّ

میں نہیں کوئی نہیں دیکھتا جو بار یک بات کو شاخت کے ذریعہ

عَلِمَتْ قُلُوْبُ الْمُنْکَرِیْنَ وَانْبَوَا

منکروں کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کر گئے

کَا نَوَاعِلِهَا قَائِمِیْنَ وَتَرَبَّوْا

جن پر قائم تھے اور سرزنش کئے گئے

اِنَّ الْمُهْمِیْنَ یُخْزِیْنَ مِنْ یُنْکَبُ

کہ خدا تعالیٰ راہ سے پہرہ نوالے کو رسوا کرتا ہے

هَلْ یَسْتَوِی الْاِلَاقِیْ وَرَجُلٌ لَّحُوْبُ

کیا پرہیزگار اور گنہ گار دونوں برابر ہو سکتے ہیں

ظہرت علامات الخسوف بلیلة

چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنہا میں

متفرق غیم السماء وزجلہ

بادل الگ الگ ہیں اور انہی جاغتیں سفید ہیں

طوری میں مثل انطباء بحسنہا

بعض وقت تو یہ بادلوں کے ٹکڑے ہر ذون کی طرح اپنی من میں نظر آتے ہیں

قمر کطعن والسحاب قرامہا

چاند ہر طرح دشمن عورتوں کی طرح ہے اور بادل میں گدگد

صبت علی قمر السماء مصیبة

آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی

انی اری قطر الدیہ کانتہ

میں بینہ اسکے پاس دیکھتا ہوں گویا کہ وہ

یا قمر زاویۃ السماء تصبرن

اے گوشہ آسمان کے چاند

البشر سینفسر الظلام بفضلہ

خوشش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائیگی

ان المہین لا یضیع ضیاءہ

خدا اپنی روشنی کو دور نہیں کرتا

هذا ظلام الساعتین وانہی

یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور میں

تلع السحاب لتبکین تالم

تو بادل میں داخل ہوتا ہے تاکہ درددل سے زود سے

ذرفت عیونک والدمع قدیرت

تیرے آنسو جاری ہو گئے

طلق لذین والرواحد تصب

ظاہر ہو گئیں اور بادل آواز کر رہے ہیں

بعض کان نجاج واد تسرب

گویا جنگل کی ہیڈرین ایک طرف چلی جاتی ہیں

آخری کارام تمیس وتہرب

اور کبھی کم عمر ہر ذون کی طرح ہلکتے اور ہلکتے ہیں

والسریح کلہا لیسنی لاجنب

اور ہوا اسکا پارکیت ہے ہر تکرار جیسی کور و کا جاوے

ومثلنا بزوال نوریر عتب

اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے

یبکی کرجل ینہین وینحیت

اس شخص کی طرح روتا ہے جو لڑکا جاوے اور زور سے کیا جائے

مثلی فیدرکک النصیر الاقرب

میری مانند مہر کر پس خدا تیری مدد کریگا

ان البلیۃ لاتدوم وتذہب

مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور چلی جاتی ہے

فلکل نور حافظ وموثر

اور ہر ایک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کر دیتا ہے

من برہۃ ارنوالدی واعذب

ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں

والصبر خیر للمصاب اصوب

اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

من مثاک الاواب هذا عجب

اسیہ تیرے جیسے اواب سے عجیب ہے

هلا سالت حجراً عند الاذى

تو نے کہا کہ وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پہنچا

تبیکی علی هذا القليل من الدجی

تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے

اشنی علی رب الانا م فاته

میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں

قمر السماء مشابہ بقریعتی

آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے

نصعت مقاصد ربنا بخسوفه

اُنکے گرہن سے ہماری خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے

ظہرت بفضل الله فی بلادنا

خدا کے فضل سے اُنکے بڑے نشان

قمر مکمل طعینتہ فی طعنہا

چاند ایسا ہی جیسے ہودہ میں ہودہ نشین عورت

ودق الرواحد قد تعرض حوله

بادلون کا ہینہ اس کے گردا گرد ہے

غیم کا طباق تصر خیا مہ

باداں طبق بر طبق سے اسکی خیموں کی آواز آرہی ہے

قمر بحلیتہ مشاکھتہ الدم

چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے

فی جلهتہ بد السحاب کانه

اُنکے دوڑوں کناروں میں اس طرح سے بادل ہے گویا وہ

قد صار قمر الله مطعون الدجی

خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

ولکل امر عقدہ وکجو حجاب

اور ہر یک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور تہا ہی ایک تجھ کا

سمناجوف الليل یا متکواب

اُم تو رات کی وسط میں پہرہ پہن رہی رات کو ابتدا میں

ابد انظیری فی السماء فاطرب

جو اُس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

کطیج اسفار السری یتطرب

اُس اونٹ کی طرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے

فاطلب ہدایہ وما اخالک یطلب

سوئی ہدایت کو ڈھونڈ اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ملے گا

ایاتہ العظمی فتوبوا وارهبوا

ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے ہیں تو پہ کرنا اور اس سے

شاققتک جلوتہ وفیہا ترغب

اسکا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

ارزماہا فی کل حین یعجب

ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

رعد مکمل الصالحین یا ووب

اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

وجہ غضبان یھول ویرعب

غصہ والوں کے طرح سنہ ہے جو ڈراتا ہے

کفف علی اید التی ہی تغضب

سوئی کے نقش کے دبیری میں اس کے ہاتھ میں جو غصہ میں

لیل منیر۔ کافر فتعجبوا

چاندنی رات اندھیری رات جتنی پس تعجب کرنا

انی اراہا کنوی دار خرابۃ

میں اسکو خراب شدہ گھر کی خندق کی طرح دیکھتا ہوں

کسفت ذکاء اللہ بعد خسوفہ

پھر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

کسفت و ظہر الکدر فی اجزاءہا

گرہن لگا اور اسکی تمام کناروں میں گرہن ظاہر ہو گیا

حق اشدت فی الساعتین کما

پہلے کبھی گھنٹہ میں شب تاریک سے مشابہ ہو گیا

وتبینت صور الظلام کانبہا

اور اندھیری کی کئی صورتیں ظاہر ہوئیں گویا کہ سورج

النیران تجاوزا فی امرنا

سورج اور چاند ہمارے امر میں متفق ہو گئے

لما رثیت النیرین تکسفا

جبکہ میں نے دیکھا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

فہمت من لطف الکریم یخطی

پس یہ خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام میں سمجھ گیا

النیران یدشران بنصرنا

سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہیں

یا معشر الاعداء توبوا واتقوا

اے دشمنوں کے گرو ہو توبہ کرو اور بچو

لم یبق الا مثل طلل یشجب

صرف نشان کی طرح باقی رہ گیا ہے جو غلین کرتا ہے

انی اراہا مثل دار تحرب

اور میں اسکو دیکھتا ہوں جیسا کہ گھر خراب شدہ

عفت الانارۃ مثل ملو ینضب

اور روشنی اس طرح دور ہو گئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا گیا

ضاہت نذیرا ینکفرن ویکذب

اُس نذیر سے مشابہ ہوا جسکو کافر ٹھہرا گیا

القت ید فی اللیل اوہی کوکب

اپنا ہاتھ رات میں ڈال دیا یا وہ ایک ستارہ ہے

قاما الشہداء و زال الہیدب

اور گواہوں کی طرح گہری ہو گئی اور شک کا بادل دور ہو گیا

واناروجہما و زال الغیہب

اور پیر دیکھا کہ ان دونوں کا سنہ روشن ہوا اور تاریکی چلی

ان الشنا بعد الدجی مترقب

کہ اندھیری کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

غریبا ونیر دیننا لا یغرب

وہ دور و غروب ہو گئی اور ہماری دین کا نیر غروب نہیں ہو گا

واللہ انی امرسل و مقرب

اور بخدا میں بھیجا گیا ہوں اور قریب کیا گیا ہوں

ان کان زعم العلم علتہم

اگر قہر و تکبر کا سبب علم کا غرور ہو

فانوا بمثل قصیدک وتغزوا

تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لے جاؤ عرب بخبر کہاؤ

هذا ما ارحنا لا زالتا وهما مكم وتسكتيكم وافخا مكم فاقطعوا

یہ وہ ہے جو مجھے تمہارے دھوکے کے دور کرنے کیلئے اور تمہاری سبکدوشی کے لئے لیا گیا ہے

خصا مكم واجتنبوا اثا مكم وفكر واعلى وجه الحد لا العبث واخشا جلال

پس اپنے جگر ٹون کو ختم کرو اور گناہوں سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا

الله لا قول الشيخ والحديث وايها الشيخ ضعيف النظر تب فانك عن الحق قميل

کے جلال سے ڈرو نہ کسی پڑوسی اور جو اب تک اور اسے شیخ کم نظر تو بہ کر کیونکہ تو حق سے میں کرتا ہوں اور میرے

وتعال اعاج عيذك وعندي الكحل والميل ويزيل الله بلبالك فيصلح لمعي

پس آ کہ میں تیری آنکھوں کا علاج کروں اور میرے پاس شرمہ اور سلاخی ہی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بقیاری کو مدد

بالك ان كنت من الطالبين - ولا تقل اني اعلم علوما كذا وكذا فانا نعرفك ونعلم

کر دیگا اور تیری دل کو درست کر دیگا بشرطیکہ تو طالب حق بنیگا اور یہ بات مت کہہ کہ میں فلان فلان علم جانتا ہوں کیونکہ ہم سب

من انت ولا تحفى وعهدك بك سفيها فمتى صرت فقيها لا تترك فضولك ولا

بچتے ہیں کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہیں اور میں تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تو کب سے عالم

تغادر غولك الست من المستحيين

فاضل ہو گیا کیا تو اپنی فضولیوں کو بہتین جھوٹ بیگا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہو گا کیا تو حیا کرنے والوں میں سے نہیں ہے

وقد طويت ذكر اخبار المهدى في هذا الكتاب في فصلته في كتب

اور میں نے مہدی کا ذکر اس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اس کو دوسری کتابوں میں

أخرى الاحباب الانى ذكرت في هذا اية عظيمة هي اول علامة لظهوره واولهم

مفصل طور پر لکھ دیا ہے خبر دار ہو کہ میں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے ایک پہلی نشانی ہے

من الله لتأيد ما موراه فان النيرين قد خسفا ورئها كل ذي عينين فتبا

اور مہدی کے مدد کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے۔ کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر ایک آنکھوں والے ان کو دیکھ لیا

مناب عدين فتوبوا واذكر اقول سيد الثقلين وقد حصص المصدق فلا ينكر

پس وہ دونوں دو عادل گواہ قائم مقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی یاد کرو اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا بجز اس شخص

الامتبع المدين فلا تقروا بما الدكم ولا تصفقوا بديكم ولا تمشوا مزهونين مرحين

کے جو چہوٹہ کا پیرو ہو پس اپنی خیالات سے خوش مت ہو اور تالیان مت بجاؤ اور ناز میں خوش ہوتے ہوئے چہوٹے

متعامرين بعينيك ولا تغردوا بملاء شديكم ولا ترقصوا ولا تخالفوا بين رجلين

اور پچھیں چیر چیر کر سر و دست لگاؤ اور مت ناچو کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں رسوا کیا اور تمہارے تجاؤ
فان الله قد اخزاكم وامراكم جزاء اشتطاطكم وعادكم فلا تخاروا الله ان كنتم

کابلہ تمہیں دیا اور تمہیں دشمن پکڑا پس خدا تعالیٰ سے لڑائی مت کرو اگر تم پر ہنگام
مشتين وان كنتم تطنون ان المهدي والمسيح يخرجان بالسيف واللسان

ہو۔ اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلین گے
ويصغون الارض بالسفك والاختان فمأشأ هذا الوهم الا من سوء جهلاتكم

اور زمین کو خون ریزیوں سے پر کر دیں گے سو یہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے
وزيغ خيالاتكم وما كان الله هلك اهل الارض قبل اتمام الحجة وتكميل البعثة

اور تمہارے کچے خیال اسکا موجب ہیں اور خدا تعالیٰ ابا نہیں ہے جو دنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دیں کیا یہ غیر
اهلك عباده وهم كانوا غافلين غير مطلعين - الا ترون المغريرين من

بندوں کو ہلاک کر چکا
الاقوام الاكليزية والملل النصرانية ما بلغهم شيء من معارف القرآن ودقائق

دیکھتے کہ قرآن اب تک آن تک نہیں پہنچا اور دقایق فرقان
الفرقان وتالله انهم كالصبيان غافلون من اسرار دين الرحمان يجوز قتل الصبيان

سے بے خبر ہیں اور سجدہ بچوں کی طرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بہیدوں سے غافل ہیں کیا تمہاری نزدیکی
عندكم بينوا انكم تتعلمون قوانين الدين المتين - ستقولون هذا جال يخاف

بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اسکا جواب دو اگر تم شریعت کے قانونوں سے واقف ہو۔ عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے کہ
عقائدنا القديمة وبديل الاصول العظيمة فاعلم ان الله لا ينزل الآية لتأييد الجاهل

ہمارے عقاید قدیمہ کی مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولوں کو بدلاتا ہے۔ سو تم جان لو کہ خدا تعالیٰ دجال کی تائید میں
ولا يؤيد من كان اهل الضلال فاعلم انك لا تتبع طرق تباب ولكنكم كنتم قوما

نشان ظاہر نہیں کرتا اور گمراہوں کی مدد نہیں کرتا سو میں کذاب نہیں ہوں اور نہ ہلاکت کے طریقے کی پیروی کرتا
عمين والله يعلم ما في قلوبكم وقلوبكم وعلم الكاذبين - يوخرا الذين عصوا لا حبل

ہوں بلکہ تم اندھو بخیر ہو گؤ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور تمہاری دل میں ہے اور نیز جو تمہوں کو جانتا ہے

معدود فاذا تمت الحجۃ وانکشف الحجة فیتوجه رجالہ الی العادین یستأمن
 پس جب حجت پوری ہو گئی اور راہ اہل کیا تب اسکا عذاب انکی طرف توجہ کرتا ہے جو صبرگزر جاتی ہیں
 قد خلت من قبل الاثرون سواک المرسلین۔ تم انکم تعلمون ان الذین جعلہم
 یہ ایک سنت ہو چکے ہیں گزری ہوئی ہے کیا تم رسولوں کی سواک نہیں دیکھتے یہ تم یہی جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے انکو یزید
 اللہ حاکمین فی دیارکم لا ترون منهم الا کرم الطبع ولا یؤذونکم بالذبح والقتل
 کہ تمہاری ولایت میں حاکم ہوا دیا ہے تم بجز نیک ذاتی کے انے کچھ نہیں دیکھتے اور دل نہ کہنے اور گالیان دینے
 واذ اتکسوا فیکسوا فیکسوا ولا یعدلون ولا یحفظون ولا ینہبون
 سے وہ تمہیں ستاتے نہیں اور جب تم انکو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور تمہاری
 واذ اسالتموہم فیعطون ولا یمنعون ولا شک انہم یحسنون ولا یظلمون ولا یمنعون
 نگہبانی کرتے ہیں اور مال کو نہیں لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ وہ احسان کرتے ہیں اور ظلم
 من شعائر دیننا ایما یعقد شمس او یشتد نسع ولا یطشون جب ارین۔ فاحسنوا
 نہیں کرتے اور ہر دین کے شعائر سے اس قدر مدت تک ہی ہیں منع نہیں کرتے جس مدت تک تم کی عدالت کو گروہ دیا ہو
 الی الذین احسنوا الیکم واللہ یحب للحسنین۔ واشکر واللہ انما عطاکم حکما مکا
 یا گروہ کو جس کے شک کو پہنچا جاوے اور ظلم کو بھی طرح حل نہیں کرتے سو تم ان کو احسان کرو جو تم سے احسان کرتے ہیں اور خدا احسان
 لا یؤذونکم فی دینکم ولا ینزجونکم من الشیاعۃ براہینکم ففکرہا ولا تعثوا فی الارض
 کہ یہ وہ خود دوست کہتا ہے اور خدا کا شکر کرو جو اس نے تمکو ایسی حاکم دئی جو نہیں تمہاری دین میں کہہ نہیں دیتی اور دلائل دین کے
 مفسدین۔ وانکنتم تبکون من صغریٰ یم و مرقع نعلیکم فحسب ان یغنیکم
 شائع نہیں ہو سکتے کہ تم سوچو اور زمین میں فساد کرتے مت پہرہ اور اگر تم اسلئے روتے ہو کہ تمہاری تہہ خالی ہیں اور تمہارا
 اللہ من فضلہ و یعطیکم من منہم فتوبوا الیہ واصلحوا فانہ یتولی الصالحین۔
 جو پچھتا ہوا ہے پس توبہ کرو کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمکو غنی کر دے اسکی طرف جہکوا اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحوں کو دوست
 قوم الا شاعۃ القرآن وسیروا فی البلدان ولا تصبوا الی الاوطان وفی البلاد
 قرآن کے شائع کر نیے لڑ کھوے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور انگریزی دلاتیوں
 الا کما ہزیۃ قلوب ینتظرون اعاناکم وجعل اللہ راحتہم فی معانائکم
 میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہاری رنج میں انکی رنج میں راحت پہنچی ہے

فلا تصمتوا صموت من رادعاً و دعی و تعاماً الآترون بکلاء الاخوان فی ملک

پس تم اس شخص کی طرح چپ رہو جو دیکھ کر انہیں بند کر لے اور بلا یا جگا وہ پہنکار کر دے کیا تم ان ملکوں میں ان بہاؤ نگار نہایت

البلدان و اصوات الخلان فی تلك لعمراں اصرت کما لعلیل و صار کسلاکم

اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح ہو گئے اور تمہاری سستی اللہ دہنی

کالدا مال دخیل و نسیت اخلاق الاسلام و رفق خیر الانام و صلات عادتکم

بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دیئے اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو پہنلا دیا اور تمہاری

سہو مت الحیا و سہو کت الریا و یترحم السائر للطوح من البنات و البنین قوموا

عادت تغیر صدمت اور تغیر خوشبو ہو گئی اور تم نے مومنوں کا خلق بھلا دیا اور لوگو

لغلیص العانین و ہدایۃ الضالین و لا تکبوا علی سیفکم و سناکم و اعرفوا

قیدیوں کے چوڑائی کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کیلئے کھڑی ہو جاؤ اور تم کو ان فیرون پر افزودہ ہو کر مت گرد اور اپنے

اسلحت زمانکم فان کل زمان سلاح آخر و خیر فلا تجدوا فیما ہوا جلی و اظہر و لا

زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک لگ ہتھیار اور ایک لڑائی ہے

ان زماننا ہذا یحتاج الی اسلحت الدلیل و الحجۃ البرہان لا الی القوس و المتعم

پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے تیرا مکان اور

والتنان قاعد و الاعداء ماترون نافذ عند العقلاء و لن یسکن ان یکون

مستلح نہیں پس تم دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار کر دو جو عند العقلاء نافذ ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بیہرمت

لک الفتح الاباقامت الحجۃ و الہ الشبہ متوقد محرک لارواح لطلب اقد

تایم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو اور بلاشبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کر نیکی کے لئے

الاسلام فادخلوا الامن ابوابہ و لا تہیوا کالمستہام فان کنتم صاقدین و فی

حرکت میں آگئی ہیں پس تحصیل مقصد کیلئے دروازہ میں داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور صداقت کی

الصالحات راغبین فابعثوا رجالا من زمرة العلماء یسیروا الی البلاد الاکثر

طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تاکہ واعظ بکر انگریزی ملکوں کی طرف

کالوعظاء لیتوصل الی الکفر حج الشریعت الغر و یوید و از من لا صدق و یقوا

آپائیں اور ہر ملک فردن پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں اور انکی مدد کے لئے

ام معاوین والاموال الذی اراد خیرا وانسب واصح واصوب فہو ان یتخبط لہذا

کھڑے ہو جائیں اور جس طریق کریں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس ہم کے لئے

لہم رجل شریف عارف لسان الانکلیزۃ کجی فی اللہ المولی حسن علی فانہ من ذوی اللہ

کوئی آدمی اگر زبان ستخب کیا جا جیسا کہ میں نے امد مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت ہیں سے ہے

واللہ صالح لہذا الخطر معد للک تقی زکی وجری شاعۃ لللہ ولکن ہذا المنیت لا تم الا

اور وہ اس امر کے لئے لائق ہے اور بار جو اس کی بخت اور شاعت اسلام کے لئے دیر ہے لیکن یہ عوام بجز متمول لوگوں کی

رجال ذوی مال الذین یبذلون جہدہم لخدمۃ القوم ولا ینظرون الی

ہمت کے پوری نہیں ہو سکتی نیز ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں اور کسی کی ملامت کی پروا

اللائم واللوم وتعلمون ان ہذا السفر یحتاج الی زاد یکفی ورفیق یعلم العربیۃ

نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق ہی ساتھ ہو

ویدی فی فعاو نوابا مولکم والفسکم انکم تم تحبون اللہ ورسولہ ولا تقعد واصر

موجودی دان ہو ستم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اگر تم امد اور رسول کے محبت ہو اور نہ کئے ہو کہ

القاعدین۔ واعلموا ان الاسلام مرکز وعمود للعالم الانسانی لان الملک

امت بیٹھو اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کیلئے مرکز ہے کیونکہ جہانی ملک روحانی ملک

الجسمانی الملک الروحانی وجعل اللہ سلامتی فی سلامتہ وکرامتہ فی کرامتہ

نے نے ہے اور خدا تعالیٰ نے جہانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے

وکذلک جرت سنت رب العالمین۔ وان اللہ اذا اراد ان یعلی قوا فیجعل

اور اسی طرح سنت اقدس واقع ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ جو وقت ارادہ فرماتا ہے کسی قوم کو بلند کر دیتی

ہمما فی الدین وغیرۃ المصراط المتین فقوموا لا یصلوا ولکن لا کالتفہاء بل

تو بخود دین میں عالی ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کی طرح بلکہ

وہا اعقلاء والحکماء ولا تخیروا ظما ولا یخیر فی بالکم ہوا لہل اطیعوا اللہ واشیعوا

علمندہ وراویکمون کی طرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہو کہ تمہارے دل میں تم کا خیال ہو نہ آؤ بلکہ خدا تعالیٰ

ہدایہ واللہ یحب الظاہرین۔ فالرجاء من جمیتکم الاسلامیۃ وغیر تکم الذین شیۃ

کی فرمانبرداری کرو اور اسکی ہدایت کو پیلو اور خدا تعالیٰ پاکوں کو ہمت دیتا ہے کہ تمہاری ہمت اسلامی اور غیرت دینی سے پیدا ہوتی ہے

ان اعداء الاسباب كالعاقليين كالمجاهدين والمجانين ولا شك ان تفهيم

کو عقل مندوں کی طرح اسباب تیار کرو نہ جانوں اور مجنونوں کی طرح اور کچھ شک نہیں کہ گمراہوں کا سمجھنا ناممکن

الضالین الخافلین واجب علی العلماء العارفین فقوموا لله واشیعوا هذا ولا

پر فرض ہے پس خدا تعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسکی ہدایت کو پہلاؤ اور اسپر

تومتلوا علیہا جزاء من سواہ وارسلوا فی تلك الدیار وبلاد اهل الانکار رجلا من

کسی اور کے بدلہ کی امید مت رکھو اور ان دلائیوں میں دو یا غیر آدمی بھیجو اور اگر

عارفین وان کنتم تشاورونی وتسلطونی فقد قلت وبینت لکم اسم رجل

مجھ سے مشورہ طلب کرو سو میں ایسے آدمی کا نام بیان کر چکا ہوں جسکا میں فضل

رشتہ فضلہ وعلہ ومانتہ وحلم برای العین نعم انہ محتاج الی رفیق اخر اور حقین

اور علم اور متانت اور علم دیکھا ہے مان وہ ایک ایسے رفیق کا محتاج ہے

من الذین کانوا فی لسان العرب ماہرین وفی علم القان متبحرین فاعینوا فی هذا

جو لسان عرب میں ماہر اور علم قرآن میں بہت دافرصد رکھتا ہو سوائے مسلمانوں اسکو اس یا

یا معشر المسلمین۔ فان فعلتم وما قلت عملتم فتبقى لکم ما نزل الخیر الی الآخر

میں مرد دو پس اگر تم نے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر زمانہ تک نیک یادگار

الزمان وتبعثون مع احباء الرحمن وتخشرون فی عباد الله المجاہدین

تمہاری باقی رہیں گی اور تم قبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے سو جو انمردی دکھلاؤ خدا تعالیٰ تمپر

فاسمحو رحمکم و قوموا لله قانتین اقول لکم مثلاً فاستمعوا له کالمصنفین۔ کل

رحم کرے اور فرمان بردار بنکر اٹھ کر رہو۔ میں ایک مثال کہتا ہوں مصنفوں کی اسکو سنو۔ ہر ایک

رجل یرضی ان یبذل کلما یملک لیخو مثلاً من مرض احتباس الضراط فالذکر

انسان اسبات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کر کے مثلاً جس بیمار کی مرض سے خلاصی پاؤ اور چاہتا ہے

لا عانة الدین والصراط الیس عندہ قدر الصراط لقدما الصراط فتفکروا کالمستحبین

کہ کسی طرح ہوا خراج ہو جاوے پھر اسپر کیا پر وہ پڑا ہے کہ دین کی اجازت کے لئے مال خرچ کرنے پر رضی نہیں ہو کیا دین کو

ثم احانت الدین من اعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح مع جمیل الذکر

نیز یہ کہ اس بدلہ دار کو بھی برا نہیں جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پیر دین کی مدد کرنا ایک شہادتی ذریعہ صلاح و فلاح

طیب الثناء واللعوق بالاولیاء لیس من البران یتکفر بعضکم بعضا و یتدی

گوئی تریف اور اولیاء میں داخل جو جاناکے علاوہ سے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم میں سے بعض کو کافر ٹھہرا دیں

کذی العذل ولن یتروا علی اللہ فی الجوان ولکن البرزخا ہدی سبیل اللہ یصہا ینا سطلی

اور ظالم کی طرح دیا دی کریں اللہ سبیل اللہ کے دشمنوں کو چھوڑ دیں مگر نیکی کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسی کشتی کریں جس میں نہ ہو

الزہان فاطلبوا عیلا مبروراً عند اللہ انکم تم طلبون مرضات الرحمن

سو تم غل مبرور کے طالب بن جاؤ اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے طالب ہو اور

وتخذوا سیرا صالحین۔

نیکیوں کی سیرتیں اختیار کرو۔

یا معشر الخوان قد ضعف دینا الذی ما یسبقہ الذہان و اکثر المفا

ہائیں ہمارا وہ دین جو آفتاب اور آفتاب سے بڑھ کر تھا ضعیف ہو گیا اور مفاہد

فی الزمان و هذا امر لا یختلف بہ اثنان ولا تنطق بما یخالفہ شفتان وترون

میں بہت پہل گئے اور یہ وہ بات ہے جس میں دو آدمی ہی اختلاف نہیں کرتے اور اس کے مخالف دو لبیں نہیں

ات القوم قد وقعوا فی ایناب غول الضلال و بدت الوجہ علی اقبہ المال

بولتیں اور تم بھٹو چکے ہو قوم مگر اسی کی شیطان کے دانتوں کے نیچے ہے اور بڑی کلین ظاہر ہو گئی ہیں اور ہم اپنے

وقد ضعفنا فی کلیاتنا و جزئیاتنا فالعیاذ باللہ من شر المال و لیس لنا وسیلہ

کلیات تجزیات میں کمزور ہو گئے پس بلا انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤں سے نجات پانیکے لئے بجز خدا اور کسی وسیلہ

لرفع هذه الغوائل والوبال من غیر رفع کف الایہال فقد جاء وقت بذل الہمة

نہیں سودہ وقت آگیا جو ہمت اور غیرت اور محبت کو مردوں کی طرح کام

وصرف الحمیة والغیرة كالرجال وان لم تسمعوا فعلیکم ذنب الغافلین۔

میں لاویں اور اگر تم لب بھی نہ سنو تو فافلون کا گناہ تمہاری گردن پر۔

الاترون الی شیوننا المتزلة وایامنا المدبرۃ ومصائبنا اللاحقة ما نزلت هذه

کیا تم تنزلی حالتوں اور ادبار کے دنوں کو نہیں دیکھتے اور ان مصیبتوں کو نہیں دیکھتے جو لاحق ہیں

البلا یا الالغفلت او تغافلنا فی ملتنا و عسی ان یرحم اللہ ان کنتم تائبین

یہ بلائیں صرف ہماری غفلت کی وجہ سے آتی ہیں اور عجب رحم ہے کہ خدا تمہیں رحم کرے اگر تم توبہ کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرو

ومن ذهب الى البلاد الانكليزية خالصاً لله فواحد من الاصفياء وازداد له

اور جو شخص دغط کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً جائے گا پس وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر
الوفات فهو من الشهداء عفا حاة الملتوا اهل الغيرة والحمية ويانصرع الشريعة

اسکو موت آجائیگی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ سوائے حامیان ملت اور اسے صامیان غیرت اور حمیت
الحمدية يعرفوا الزمان فان الحين قد حان وهذا هو الزمان الذي كنتم تملونه

اور اسے مدبکاران شریعت زمانہ کو پہچان لو کیونکہ وقت آگیا اور یہ وہی زمانہ ہے جسکو آئیے تم امیدوار تھو اور یہ
وهذا هو الاوان الذي ما زلتم ترجونه وهذا هو المهدى الذي تنتظرونه

وہی وقت ہے جسکی امید میں ہمیشہ سے تھیں اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے
ان القمر والشمس يخسفان والليل والنهار يشهدان فسل انتم تاوتى

دیکھو چاند اور سورج کو گرہن ہو گیا پس اب یہی آؤ گے یا نہیں۔
يا معشر الاخوان او تولون مدبرين - ها انتم وجدتم ما كنتم ترفقون فبادرو

نہایت تم نے وہ زمانہ پایا جو کھویا تھا۔ سو
الى الفضل الذي نزل اليكم والمجد الذي بعث اليكم فلا تشكوا ولا تترتابو وقوموا

اس فضل کی طرف دوڑو جو تم پر اترا اور اس مجد کی طرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک و شبہ مت کرو اور ان
بهم نزول بها الجبال وتهدركم غيايا ولا تحقروا ايام الله فيعمل بكم غضبه ويوجب

ہمتوں کے ساتھ آٹھویں سے پہاڑ دور ہو جاتے ہیں اور کھنکھاتی ہو گئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور
اليكم لهيبه فاتقوا مقت الله ولا تسكسوا حجتين -

اگر ایسا کیا تو تم پر غضب نازل ہوگا سو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔
واني سمعت ان بعض الجهاد وطائفة من السفهاء يقولون ان

اور میں نے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بت کہتے ہیں کہ اگر یہ
الحسوف والكسوف في رمضان وان كنا نجد مؤيدة الفرقان ومع ذلك يوجد

چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہو گیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا موبہی پاتے ہیں اور اخبار
في الاخبار ويتلى في الآثار ولكننا السنا بمطشيين وعالمين بانهم ما وقع في اول النفا

اور آثار میں یہی پیشگوئی موجود ہے مگر یہ کوئی تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا

وما ثبت غرائب عند اهل الاديان فكيف نكون مستيقنين۔

اور اسکی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں

اما الجواب فاعلموا ايها الجهلاء والسفهاء ان هذا حديث من خاتم

مگر جواب یہ ہے کہ اسے نادان اور سفہرو یہ حدیث خاتم الانبیاء علیہ السلام کی

النبیین وخیر المرسلین وقد کتب فی الدار قطنی الذی مر علی تالیفہ ازید بن

کی طرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہ حدیث دارقطنی بن لکھی ہے جسکی تالیف پر ہزار برس سو یا دو

الف سنة فاسئلوا المذکرین فانکم من المتأیین فاخرجوا لنا کتابا او جريدة یوحى فيه

لکھنا ایسی چیز اور اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جس میں تمہارا دعوے

دعواکم ببرهان مبین واتوا بقائل یقول انی رثیت کمثل هذا الخسوف

صاف دلیل کے ساتھ آیا جاوے اور کوئی ایسا قائل پیش کرو کہ اس قسم کا خسوف اور

والکسوف قبل هذا انکم صادقین۔ ولین تستطیعوا ولن تقدروا علی

کسوف اسنے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو اور تمہیں ہرگز قدرت نہیں ہوگی کہ اسکی

ذالک فلا تتبعوا الکاذبین المر تعلموا ان علماء السلف كانوا منتظرین لهذه الایة

نظیر پیش کر سکو پس تم جھوٹوں کی پیروی مت کرو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے

وراقی هذه الحجة قرنا بعد قرن وجبله بعد جبله فلو وجدوها فی قرن کما نوا

اور اس محبت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اسکو کسی قرن میں

اول الذاکرین فی کتبہم وما كانوا متناہین۔ فانهم كانوا یحظرون هذا الخبر

پاتے تو ضرور اسکا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے کیونکہ وہ اس خبر اور انور کی تعلیم کرتے تھے

الماثور ویحسون فی قبلة الایام والشہور وینتظرونہ کالمغرمین۔ وكانوا یحظرون

اور اُس کے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اسکی انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے

الی رویة هذه الایة ویحسبون روثیہا من اعظم السعادة فارثوها مع مساعی

کی آرزو رکھتے تھے پس انہوں نے اپنی زمانوں میں اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے

کثیرة وانظار متتابعة لورثها لذلک رکروا عند ذکر هذه الاخبار وتدوین

تو ضرور اس کا ذکر کرتے۔

ہذا الآثار وانت تعلم ان تألیفاتہم سلسلۃ متتابعۃ لا یغادر قرناً من القرون

اور تمہیں معلوم ہے کہ انکی کتابیں مسلسل طبع پڑالیف ہوتی چلی آتی ہیں

الی زمانۃ الوجود المقرن ومع ذلک تجد فیہا اثر من ذکر وقع ہذا الایۃ

مگر انہیں ان نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا

افانت تظن انہم ما ذکر وہا من حجب الغفلة وان کنت تزعم کذلک ہذا ہمتان

تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ای ظن کرتا ہے تو تو نے

مبین وکیف تظن ہذا وانت تعلم انہم کا نواحر یصیب علی

بھتان باندھا اور کس طرح تو ظن کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے

جمع حوادث الزمان وجمہشتین بتدوین ما لحقہا النیران۔ فمن زعم انه

اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے انکے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں جس شخص نے یہ ظن کیا

وقع فی وقت من الاوقات فقد تبع المفتریات واتر علی قول رسول اللہ صلی

کہ یہ خوف کوف پیٹے ہی واقع ہو گیا ہے اسے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم اسرا جیف الکاذبین وہا انا اقول علی شریک الا شہاد لجمیع

وسلم کی بات پر چھوٹوں کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو میں گواہوں کے رو برو کہتا ہوں

اہل البلاد انه من انکر ہذا الایۃ من ذوی شنان فلیس عندہ من ہرہا

کہ جو شخص اس نشان کا انکار کرے تو اسکے پاس کوئی دلیل نہیں

ولا یستلکم الا من ظلم وعدوان فان عندنا شہادۃ کل زمان الکتب موجودۃ

اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابیں موجود ہیں

والمعاذیر مردودۃ وقد کتبنا ہذا لایقاظ النائمین۔

اور جو عذر کو گئے ہیں مردود اور یہ رسالہ جسے سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے لکھا ہے

ایھا الناس اقبوا ولا تقبلوا ان الایۃ قد ظہرت والمجت

اے لوگو تم قبول کرو بانکد بیشک نشان ظاہر ہو گیا اور محبت

قد تمت وان تستطیعوا ان تخرجوا لنا نظیرا لہذا الخسوف والمکسوف

پوری ہو گئی اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس خسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو

فلا تعرضوا عن آية الله الرحيم الشرف وهذا آخر كلامنا في هذا الباب

پس خدا تعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے

ونشكر الله على تاليف هذا الكتاب نصلي على رسوله خاتم النبيين وآخر

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

دعوانا ان الحمد لله رب العالمين *

اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین ۔

القصیدہ

رثینا نور نبأ لك في الظلام

ہم تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا

ولتشفى الغافلين من السقام

اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

قد اخصفنا لتنوير الانام

بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

شری محن ايام الصيام

اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شرگین ہو گئے

وبعد مرور مدة الف عام

تیرہ سو برس گزرنے کے بعد آئی

ولا يبقى شكوك ذوا الخصام

اور ہرگز نہ رہے شکوک کو اتنی نہیں رکھتا

ويضرب بالصوارم والسهام

اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

سواء التسويل زوراء الحرامی

سواء کے جو چوں کہ طرہ چھوٹی یا تین آراستہ کرے

قد تلك النفس يا خير الانام

تیرے پر جان قربان ہوا ہے بہتر مخلوقات

رثینا ايقظت وتروى

ہم وہ نشان دیکھ لیا جو بھاتا ہو اور سیر کرتا ہے

رثینا التارین كما اشترقا

ہم سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تونے اٹھا کھینچا

بحمد الله قد خسفنا وکانا

شکر خدا تعالیٰ کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا

اتانا النصر بعد ثلث مائة

ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد

بدا امر بعين الصادقنا

وہ امر ظاہر ہوا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے

بدا بطل بما سرب كل خصم

وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر یکے دشمن کو لٹائی کرتا ہے

فليس لمنكر عذر صحيح

پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہیں ہے

هَذَا يَوْمٌ تَهْنِئَةٌ وَفَتْحٌ

پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے

اِذَا مَا عَيَّ قَوْمِي مِنْ جَوَابِ

جسوقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آگئے

وَقَالُوا اَيَّةُ بَنِي حَسْبِ

اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کیلئے ہے

فَقُلْتُ اخْشَوِ الْمَاءَ اِذَا جَلَلِ

پس میں نے کہا کہ خدا سے بزرگ سے ڈرو

وَلَا يَدْرِي الْخَفَا يَا خَيْرَ رَبِّ

اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَحَنُّ الْوَارِثُونَ كَمَثَلِ وَلَدٍ

اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں

فَتَوَبَّوْا وَاتَّقُوا رَبَّ قَدِيرًا

پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈو

وَمِنْ رَأْمَا فَاِنَّ يَفْتَرِ مَتَا

اور جو شخص کسی تیر اندازی کرے ہم سے کہاں بھاگے گا

وَرَدْنَا الْمَاءَ صَفْوًا غَيْرَ كَدِرٍ

ہم پانی میں وارد ہو گئے جو مصفا اور غیر کدیر ہے

اَتَانِي الصَّاحِبُونَ فَبَايَعُونِي

ایک لوگ میری پاس آئے اور انہوں نے بیعت کی

وَاَمَّا الطَّاحُونَ فَالْكُفْرُ

جو تباہ کار تھے سو انہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا

وَأَقْتُلُوا الْمَوْتِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ

پھر بغیر بصیرت کے تم کو اور مردوں کے قتل سے لکھا

وَتَجْنِيَةُ الْخَلَائِقِ مِنْ اَشَامِ

اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

فَمَا لَوْ اَخُو هَذِي كَالْجَهَامِ

سو کہ اس کی طرف مائل ہو گئی جیسوہ بول حسین پانی ہو

وَمِنْهُمْ نَرْقِبُ بَعَثَ الْاِمَامِ

اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے

وَفَرَّ وَاخُو عَيْتِي بِالْاَوَامِ

اور میرے چشمہ کی طرف پیاس کے ساتھ دوڑو

وَمَا الْاَقْوَامُ اِلَّا كَالْاِمْسَامِ

اور تو میں صرف نام ہیں

وَرِثْنَا كُلَّ اَمْوَالِ الْكَلَامِ

اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہو گئے

مَلِيكَ الْخَلْقِ وَالرَّسُلِ الْعَظَمِ

جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے

وَاَنَا النَّازِلُونَ بِأَرْضِ رَامِ

کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر آ رہے ہیں

وَلِشَرِبْ غَيْرَنَا وَشَلَّ الْاَجَامِ

اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی ہو میں

وَخَافُوا رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ

اور خدا تعالیٰ سے اور جزائے اس کے دن سو ڈرے

وَلَعَنُونِي وَمَا فَمَوْا كَلَامِي

اور میری پر لعنتیں کیں اور میری کلام کو نہ سبھا

وَقَالُوا كَافِرًا لِلْكَفْرِ كَامِي

اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لہجہ کو ابھی کو چھپانے والا

۲ وای نبوت نسب عنقوم
اور کسی قوم کے پاس نبی کا نسب ہوتا ہے

سوال دعوی کا دھام القیام
بکڑی دعوی کے جواب کی دھم کی طرح

وصالوا کالافاعی اودیاب

اسی نبیوں کی طرح انہوں نے عمل کیا یا پھر تو کچھ

لقد کن بو اوخلاسی میرا

آپہوں نے جو ٹہرہ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھ رہا ہے

فلا والله لست ککافرینا

پس یہ بات نہیں اور مجھ ایمین کافر نہیں

واصابنی البتبی بحسن وجه

اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وذكر المصطفى روح لقلبی

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

وخصمی یجلعن من غیر حق

اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوی کر رہا ہے

سیبکی حین یضحکنا القدير

سو وہ آسمان روئے گا جوں خدا تعالیٰ ہمیں ہنسائیگا

یختیبنی عدوی من ورائی

میرے پیچھے سے دشمن پیچھے نوید کرتا ہے

وانی سوف یدرکنی الہ

اور غریق خدا تعالیٰ بہی ہو کرے گا

ادنت تلک بن آیات رتی

کیا تو خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہے

وان الله للمصدق حامی

اور راست بازی کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرنے والا

وللشیطان صارواکالغلام

اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فدت نفسی نبیاً ذالمقام

میری جان اُس نبی پر قربان ہو جو صاحب مقام محمود ہے

اری قلبی له کالمستہام

میں اپنے دل کو اپنے لئے سراپہمہ دیکھتا ہوں

وصار لمجنتی مثل الطعام

اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہو

ویامن مکر رب ذی انتقام

اور خدا تعالیٰ کے کرے جو ذوا انتقام ہے اپنی تینوں

وقلنا الحق من غیر احتشام

اور ہم نے بغیر کسی سے شرم کر نیکی سچی بات کہی ہے

یُبشر ذوالجائب من قدای

اور میرے آگے سے میرا رب بھج خوشی دے رہا ہے

علیم قادر کہفی مرایے

اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

اعنت تعادین سبل السلا

کیا تو اسلام کے راہوں کا دشمن ہے

لنا من ربنا نور عظیم

ہمارے لئے ہمارے رب کیطورت بزرگ عظیم

نرایک کجیری برق الحسام

ہم تجھ کو گھاتیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک کیلائی جا

الاستغناء

لتبكي النصاري وتسكت كل من يارا

قالت النصاري ان لنا نصداً باتماً ونصيباً عاماً من العربية وقد لحقت بنا من المسلمين جماعة سابقون في العلوم الادبية وجم غفير من اهل الفنون الاسلامية وقالوا ان القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح وكنا على عيوبه مطلقين - والفواكيتنا واشاعوا في البلاد ليضلوا الناس ويكثروا فساد الارتداد وقالوا اننا نحن كنا من فحول علماء الاسلام وافاضل الكرام العظام وفكرنا في القرآن ونظرنا الى الكلام فوجدنا بلاغته وفصاحته على مرتبة المحسن التام وملاحة النظام كما هو مشهور عند العوام بل وجدناه ملوكم اغسلوا كثيرة وانفاظا ركيكاً متوحشيتة وليس في دعواهم صادقين وكذلك حقروا كتاب الله المبين وكانوا في سبهم وطعنهم معتدين - قالوا يعني ربّي لا تم تحجّث الله عليهم واري الخلق جهل الفاسقين -

فألفت هذه الرسالة وجعلتها حصتين حصّة في ردكلماتهم وحصّة

في آية الكسوفين - وأقسم بالذي انزل الفرقان واكمل القرآن لقد كان كلام جهلاء فيما مسوا العلم والعرفان ومن قال اني عالم غفمن أن - فمن ادعى منهم ان له دخل

في العربية ويد طول في العلوم الادبية فأحسن الطرق لاثبات براعته وتحقيق
صناعته ووزن بضاعته ان يتصدى ذلك المدعى لتأليف مثل ذلك الكتاب وإنشاء
تظير هذا العجائب بالترام الاربعال والاقتضاب وانى امهل النصارى من يوم
الطبع الى شهرين كاملين - فليباد من كان من ذوي العلم والعينين وقد لمهت
من لبي انهم كلهم كالاعنة ولن يأتوا بمثل هذا وانهم كانوا فى دعاويهم كاذبين
فهل منهم من يبارز برسالة وعجلي فى هجاء البلاغة عن بسالة وليذب الهامى يا
انعامى ويقامى اللعنة ويعين القوم والملة ويحجب عن الطاعنين - واني
فرضت لهم خمسة آلاف من الدراهم المروجة بعهد موكد من الحلف بكل
حال من الضيق والسعة بشرط ان يأتوا بمثلها فرادى فرادى او باعنت كل عاقل
وان لم يفعلوا لن يفعلوا فاعلم انهم جاهلون كذابون وفاستقو خبايون اذا ما غلبوا خلبوا
لا يعلمون شيئا من علوم هذه الملة ومعارف تلك الشرعية يؤذون المسلمين من غير حق ولا يراعونهم ولا يبالون

مال للعد مالوا الى الاهواء	مالوا الى اموالهم وعلاء
عادوا الها واسع الآلاء	مولى ودودا حاسم اللاواء
ملك العلى ومطر الاسماء	اهل السباح واهل كل عطاء

الرقعة
ميرزا غلام احمد القاديانى عفى عنه
١٨ مئى سنة ١٣٩٢ هـ

الحاشية المتعلقة بصفحة ٤٠٠

اعلم ان الخالفين اعتراضات وشبهات في هذا المقام وكلها دالة على قلة التدبر وشدّة التهمة
كاللثام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح في الروايات واما الجواب فاعلم ان تسليم جرح الجارحين وقدح
القادحين وهو غير ثابت عند المحققين قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا
ان تصيبوا قوماً يجهالة فتصيروا على افهام نادمين - فالأية تدل على ان شهادة الفاسقين لا يجب ان تقبل الا
بعد تحقيق يجعل الحق كالمطمين - فاذا تقرّر هذا فنقول بان من الاحكام القرآنية والتاكيدات
الفرقانية ان يحسن الظن في من ومن ونقل ان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من هذه الروايات الا بعد
تحقيق يكفي للاثبات والاكيف يمكن ان يروي الدارقطني من فاسق كذاب عمداً ويجعل نفسه
من الفاسقين - فلا شك انه بنى امره على الخبر والسبر فتفكر يا انصاف والصبر ولا تكن من
الراغبين - وكيف يجترء قلب مومن ان يدخل مثله في اهل الفسق والعدوان ويجترء على سب
اهل الصلاح والايمان ويحسبه من الخائنين المفسدين - فالامر الحق الذي لا بد من قبوله
والنور الذي يرسل الشك من حلوله ان الدارقطني ما وجد في الروايات شيئاً يعزى الى الهذات
ورى شهرة الحديث بالعينين فتاب العيان مناب العدلين -

واما اذا فرضنا ان الدارقطني روى روايات هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير
تحقيق كالمفترين المحدثين فهذا امر يجعله اول المتلطفين بالسيئات وشيبت انه كان خارجاً من
حاشية الصلاح والتقاة بل كان شراً مكاناً من الروايات فانه اخذ روايته سجل كان زائغاً كذا باور
داوى الموضوعات وكان يضع للروافض وكان دجاً والكذب ما نواجع للمفتريات وكان من المشهورين
المعرفين بالمطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس من الغرر بين - فما ظنك بحسب الدارقطني رجلاً
فاستقاً وخارجاً من الديانة والدين -

ثم اعلم ان القرآن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين بل يقول ان جاء
فاسق بنبأ فتبينوا يعني اقبلوا شهادتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين -
فمن حسن الظن لمن عيّريه ان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من الروايات الا بعد ما حقق الامر وراههم

كالثقات وصار من المحدثين وتوفي في القاري بغير التمام مطعون في نفع المذهب والقواع السلمات والحديث
 طرق أخرى من الثقات فليتنظر ما أخرج به نعيم بن حماد و أبو الحسن الخيري في الجزئيات روايتاً
 عن علي بن عبد الله بن عباس فتفكر كذا في الدرايات وأخرج مثله الحافظ أبو بكر بن أحمد
 بن الحسن وكذا عن كثير بن مرة الحضرمي والبيهقي والقران مهيم على كلها بالبيانات
 الحكميات فمن يكثر الامن قسى قلبه وهوى في هوى التعصبات وما لم يظلم التحقيق وما عاين
 في لغة الادراكات وما استخرج خبايا النكات وما يعم الحق كما المسترشدين - وشهرة الحديث
 مع كثرة طرقه تدل على انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذا فيهم كل من لم يتعلم - ولا
 فاي حاجة للجاءت الى ارتضاع كاس الاغيار المتكف بكاف شايخ خير الرسل بهداية الابرار
 فلم جمعوا القوام كما نمت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل وتبليس
 الشياطين - ولا يفعل هكذا الا الذي سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك أهلها كالرجالين -
 واما الذي اعطى حظ من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانفس ويستقي من الله
 ولا يضع غير الحق في موضع حق الله ولا قول الانسان في مقام قول الرحمان كالمعتزين وتجد كثير من الرسل في آثارهم
 الرسل غير الكائنات وما قال الرايون انهم القائلون وبى اقوالهم واقول امثالهم من اهل
 الصلاح والثقات بل ذكر وهابيين تام وتظيم والرام لا ينبغي لقول احد من الصالحاء الا
 لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين -

فهذا دليل اكبر وبرهان اعظم على انهم ما ذكر واحد يشا من قسم الرسل
 الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول الله خاتم النبيين - وان سبب
 الارسل شهرة الخبر الى حد الكمال وكلها هو مشهور ومتعارف ومذكور في الرجال فلا
 يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع كثرة من الاحاد يزلون طينة التعريف والاحاد
 ونخطأ الرايون - وكما من الاخبار المشهورة المسئلة لانشاك فيها ولا غصبها من الغيبة
 بل غصبها يقينا من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا ثبت انها من الاحاديث
 المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين -
 ثم اعلم ان الاحاديث التي شققت على الامور الغيبية والاوثار

المستقبلة ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحرثون وكلها الراجح بل المعيار الحقيقي
 الكامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات مقصودتها موافقة معجزة ولا يبقى فوق
 هذا المتدبرين - ومن الغنى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات من اجل الناس بطرق
 التحقيق ومبلغ علمه ان يقلد آثارا ظنية ويتبع اخبارا ضعيفة شكية ولا يهتدى الى طرق
 المهتدين - وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولا يضر صدقه
 بالمشاهدة كالانباء المستقبل اذا بان صدقها بالمعينة وثبتت فاما الخلقين وهم يقررون حد ميث
 خير البرية ان الخبر ليس بالمعينة ويعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايد المنقول بالمعينة
 وقال تنبيه للمعرض للمائن ليس الخبر كالمعايش فرغب السامعين في ان يقدموا شهادة المقائ^{نين}
 ومن اوهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة واوقاتها
 المقدرة ليس بمجيد من الله خالق السموات والارضين - وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الرحمان فكيف لا تنكشف آخر الزمان
 باذن رب العالمين - ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح ومن
 كلمات المفترين -

وذكر ابن تيمية ان هذا القول عز الوردى فهو باطل بجميع ما فيه فان الرقود
 ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما يثق به فكيف اذا كان مقطوعا وقول القايل ان الشمس
 كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال في عشرين - ثم مع ذلك قد شهد الاستقرا
 الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان القمر لا ينسف الا في ايام كمال
 النور والشمس لا تنكشف الا في اواخر ايام الشهور ولا تبدل لسنة رب العالمين -

وكذلك ظهر بناء الحنف والكسوف على هذه السنة القديمة والعادة
 المستمرة الظاهرة فاي ضرورة اشتركت لك عجز اللحن الصحيح المعلوم واي مصيبة
 نزلت لك تبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التي اراها الله ظهورها فلا تكذبوا
 بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الغابت للوجود والمعابن المشهورة وقد بسطنا كلامنا
 دعوة للطالبين واثبت الامر من الكتاب السنة وافق الائمة وسلمت الكلمة فهل

من رجل يتق الله ويتخير سبيل الصالحين -

ومن ادعاهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد ^{صلى الله عليه وسلم} بل هو قول الامام الباقر ولا يخبر فيه اسم سيد الوري واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا غيره ان يتكلم بكلام هو من شأن النبيين - وما قال الامام الباقر رضي الله عنه انه قولي وما عزا الى نفسه فهذا هو الدليل القطعي على انه قول خير المرسلين والدليل عليه انه من عادات السلف انهم اذا انطقوا في الدين بقول وما نسبوا القول لمنطوق الى انفسهم ولا الى غيرهم من المؤمنين - وما بحثوا فيه كالمستدلين بل انطقوا كالمقلدين فيجوز من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكرونه من سلا اشارة الى شهرته التي تفي عن الاضطرار الى تفتيش اسناد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجت عما ذكره هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من المهترئين -

ومن اعظم ادعاهم الذي نشأ من اتباع الطرق الهول وما من ثدي الصدوق ^{صلى الله عليه وسلم} النوي بل يتضاغي من الطغي انهم يقولون ان للهدى كانت علامات قريبة من اللاتين فلا تقبل ذلك المضاد دعوى الكاذب الا بعد ان تراكمها برأي العين واما قبل ظهورها فلا تفنك الا مغتريا وناحت المين ومن الكاذبين وهيات ان تراجمك مقتنا وتعلق بك ثقتنا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيك ولن تتقبل قبلها ما يفتح من فيك بل نخيبك من للفسدين - اما الجواب فاعلم ان هذه كلها ادعاهم كالسر لا يخلب بها اولئك الملاءم واستعذوا بعين العذاب فقام العلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق وكذبوا كلام الصالح وقلوب الحق كالرجال الفتان واغروا في الاقتان وحاو ابتليس مابين - والحق الذي يلمع كذا عوسير القلق بضياءه فان الآثار المشتملة على الانباء المستقبلية ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها كينات ومنها اكتشابات فالخبر الذي صحصت اوارطه وتبينت لمعات نور وبان صدقه وحقيقتها ^{نكشفت} سلكه وطريقته وعرفه حقول الاكياس وشهد عليه شهداء القياس ^{ظهر} له سمته احسن من حلية الصداقة وقد فتشت وحقت على حسب الطائفتين بقى كثر مغررا وكلام موجز بل استبان الحق ولمع الصدوق كماله في العليل فيروى العليل وراه حزب من المعاصين - فهذا الخبر قد دخل في سلسلة البينات ولا يتطرق منغف اليه ولو خالفنا الوقت من الروايات ورايات الثقات فان الشاهدات لا تبطل بالمقولات والبرهانيات

لا تتركف بالنظريات مثلاً ان كنت تعلم انك حي وتفيد الحيات فكيف تصدق موتك بكثرة
الشهادات فكذلك اذا احصى امره بان فلا يقال ان رايه كان كاذباً فكذلك ما ان اذا بلغت
الانباء الى مرتبة البينات فلا يحتاج صدقها الى تحقيق تقوى الروايات بل هذه حيل وضعت لا خبايا
ما خوفة من الاحاد ولو كانت متواترة ما كانت محتاجة الى هذا العاد وصدق البينات بين
كالشمس في نصف النهار ولا يكذبها الا من كان جاهلاً او من الاشرار واما الاخبار التي ما بلغت
الى هذه المرتبة فهي لا تطفئ نور البينات للشهرة البديهة ولو كانت مائة الف في العدة فانها
ليست عينة الانوار بل في حجب الاستتار ولو فرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الروايات فلا تزول
منها الحقائق الثابتة كالمراثيات بل تؤولها واحتاج حينئذ الى التاويلات فان الاحاديث
ما بلغت الى حد التواتر عند اولى الابصار فصدقها اعتبارية لا حقيقية كالامور المجربة فانما
لا نعرضها للاعتبار واثارة ظننا انهم من اهل التقوى والضبط والحفظ للمعرفة وليس هذا القدر
الى تحقیقات صبغة على المعاشنة كسبة اليتيم الى الوضوء عند اهل التحقيق والخبرة فالذي
فتح الله عليه ابواب الحقائق من وسائل حقيقية كاشفة للغطاء ومن الهامات معصية صريحة
مانهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لا يتوجه الى ما يخالفه ولا يوتر الظن على اليقين وانهم
يلتجى الظنون قد نسيت الحق عمدًا وتخبرتم الظنيات متعمدين ونسيتم الذي يعلم بشدة وقد
قال ان اللطن لا يغني من الحق شيئاً والقول الثابت بوسائل حقيقية لا اعتبارية يشابه محكمات
الفرقان والامر الذي لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القرآن فالذي في
قلوبهم مرض يتبعون للتشابهات ويتركون المحكمات البينات من لم يبلغ كلامه اليقين تام
على من انوارها هو الكسار فمن الدنيا فكل من جعل التشابهات تابعة للبيانات فاذا وجدنا اذواقه
من الواقعات فليست بواقعات وانوار صدقه ظهرت فعلياً ان تؤول كلاما يخالفه من الروايات ونجعل
قها بحسب البينات ومن لم يقتد بهذه القاعدة فلم تنزل نفسه في غي حتى تهلكه فيه يري الجهلات
والعاقل المتدبر ينظر في كيفية تحقق الاخبار في صور كثيرة الاثار فاذا رى خبراً من الاخبار المستقبل
والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالامور البديهة المحسوسة فلا يبالى آثارها ثبتت له في
ولو كانت رواياتهم ثقاتنا ومن الزم المسئلة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامر الثابتة وحسبه

كالأمتعة الرديئة ولا يشترى الاحتمالات الضعيفة بالأمور البسيطة القوية الواضحة ويعلم أن الخبر
 ليس كالمعينة وهذا هو القانون العام من العشرة والمذلة فإن الأمر الذي ثبت بالدلائل القاطعة
 كيف يزول بالأخبار الاحتمالية وليس الخبر كالمعائن عند المحققين - استيت قول خاتم النبيين أو
 من المجانين - والذين يجوزون تقديم الآثار الضعيفة على الأخبار الثابتة المشهورة بحجتي كيف سماع لهم
 ذلك بعد انكشف الخطأ عن وجه الحقيقة وكيف تنوع الظنون بعد ما جاء الحق وقبحت انوار الباقين
 هذا وقد مر بنا النظر على آثارهم وامعنا في اخبارهم فما وجدنا في ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفي روايات
 للهدى كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذي ذكرته والمعيار الذي قررته خير
 ومبني للذين يريدون تنقيح الامر والتقصي من الزور والمخدر وهو انفع واطيب في اعين المحققين
 وقول فصل للمتنازعين فعليك ان تحقق امرا من الامور حتى يظهر كالبيئات ولا يبقى فيه راي من المتشابهات
 فاذا ريت انه محصور ما بقي فيه ظلام الخفاء وظهور كظهور الضياء فاجعله قسما وبجلا للمتشابهات التي
 ما انكشفت كالبيئات فان انتظم بينهما الوفاق والافالطلاق والتبدي والانطلاق وعليك ان توهم
 بالبيئات المحركات على وجه البصيرة مع الاتباع والاقداء وترد علم حقيقة المتشابهات الثابتة بالحضرة الكبرياء
 مع ايمانك بالعمل بتلك الانباء وهذا هو طريق الاتقاء وسيرة الاتقياء وهذا هو القانون العام من الخطا
 او الخفي من بلية تشاجر الاراء واذا رايها بناء الكسوف والخسوف بوعاية هذا القانون فوجدنا ذلك البناء ثابتا ولا
 كالذي يكون كالمارثينا من وابتلا توافقه ولا تطابق بل وجدناها كمطية ابية القياد او كما وبكثرة الشرا
 فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات وتبانات كالمصالحين واما قولك ان الحد
 يدل على نفس القمر في اول الليلة فهذا جهل وحمق ونبل على عجزك عن هذا العيلة يا مسكين انظر في كتاب المسح
 لسان العرب الذي لم يؤلف مثله عند اهل الادب قال لهلال غرة القمر حين يهل الناس في غرة
 الشهر وقيل يسمى هلالا لليلتين من الشهر ثم لا يسمى به الى ان يعود في الشهر الثاني وقيل يسمى به ثلث ليل
 ثم يسمى قمر او قيل بياه حتى يحجر وقيل يسمى هلالا الى ان يهر منوعه سواد الليل وهذا لا يكون الا في الليالي البقية
 قال ابو اسحاق والذي عندي وما علي كما لثران يسمى هلالا ابن ليلتين فانه في الثالث يتبين ضوءه
 فانظري يا ذى العيينين انكنت من الطالبين -

واللهن ستم مائة وثمانون من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سمعوا في ليلة اولى من الشهر قهر ابل ساء هلاكاً فان
 تنكروا فخرج لنا خلافة في الاقوال ما ثبت من رسول الله صلى الله عليه وسلم انكثت من المؤمنين - (ن)

رقم	مصحح	في اي مقام	حصة من متن الاحيث
١	مصحح البخاري ٢٥٥	كتاب الصوم باب في الهلال	قال ثني عتيل ويونس الهلال رمضان الخ
٢	"	"	قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رايتم الهلال فصوموا
٣	"	"	لا تصوموا حتى تروا الهلال الخ
٤	مصحح مسلم ٢٢٤	كتاب الصوم باب في الهلال	عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال
٥	"	"	قال عمر بن الخطاب صلى الله عليه وسلم الشهر تسع عشرة فاذا رايتم الهلال
٦	"	"	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رايتم الهلال
٧	"	"	ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الهلال
٨	"	باب بيان كل بلد الخ	راستهم على رمضان وانا بالاشام فلو رايتم الهلال
٩	"	"	ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال
١٠	"	"	قال ثمانية الهلال فقال بعض القوم هو ثلثون فقال
١١	"	"	ان ثمانية الهلال فقال بعض القوم الخ
١٢	"	باب في قول رسول الله الخ	قال اهلا لنا رمضان
١٣	منه في	كتاب الصوم باب في الهلال	فقال من راي الهلال
١٤	"	"	وانهما اهلا بالامس
١٥	"	"	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رايتم الهلال
١٦	"	"	اذا رايتم الهلال
١٧	"	"	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
١٨	"	"	راي الهلال
١٩	"	"	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
٢٠	"	"	انها اهلا
٢١	"	"	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رايتم الهلال
٢٢	"	"	انها اهلا بالامس

رقم	موضوع	كتاب	باب	رقم	موضوع
١	شهدوا أنهم رأوا الهلال بالأمس -	كتاب العبادات	باب رؤية الهلال	١٣١	شهدوا أنهم رأوا الهلال بالأمس -
٢	أن رجلاً شهد اعتكاف بن أبيه على رؤيته هلال رمضان -	"	"	١٣٢	أن رجلاً شهد اعتكاف بن أبيه على رؤيته هلال رمضان -
٣	قال الشافعي فإن لم تر البعوضة هلال رمضان -	"	"	١٣٣	قال الشافعي فإن لم تر البعوضة هلال رمضان -
٤	قال الشافعي من رأى الهلال وحده فليصمه ومن رأى هلالاً	"	"	١٣٤	قال الشافعي من رأى الهلال وحده فليصمه ومن رأى هلالاً
٥	قال مالك في الذي يرى الهلال رمضان -	"	"	١٣٥	قال مالك في الذي يرى الهلال رمضان -
٦	ومن رأى هلال شوال -	"	"	١٣٦	ومن رأى هلال شوال -
٧	قد مرينا الهلال -	"	"	١٣٧	قد مرينا الهلال -
٨	قال أهلنا هلال ذي الحجة -	"	"	١٣٨	قال أهلنا هلال ذي الحجة -
٩	رأينا الهلال فقال بعضهم هو ثلث فقال بعضهم ليلتين	"	"	١٣٩	رأينا الهلال فقال بعضهم هو ثلث فقال بعضهم ليلتين
١٠	أنا رأينا الهلال -	"	"	١٤٠	أنا رأينا الهلال -
١١	قال أهلنا هلال رمضان -	"	"	١٤١	قال أهلنا هلال رمضان -
١٢	واسم على رمضان وأنا بالشام فرأيت الهلال	"	"	١٤٢	واسم على رمضان وأنا بالشام فرأيت الهلال
١٣	ذكر الهلال متى ربيتم الهلال	"	"	١٤٣	ذكر الهلال متى ربيتم الهلال
١٤	رجلان يشهدان عند النبي صلى الله عليه وسلم أنما أهداه الله	"	"	١٤٤	رجلان يشهدان عند النبي صلى الله عليه وسلم أنما أهداه الله
١٥	أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم صائماً أصبح ثلثين يوماً فرأى هلال شوال	"	"	١٤٥	أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم صائماً أصبح ثلثين يوماً فرأى هلال شوال
١٦	قال رأى هلال شوال	"	"	١٤٦	قال رأى هلال شوال
١٧	حتى تروا الهلال	"	"	١٤٧	حتى تروا الهلال
١٨	سالت الزهري عن هلال شوال	"	"	١٤٨	سالت الزهري عن هلال شوال
١٩	أحصوا هلال شعبان لرمضان	كتاب العبادات	باب إحصاء هلال شعبان	١٤٩	أحصوا هلال شعبان لرمضان
٢٠	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقصروا حتى تروا الهلال	كتاب الصوم	باب رؤية الهلال	١٥٠	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقصروا حتى تروا الهلال
٢١	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إحصوا هلال شعبان لرمضان	"	"	١٥١	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إحصوا هلال شعبان لرمضان
٢٢	أنى ربيت الهلال يعني هلال رمضان	"	"	١٥٢	أنى ربيت الهلال يعني هلال رمضان
٢٣	قال مالك في الناس الهلال	"	"	١٥٣	قال مالك في الناس الهلال
٢٤	قال مالك في الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث فقال	"	"	١٥٤	قال مالك في الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث فقال
٢٥	بعض القوم هو ابن ليلتين -	"	"	١٥٥	بعض القوم هو ابن ليلتين -
٢٦	أهلنا رمضان -	"	"	١٥٦	أهلنا رمضان -

الكلام الحكام

في تنبيه المكفرين المجترئين إتمام الحجّة المزورة للمكذّبين

اعلموا ان هذا الكتاب يؤدّب كل من اجترأ على لولياء الرحمن وغفل عن رتب اهل العرفان
وهو ~~الذي~~ ^{الذي} ~~يقتضيه~~ ^{يقتضيه} ~~الفضل~~ ^{الفضل} ~~الله~~ ^{الله} ~~المنان~~ ^{المنان} ~~فما~~ ^{فما} ~~كره~~ ^{كره} ~~ان~~ ^{ان} ~~يعلم~~ ^{يعلم} ~~شيئا~~ ^{شيئا} ~~الا~~ ^{الا} ~~ما~~ ^{ما} ~~عليه~~ ^{عليه} ~~الهام~~ ^{الهام} ~~القدير~~ ^{القدير} ~~الحنان~~ ^{الحنان}
وان الله يريد قوما يلغوا في الاخلاص مقام المبلغه احدهم اهل الزمان ويعطى لهم ما لم يحيط
احدهم نفع الانسان ويجعل بركة في افعالهم واقوالهم ونور في انظارهم وافكارهم ويرى الخلق
انهم كانوا من المؤمنين المقبولين - وكذلك جرت سنته واستمرت عادته انه يكرم المتقين و
يهين الفاسقين ولا يضيع عبادة المخلصين واذا اعطاهم امرا لا يظفركراماتهم واعلاه
مقاماتهم فالخالفون لا يقدر من ان ياتوا بمثله ولو افنوا اعمارهم في الافكار واهلكوا انفسهم في
الانظار وما كان لعبدان يبارز الله وعبادة المنصورين فان العلم للداخلين عن الهدى لا يسارى
علم حاصل من رب الكائنات وهل يستوى البصير والذى كان من العمى - وهل يستوى الذين
يتمتعون بسيد كات السعير والذين هم اهل الارضين كلابل عجل الله لولياته فقاتلوا ويزيدهم علما
وعرفانا ويعينهم في طرقهم كلها راحة منه وحنانا وسيطلا كيد المفسدين واذا اراد الله ان يخزي
عبدا من العباد فيجعله من اعداء اوليائه ومن اهل العناد فيتكلم فيه ويذيه وتخرج كلمات
الشر من فيه وربما يهلهربه لقطة فهو وكثرة وهه وعجزة عن ادراك السر مبانيد لعل معانيهم
فاذا فهم الحقيقة وما اختار الطريق فيسقط من عين رعايت الرحمن وينزع الله منه نور الايمان
ويلحقه بالخاسرين وهذا نوع من انواع كرامات الاولياء فان الله يخزي لاكرامهم كل اهل الدعا
والرياء فالذين يرمونني بالكفر والزندقة ويحسبونني من الكفرة الفجرة كالشيز البطالوي
والفجرة والبطالة وكل من افترى بكفري ونسبني الى الفسق والضلالة وما حمل كل ما في على الحاصل

الحسنة فيها انا ادعوهم كلهم كدعوتي للتصاري لهذه المقابلة وانا دعوهم لهذه المناضلة ان كانوا
 من الصادقين وعلمت من ربي انهم من المغلوبين - والله اني لست من العلماء ولا من اهل الفضل
 والرهاء وكما اقول من انواع حسن البيان او من تفسير القرآن فهو من الله الرحمان وكما اخطأت
 فيه فهو مني وكما هو حق فهو من ربي وان ربي امراني من كاس العرفان ومع ذلك ما ابرء نفسي
 من الشهوة والنسيان وان الله لا يتركني على خطأ طرفة عين ويعصمني من كل ميسر ويحفظني
 من سبل الشياطين - فيا اهل الاهواء والدعوى والرياء انكنتم تحسبون انفسكم من اهل العلم
 والفضل والرهاء او من الصالحاء والاولياء والتقياء او من الذين يسمع دعائهم كاجابة فتوا
 بمثل تلك الكتاب في جميع الانحاء واروني علما قد ركب في حصة حضرة الكبرياء وان لم تفعلوا ولن
 تفعلوا يا معشر السفهاء فتادبوا مع اهل الحق والنور والضياء ولا تعتدوا كل الاعتداء وما هذا الا
 صنعة لرب القوي لافعل الغرائب الضعفاء وان الكرامات تظهر في وقت توهين الاعداء وان عماد
 ينصرون عند انتهاء الجور من اهل الجفاء واذ بلغ الظلم غايته فيدركهم رب السوء فتوبوا من المعائب
 والعثرات فبادروا الى الحسنات والصالحات وان الخرافات تكل الخرافات في قبل الكرامات فاقبلوها
 قبل الندامة وانفقوا سواد الغزي والملازمة ونكال القمامة فطوبى لكم ان جئتم كالتائبين المنتدبين
 وهذا خاتمة النصيحة وتمام العدا وتمام الحجّة والسلام على من
 قبلنا قبل المذلة وترك سبيل المجرمين وآخرونا
 ان الحمد لله رب العالمين

الراق

المفتقر الى الله الصمد غلام احمد عافاه الله وايد

وكان هذا مكتوباً في ذي القعدة سنة ١٣١٥ هـ من

هجرة بي العهد ومقبول الاحد

صلواته عليه وسلم من الانزل الى الابد

USA